UNIVERSAL LIBRARY
OU_222017
UNIVERSAL LIBRARY

نسخہ

نفثاتِ پریشان

المشہور بہ

اُردوئے اعلیٰ

مصنفہ

نواب غلام دستگیر خان بہادر

مطبع محبوب شاہی میں طبع ہوکر

مطبوع طبع محبان

ہوا

۱۳۰۱

Checked 1969

طبع اول

قیمت

[illegible]

نسخہ

منشآت پریشان

المشہور بہ

اُردوی اعلیٰ

مصنفہ

نواب غلام دستگیر خان بہادر

مطبع محبوب شاہی میں طبع ہوکر

مطبوع طبع جہان ہوا

[illegible]

طبع اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن الخالقین نے مجھے سر دیا تو ایسا جیسے کاسۂ ہوا و ہوس کو لوٹا دیا ۔ غیور سرنے
دماغ دیا ۔ بے دماغ نکیا ۔ غرور سے خالی خاکساری سے مملو کیا ۔ آنکھین کیا دین دیدۂ بینا دیا
کہ انمین سرمہ ڈال کے گوش کو شنوا کنہ دید کو واکیا ۔ لب بند زبان حال گویا ۔ سینہ کینہ سے
خالی ۔ دل تولا و ولا کا بھرا ہوا ۔ دم عجز و نیاز کا ہمدم ۔ نفس نفوس قدسیہ سے باہم
ملگیا ۔ ہاتھ ید اللہ کا دستگیر ۔ پیر بیت اللہ کے راہگیر ۔ بیخودی خودداری کی ہم سفیر ہے
حب سے دلدار سے آنکھو نمین گھر کیا ۔ ادب نے مؤدب ۔ تحیر نے متحیر کر دیا ہے ۔
تمجید ذات مطلق تنزیہ صفات سی تحمید خالق حیوان ناطق سے کب ادا ہوئی جو نعت
شفیع امت ادنی امتی سے موزون ہوتی ۔ مصرع خاموشی از ثنائے تو حد ثنای تست
خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین (جو نفس و جانشین حبیب اکرم الاکرمین ہین) انکی تعریف
بلا تصنع صانع کی صنعت کی واقعی توصیف ہے یہان مصنوع نہان ہے صانع عیان ہے

تب ہی تو انکی محبت باعث ایمان ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم (فَتَعَجَّبُوا مِنْهُمْ لِلّٰهِ

یَا اُولِی الْاَلْبَابِ) اس ہیچمیرز سے (جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہی) بشیر احباب

بدین تصور مصر تھے کہ اگر مکتوب جمع ہو جائے۔ مجموعۂ خیالات بنجاتے۔ چونکہ عارف

بخود پر عارف تہا عذر خواہ رہا وجہ کیا جو شخص آداب و ادب سے بے بہرہ ہو جسکی

اردو تک بے محاورہ یا متروک المحاورہ۔ زبان سے بیان۔ بیان سے مطلب

الجھا ہوا۔ ترکیب عبارت بے ترکیب۔ مبتدا سے خبر بخیر ہوا وس سے سکوت کو سو اکیا

ہو۔ جب انکا اصرار حد سے گذرا۔ مین انکار بعید سے درگذرا۔ حضرات حبیب

پرست جانتے ہین۔ حب کا اندازہ محب کر سکتے ہین کہ محبت سے مروت کیا

کچھہ مجبور کرتی ہے۔ بارے کہیئے کیا اجتماع خطوط طول عمل تہا لہذا اعلی تعمیل

اسکی اس بر داشتہ خاطر نے بخاطر داشت انکے باین عنوان کی کہ بصیغۂ نولس

آیندہ سے نگہداشت نقول مکاتیب کیلئے تاکید کی۔ بیموقع نہ ہوگا اگر حضرات

فضل کے دلنشین و خاطر نشان کر دون۔ اس منشآت کا منشات یا منشاء انشاء

یہ نہین ہے کہ اسکو مینے لایق التفات اصحاب فضیلت سمجھا ہے۔ بہلا مجھہ سا بے زبان

کج مج بیان فصاحت و بلاغت سے انکا ان کہین بھولے سے ایسا تصور کر سکتا کہ

یا خواب مین بھی خیال لا سکتا ہے۔ کوئی خواہی نخواہی ہذیان سے بیدار مغز کا

دردسر ہوتا ہی۔ الحاصل اس رہین مودت نے بقصد ندامت محض بخلوص مخلصین تدوین دو تین ورقین

کیا ہے ۔ وہ گم کردہ نام ونشان جس کا اسم ہو مسمیٰ تو ہو اس منشات کو اگر سخنیان شوریدہ
مغزی و پریشان مقالی موسوم بہ (منشات پریشان) نہ کرے تو کیا کرے۔
اللہ بس باقی ہوس۔

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت ادام اللہ سلطنتہ

وزرا داجلالہ وبرکاتہ کی مبارک باد کا ملخص

رباعی۔ شاہا بقائے عمر تو بادا ہزار سال ؛ اجلال در پناہ تو بادا ہزار سال
سال ہزار ماہ و ماہ ہزار سال ؛ روزے ہزار ساعت و ساعت ہزار سال
جشن سالگرہ مبارک اقدس واعلیٰ میں نسیم بذل نے غنچے کو گل ۔ جا رحین عالم کو نہال کیا ۔ شمیم نوال نے شگوفے کو ثمر عالمیوں کو مالا مال ۔ سرور سے گل مہکنے ۔ بلبل چہکنے لگے ۔ نشۂ نشاط سے فدویان ہوا خواہ بہکنے لگے ۔ خیام فلک عماد جاہ واجلال پہ ایستادہ ہوئے ۔ قوس قزح کمان ولکم بنی ۔ چرخ اطلسین فرش راہ بنا ماہتاب نے چاندنی کو بچھا دیا ۔ خورشید نے گل خورشید کو پائیدان بارگاہ جم جاہ کیا ۔ خاور نے تار شعاعی کا چنور بنایا ۔ جان نثاروں نے جان ۔ دل کو عقد ثریا کی طرح نچھاور کر دیا ۔ عمود سلطنت و عمائد دولت کی کشمکش سے دارا پیشی کے ستارے کیا ٹوٹتے تھے ۔ انجم کی آنکھوں میں تارے ٹوٹتے تھے ۔ خانہ زادان

دل سوز کا بہ منت مَنت کے چراغ جلانا کیا تھا۔ بدخواہون کو سر و چراغان بنانا تھا۔ خدام نازک دماغ نے چہل چراغ مین جو روغن گل جلایا تھا غنچہ ہمن دہن گلگیر کے بوسے لیتا۔ وہان گلگیر بوسے گل دیتا تھا۔ ذوق مین آتش گل سے عنادل اُدہر جلتے تھے۔ ادہر شمع کے مانند بداندیش ازل کی چربی پگھلتی تھی۔ طرفہ تماشا تھا۔ شمع تو شوق مین بہی جاتی تھی۔ پہ سوزش سے اُنکے آنسو بہے جاتے تھے فدائی بیخودی مین مثل پتنگے پروانے تھے بدخواہ بے بال و پری سے سوختہ تھے آتشبازی کے انار غوطہ زن جو چھوٹنے لگی منفعل حلقون کے پسینے مثل فوارہ چھوٹنے لگے۔ اس مبارک رسم مین بہ فرخندہ طالعی جو شخص قدمبوسی سے ممتاز ہوا سرفراز ہوا اعجاز تقریر پر سرمہ گوشش ہوکر کو باطن تک کے دیدے کو بینا کیا۔ فرط مسرت سے زمانے کی باچھین کھل گئین۔ زمانیون کے غنچہ ہائے دل کھل گئے۔ طبیعت شگفتہ ہو گئی۔ پژمردہ خاطری نہفتہ ہو گئی محبوس افلاس حبس سے رہا ہوئے۔ مایوس آس سے ملے۔ نامراد۔ بامراد۔ ناشاد۔ شاد ہوئے کم بخت نارسائی بخت سے پایۂ تخت تک پہونچ نہ سکے۔

بنام نواب حسام الملک خان خانان معین المہام سرکار عالی

عاشق صنم بت پرست کے ترنگ مین مصرع درحضرتِ کفرستان

بت خانہ چنین بادید ٭ کا ترانہ سنا کر سادہ لوح کو پرستارِ اصنام

کر دیا۔ شایق وجودی رنگ مین زنار کو حسن تسبیح سلیمانی ٹھہرا کے بتون کا

لالاجپا۔ دیر کو دارِ آخرتی بنادیا۔

شعر

حرم و دیر مین ہی جلوہ پُرفن اون کا ٭ دو گھر ونکا ہی چراغ اک رخ روشن اون کا

پھر کیا تھا شرارِ عشق آتشین رخسار مَن چلو نکا دل جلا کے لگے شعلۂ طور کو ٹھنڈا

کرنے۔ وجیہ مغبچے بہر صورت وجہ اللہ بن کے خدا نمائی کے گھونگٹ

مین خود نمائی کا مشاہدہ دکھانے۔ خال رخسار کو سویدا اسکے

دل کا مراتب بنانے۔ مفتی مفتون ہو کے لگا لحیہ شریف کو ریش

قاضی بنانے محتسب کمان ابرون کے تیر نگہ کا شکار ہو کر لگا آنکھ

بچا کے دیدے لڑانے ہمین بھی گردشِ ایام۔ خانقاہ سے

جو مینا نہ لے چلی ہے شکست توبہ ہی ارمغانِ مغان ہے۔ دوآبہ

مین معشوقِ چاردہ سالہ کے ہاتھون شرابِ سہ آتشہ کا جسکہ جو پڑ گیا ہم

گرم آہین بھرتے بھرتے دم سرد ہو گیا ہے۔ جیسے روئے

روشن کا زرافشان میری آنکھ مین درخشان ہے۔ تار نظر مین کرن

مہر کے مانند ہر ذرہ رخشان ہے اُف رے نازک مزاجی اُنکی ۔ آتش گل کی حرارت سے
پسینہ آتا ہے ۔ گرمی حسن سے گلگون بشرہ گلنار ہوا جاتا ہی شاخ گل کی جبین سے عرق ایسا
مقطر ہے جیسے گل سے گلاب ۔ یاسمن بدن سے پسینہ ایسا چھوٹتا ہے جیسے زہرہ سے
مار الزہر ۔ نازک دماغی سے چراغین روغن گل جلتا ہے ۔ گل شمع پہول کی باس
دنیا ہی گلگیر کے منہ سے بوئے غنچہ دہن آتی ہے ۔ بیدماغی سے شمع کی چربی پگہلی جاتی ہے
فانوس محفل پر پتنگے پروانے ہونا کیا عنادل جلتے ہین ۔ جسکی شمع زبان سے گل جھڑتے
دہن گلگیر کے غنچہ دہن بو سے لیتے ہون ۔ اُس شعلہ روی سرو مہر کی آتش زبانی سے
خرمن زندگی عشاق مین پہول کیونکر نہ پڑتے ہون ۔ شیرین ادائی پہ تلخ کلامی سفاکی
کی تیغ زبان کا جوہر ہے ۔ ملیح چہرہ کے شکر نمک پاشی مین لب زخم جگر وا ہے
بس وہ واہ ہے مین آہ ہون ۔ ہے ہے خود بین کی بدگمانی بہی دیدنی ہے
باغمین نرگس کا قلم لگائیے تو مہندی کے چور کی طرح ہاتہ قلم کروائے ۔ سوسن لگوائیے
تو زبان درازی و لسانی کے شبہہ پہ لسان کٹوائے چمپا لگائے تو زرد رُو ہو جیسے
سنبل لگائے تو کوڑے کھائے ۔ شمشاد اگر لگائین (انا ولا غیری)
کے امنگ مین قدغن کروائین ۔ جب گلستان مین ہمارے پہول ہون تب شاید شاہد
گلرو کا دل کہلے غنچۂ مراد کہلے ۔ بس مقتول چشم نرگسین پہ گل نہین پہول کشتہ شاخ
گل پہ شراب کے قلمین چڑہائے ۔

بنام نامی جو برائے ثبت عمود دریاست ہین

پولیٹیشن کا ناتہ پولیٹکل امن کشون کا گریبان گیر ہے ۔ عقدہ سر بسر بند کیسا عقد ثریا
تک مشکل کشائون کی گرہ مین کہلے بند ہے ۔ اشراقین غرب سے طلوع آفتاب
سکئے دیتے ہین ۔ مشائین کے مشورو نیر بہی دیکہتے دکھاتے کو رباطن ماہتاب
نہین دیکہتے ہین ۔ وہ فرخرف کیا جانے جس کا آدہا بیان ہے تو بورا
حرف ندارد ۔ ادہوری تشبیہ پر ساری استعارے وارد ۔ اس نستعلیق کا کیا کہنا
جو ٹوٹی پھوٹی زبان پر شکستہ قلم ۔ اور ملقب بہ عطارد رقم ہے ۔ بوسیدہ الفاظ مین
فرسودہ مضامین ٹھوسنا ۔ اترے بال پر اترانا ۔ اگلے ادگال سے اڑے رنگ
لکھوٹا جمانا ۔ پس خوردہ کو پیش کرنا پیش بریدہ و پس دریدہ ہی کا امر اہم ہے
گذرے ہوئونکی رفتار و روش روندون کے لئے رہبر ہے ۔ بارے اس لکیر کے
فقیر و نیر و ڈنک بھی تو دشوار تر ہے ۔ دیکہیے جب خور مین رشید نہین گنجفہ کا آفتاب ہے
جس بوری شاہ مین شاہی نہین گنجفہ کے بادشاہ کی طرح بازی گرونکی ہاتہون مین بالتمام
ہے جس وزیر کو وزر نہ ہو وزیر شطرنج ہے ۔ اوس ناتمام کا کام شاطرونکی
چالو نہین تمام ہے ۔ اوسکو وزارت وزر و وزرا ولی ہے ۔ جب صفات
خاص کے ساتہہ نام کو شہرت عام ہوتی ہے تب کہین عظمت تام ہوتی ہے
کو صفحہ ہستی سے نامیون کے نشان مٹتے ہین پر ہسٹری سے نام نہین مٹتے

دریغا پیمان شکن جو بھرا بیٹھا ہے تو پیمانۂ عمر ہمارا خالی ہے — گردشِ ایام نے جام و نام سے
ہم گھر ایسے بیٹھے کہ مرہی سکے اوٹھے تو اوٹھے ۔ نقش قدم کی طرح بیٹھنا سہل تھا پر
اوٹھنا مشکل ہے اور بس کہ تازگی نظر سے ایسے گرے کہ مر کے بھی چار کے کاندھے
نہ چڑھے ہرچند بیدست و پائی مین پابندیٔ اوقات سے باہر ہوتی ہے —
رندنک پر وقت پیمبری وقت ہوتا ہے — برین ہمہ ہم سے ترک عادت نہین ہوتی ہے
گو چہرہ اُترا رہتا ہے پر تیور چڑھے رہتے ہین — تاہم نافہمون کے ہاتھون تنگ — انکے
بیہم بانڈنو نے تنگ ہو کر کمر سے ہتیار کھولتے — مگر بار پر مضمون باندہتے ہین ۔ والسلام

بنام خواجہ غلام غوث خان صاحب المخاطب ذو القدر بہادر میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب

آپنے اپنا خانگی ایصال نامہ کا جو سبب گردانا — مسببنے ارسال نیاز نامہ اسباب گردانا
اسلئے ہیچمیرز نے بجائے شکر و شکایت — گذشتہ حکایت کا مذکور اولی جانا —
مین ہند سے باہر ہی نہ تہا اپنے سے باہر تھا — لوگ صرف کر کے وطن آتے ہین
یہ بے مصرف اسراف کر کے آوارہ وطن رہا — اس طویل سیاحت کی سیر کا قصہ
مختصر و نتیجہ متحیر ہون ہے کہ اقطاع عالم کے قریب قریب براعظم پر سے گذر جانا
ادہر جناب کے تقرب سے محروم رہ جانا — دشوار گذار مین رسائی اور آسا نہین تن آسانی
غالباً بخت رسا و نارسا اسیکا نام ہے — چونکہ مکتوب الیہ جواب کتاب دینے کے
عوض خود ہی جواب دہی کے لئے یہ سبیل برنگ پہونچتے ہین — لہذا سینے بھی نیاز

سربستہ کے کہلے مضمون کا اظہار اُن ہی کی زبان سے وابستہ کیا ہی۔

مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

شب گذشتہ کی سرگذشت سے آپکے سر کی قسم کے سوا اگر مخلص نے کھایا ہو تو عربی نہین حربی ہو۔ کل کے دن قتالون کے ساتھ جو زہر مار کیا تہا ہنوز وہی زہر اگل رہا ہون۔ من وخدا ئے من۔ دلربا سے سر لڑا کے دل چُرانا عین مصلحت تہی نہ کہ آپ سے آنکھین چُرانے مین مسئلت۔ نصف النہار کو پیام دینے کا سارا مطلب بہی تو تہا کہ شب دیجور نہ آئین لیل النور تشریف لائین۔ محمد برہان جو اپنی حجت مین برہان قاطع ہے کہتا ہی زبان کاٹئے اگر ریش قاضی سے ارسال پیغام مین کوتاہی کی ہو۔ نکیرین کے یہان اگر منکر کا انکار لایق اکراہ نہ ہو۔ از روئے احتساب سیاہ رُو کے شارب لوائے۔ خیر صاحب جانے بہی دیجئے گذری سو گذری عشا کے بعد سے عشا کے قبل تک قدم رنجہ فرما کے ندامت کو پامال کیجئے محبت کو پائمال نہ کیجئے۔

سید حسن علیشاہ صاحب مشایخ کو کسی کے کہنے سی

سلام علیکم وقلبی لدیکم جو اللہ نے دیا تہا مینے ما سوا اللہ کو دیدیا۔ مالک الملک جو میری ملک کیا تہا مینے غیر اللہ کے املاک کر دیا۔ اب یہ ہے نہ وہ ہے صرف والدین کے ترکہ پر صرفہ ہے تا ہم وہ بہی اسراف سی اسقدر نہ رہا

جو رہا سہا متروکہ بنے - ہاں درصورت کوتاہی حیات شاید وقت سے کفن -
تنگی سے مدفن بنے تو بنے - گو مجھ زندہ درگور کو فکر قبر تنگ گور ہے تاہم آپکے
گھر کی تعمیر میرے لئے بہر کیف اہم ہے لیکن آپکا بلا معینہ رقم کا طالب ہونا قم کا
غیر مطلوب ہے - المختصر طول عمل نہ کیجئے جلد تعین زر کیجئے مین معین تو نہین خدا معین ہے
معین پہونچا دیگا - آپ کا اپنے نام پر لفظ گدا اضافہ کرنا غالباً اضافی ہے
بھلا شاہ بھی کہین گدا ہوا کرتا ہے شکر کیجئے ناشکری کا برا ہوتا ہے -

بنام نواب میر حتشام علیخان بہادر رئیس اعظم بڑودہ

لفِ عنبر شمامہ کیا آیا گویا عنبر بو کے پوٹ لایا جسپر نسیم و صبا لوٹ ہی سرور کی
اس شاخ بریدہ کی مسرت ہر آن ویل یون اگ رہی ہے جیسے بہار مین خزان زدہ
پیڑ سے کوپل - اور کیون نہ ہو پیارے دوست کی عزیز فرزند کا خط ایسا دلکش ہی کہ
خطِ ریحان پہ خط کش ہے جسکی تفصیلی رقم مین میرا قلم نرگس کا قلم ہے آپنے براہ
محبت عافیت جوئی خیریت گوئی کی ہے - متحیر ہون وہ کون الفاظ ہون جنسے
آپ کی ہمدردی کی شکریت - میری گذشتہ و موجودہ حکایت مبرہن ہوا اللہ جل شانہٗ
آپ کو سرسبز و سرخ رو رکھے - آپ گلزار ابراہیمی کے گل سرسبد ہو جس سے
نکہتِ خلّت آتی ہے - آپ جو چاہین سمجھ لین پر مین اپنی کیفیت نہین کہتا -
وجہ کیا درحقیقت وہ شکایت منجر بہ حضرت صاحبِ ہر دو عالم یا صاحب عالم

ہو تی ہے ۔ حالیہ میری حالت ایسی ہے جیسی آپکے والد ماجد کی نوعیت
تھی مصرع ہر کسے پنج روز نوبت اوست ؛ تاہم اوس عالی قدر و مجھ بیقدر
مین فرق اسقدر ہے کہ مرحوم جوارِ رحمت مین گئے ۔ بات رہ گئی ۔ محروم
زحمت مین ہے بات جاتی رہی ۔ حق جو پوچھئے تو بس رونا اسی جانے اور رہنے
کا ہی باقی خیریت ۔ اس سے درگذر رئیے دنیا گذرگاہ ہے افتان وخیزان گذر ہی
جاتی ہے ۔ اب رہا آپکا میرا قصہ ۔ من و خدائے من مین آپ سے گلہ مند
نہین درد مند ہون کہ کیون آپنے آج تلک نام تک کو نامہ بہیجا نہ پیام والسلام

بنام نواب فیاض الملک

اولی شکر ریزی کا شکوہ آخری شکرِ شکر پارہ آولی ہے ۔ سنئے ۔ بلا سخن
سنائی پہ مصرع شکر خوردی شکر دان را شکستی ؛ کا مصداق نہ بنائیے
مدت ہوئی آپکی آواز میرے کانون تک نہ آئی ۔ آئی بھی تو تلخی آمیز
چٹکی دیکھنے مین آئی ۔ اجی صاحب زعفرانی شیرینی شیرین کے دست خائی
سے شورش آئند ہوتی ہے نکہ جلے گلگلے کی سی صورت کی باتون جس کا
شیرزد ۔ تبر زنا ۔ خندہ ۔ زہر خند ہو ۔ مٹھائی کے بھوکے چشم براہ
قاب طلب رہتے ہین شربتِ دیدار کے پیاسے دید کے لئے جان بلب رہتے ہین
ہیہات آپنے کس حسن سے اس کپ چیتی ارسال مین شکر کی چھری کیسی کہاری

چھری رسید کی آپکے تکیرین شیرین کام کا کیا کہنا وہ تو پنجروزہ زندگی مین کجا فردائی قیامت تک آپ کو مجھ سے اغلب شیر و شکر نہ ہونے دینگے - خوانِ کرم پُر - خانۂ احسان آباد باد -

بنام نواب صف افگن جنگ

کس سوچ مین ہو نواب بولو ؛ آنکھین تو ملاؤ دل کہان ہے ؛ سلف مین محب احباب کیلئے فدائی جان تک مین بیدریغ تھے - دریغا حالی محبوب خالی خولی پرسش مین بھی دریغ کرتے ہین - تمہین واللہ ہے سچ تو کہئیے گا - اس کردار و رفتار پہ شرمائیگا تو نہین - یاد رہے روزِ حساب لے بہاؤ کی وہ دے ہوگی کہ توبہ ہی بھلی - او بھولے نواب آپنے بھولے سے بھی کبھو پوچھا تھا کہ شیدائی ہمارا زندہ درگور ہے یا گورستان مین چل بسا - وہ جو آستانے پر نقش قدم کیطرح جما رہتا تھا کیون نقشِ کفِ پا کے مانند مٹ گیا - کہین پا تراب تو نہین گر گیا پینے بنت العنب کو بُرائی پر - دنیا کو بیوفائی پر تین طلاق کہا - بارے عیاری پر آپکے تین حرف تک کہنا مجکو شاق ہوا - سیاحت و زوّاریت پہ ہماری نجانا جانا ہمدم کے ہنوز وہی دم خم ہین - آپ کا دامن میرے - میرا گریبان آپکے ہاتھ رہے -

بنام میجر نواب افسر الدولہ بہادر کمانڈر برگیڈ آفسر وا ڈیکانگ اعلیحضرت در تہنیت خطاب

آپکی شیرین کامی پر جامِ مبارکباد لب ریز۔ احباب ترزبان و ترانہ خیز ہین پیشینگوئی کیلئے مجھے مینائے فلک قُل قُل کھتا ہے۔ خدایا کمپاین (انڈین امپایر) حالیہ کامیابی آیندہ کے اوس سرکا بہ پایہ ہو جو گرانڈ کمانڈری افواج نظام کا ہمپایہ ہو۔ آمین۔

بنام مولوی محمد علی خانصاحب

سلام سنتِ اسلام گزارش۔ اشتیاقی پیام نگارش ہے۔ آپ جیسے بزرگوار کا جانب مشرق[1] جانا۔ سمت[2] مغرب متوجہ نہ ہونا۔ مغربی[3] کو قبلہ نما کیطرح مضطرب کرتا ہے آتش رشک سے نہ صرف قلب آبلہ ہوا قالب[4] تک چھالہ ہو گیا۔ تیر سوز و گداز عشقِ شمشادِ بے ثمر نے با بیاری اشک جو سرو چراغان بنا دیا۔ شنیدنی نہین دیدنی تھا۔ تماشا یہ کہ تماشائی براہ دل لگی خارش کہکے جدا جگر خراش تھے۔ آپ جانئے مریض مسیحی کا مداوا دوا سے کیونکر ہوتا۔ آخر آپ ہی کی دعا کا اثر کارگر ہوا۔ جسکے شکریہ مین اظہار شکر کرتا ہون۔ الطاف ناموں کا جواب بہ مجبوری میر سجاد حسین کے ساتھ انگریزی مین اسلئے لکھوایا تہا کہ وہ اُردو نہین جانتے۔ خدا جانے انگریزیت کی غایت کہین علیئے لکھے مو سلے پڑھے ہے) کی سی تو نہ تھی۔ دیر سے چٹھی کا پہونچنا عجالتاً ٹرین کا چلنا۔ کھا یکارہ جانا وغیرہ امور گو آپکے باعث ملال ٹھہرے لیکن فی الواقع وہ واقعہ من مصالح ربّ ذو الجلال

ٹھیرا - دیکھیے کرشن کے آشنائی مہاجن جو نا آشنا تھے - میری کنچی لالچ کے آخر آشنا ہوکر وید و گتا پوتھی و پرانی مسائل محبت بالغہ پر انجان جان سکے کہ اوسوقت کے مہادیو وہ - اسوقت کے اوتار یہ ہین - پھر کیا تھا - تلن - میوہ - شیرینی پان مصالحہ کے تودی لگ گئے تو دل لگا کہنے یہ گپ چپ کی مٹھائی (نوبت) ہے کہنے کی نبات ہوا و خواجہ چپ چاپ اسے کھا جا - کیون حضرت من من و خدائی من اُلٹی گنگا بہنا اسی اُلٹ پھیر کا نام ہے کہ نہین والسلام بالوف الاحترام

بنام جناب شیخ فرید الدین میان چشتی صاحبزادہ

سر تسلیم خم ہے - کورنش قبول ہو - دنیوی نکبت ملازمت ظاہری دور ہی رکھی مستزاد برآن معنوی نحوست کی بدولت شرفیابی اتفاقی کا اب بخت کی طرح اتفاق نہین ہوتا جبکہ دنیا کا مآل وہ اخری کا آغاز یہ ہو - فرمائیے - متحیر کا حال کیا ہو - اگر فراق مین وصال اور وصال مین فراق ہی منظور اقدس ہی تو پھر دیر کیا ہی - خواجۂ شیراز نے کنار آب رکنا باد مقام کیا تھا - بندہ تا نہر رودخانۂ احمد آباد پر خیام و قیام کرتا ہے - گل گشت نہ سہی گل گشت ہی سہی انشاءاللہ تعالیٰ **مصرع** ہر کہ شد خاک نشین برگ و برے پیدا کرد ہا ہا

میان یہ شیخ صاحب کمن سال کو نونہال کی مالالی کا تلوسہ - سال خوردہ کو شہیا خورد سال کے پائمال ہونیکا وسوسہ - کیونکر سوجھا - خفاش کو مہروش سے

نظر بازی - اجل رسیدہ کو العجل - بمہر سے مہر موجل کیونکر سوجھی - شادی کے شادیانے بجے - دیکھنا بتاشے کے تاشے کیسے بجتے ہین - اس دبنگی پر دن دیے گھی کے دیے جلتے - ہر شب رنگی متین مین خدشہ ہے کہین شمع کافوری گل کافور نہ ہوجائے - سارا جیتا ہرن - چارپائی پلنگ ہوکر (برات نیم جان بر شاخ آہو) رہ جائے - واہ رے مبلغ کے جلوے پیر نابالغ تک کو بس بلوغ پہونچا دیتے ہین - حضرت کا یہ ارشاد کہ سہوا جواب نہین بھیجا - من وخدا من - بھلا مین اور صحو - یقین مانئے پیر ومرشد پر ہمین ناز تھا آپ سے نیازی - جب بے ادبی تک باعث خوف نہ تھے - اب ادب ما وجب بھی موجب ہراس ہے -

بنام نواب خورشید الملک بہادر فرزند نواب خورشید جاہ امیر کبیر

جب دلی شاکری قلبی شکوری کما ہی بیان زبان سے نہین ہوسکتا - تکلیف ادائی شکر لسان قلم سے ہوسکتا - لہذا تسلیم شکریہ مع مبارکباد عید التماس کرتا ہون گاہ خاتمۂ ستۂ شوال ختم شکن حواس خمسہ ہوا - مہر ٹوٹی ڈبہ کھلا - روحی فداک قوطی عطر قوت روح - قوت رائحہ مقوی دماغ ہوئی - شامہ معطر ہوا - مجموعۂ عطر خاطر نشان پریشان خاطر ہوا - تحفۂ عطریات کا صدہا یہ سے زیادہ بھجوانا گو مزید مہربانی ہے برحالیہ دل جوان - سنے جوانی ہے نے زندگی کیا ہی گویا حسرت بھری زندگانی ہے تاہم گلاب و یاسمن سیمی تن وگلبدن - چنبیلی - بہار - حنا - حنائی دست چنپائی رنگ

بسنتی پیرہن ہے شہ ناز و بید مشک نازنینان ختن پرفتن کو یاد - کیوڑہ خس
سرد خانہ کے گرم انجمن کو فرا یاد کرا کے برباد کرتا ہی خانہ احسان آباد لطفکم زیاد زیاد

بنام مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب بنواب وقار الملک معتمد مالگزاری

نبیرہ اسد اللہ یعنے شیر خان منشی بذریعہ رقعہ رسائی کرکے بخت نارسا کی مفصل حقیقت
گذارش کرین گے - اجمالاً یون ہے کہ تعلقدار صاحب ضلع نے روباہ بازیوں سے
ضعیفی کے اثر مین ضیغم کو مجروح کیا ہے نہین معلوم اسد اللہ سی کیونکر چشمہ کوثر
پر چشمہ چڑہا کے چار چشم ہون گے - غرض وہ نیم جان افتان و خیزان محکمہ معتمدی
تک پہونچتے پہونچاتے بہرام گور ہو گیا ہی - مولوی امیر حسن صاحب مددگار
بمد علی ٹانکے دیا تھا - آپ بقیہ دوزی کر کے بہ نظر ترحم مرہم لگائے
تا کہ مجروح اچھا ہو کر دعائین دے - تعلقدار نے خام خیالی سے انکی بکّی داڑھی
پر دھوکہ کھایا ہی ورنہ یہ کارگزاری مین جوانون سے جوان ہے - اسکا
بے ملاحظگی مین اے کاش اگر تعلقدار اپنا بھی ملاحظہ کرتے ہر چند خود بین حقوق
بدبین تو نہ ہوتے - انکو پیرا سنے کو پیر نا بالغ نہ ٹھیراتے - سپید بخت کی لحیۂ
سفید بوجہ سرد مہری روزگار نزلہ بر اعضائے ضعیف ہی یا دورہ کی دوڑ
دھوپ سے پک گئی ہے یا دورنگی زمانہ سے دو موبہ ہو گئی ہے بہرکیف
واشئے برآن قامت کوتاہ و ریش بلند جو سن رسیدہ سن مین امتیاز نہین کرتا ہے

زیادہ زیادہ۔

جناب نواب سر آسمانجاہ امیر کبیر مدار المہام سرکار عالی کے نام

پانیر مین طبع ہوا ہی جس کا ترجمہ یہ ہے (وزیر اعظم سر آسمانجاہ نے ایک نہایت
خوبصورت کشتی موسوم بہ عائیشہ سرور نگر کے تالاب مین چھوڑنیکے لئے خریدی ہے)
جسوقت یہ پرچہ میری نظر سے گذرا غیظ سے آنکھون مین خون اُتر آیا۔ تلاطمِ
طوفانِ نوح نگاہون مین سما گیا۔ غرض جزر و مدِ حمیت عرض حقیقت پر ہمت سے
جرأت کرتی ہے کہ خدامان عالیمقام لعین کارسپانڈنٹ[1] کے بگڑے حواس
درست فرمائین۔ سفیہ[2] کی سفاہت[3] سے گذر نہ کر کے سفینہ کا نام بدل کرنے مین
حرکت نہ فرمائین تاکہ اہل طغیان ورطۂ ہلاکت مین ڈوبین۔ از بمبئی اسٹیٹ
نمبر ۲ ۔ تار دیور وڈ ۔

[1] نامہ نویس
[2] نادان
[3] نادانی

نواب فتح نواز جنگ مہدی حسن ھوم سکرٹری کے نام

سپارش خلق باعث خوشنودی خالق ہے۔ اور اخلاق بھی یہی جتلاتا ہے۔
بارے شافع اور مستشفع کے مشکلات مشکلکشا ہی جانتے ہین۔ یعنے شفیع عذاب
جانتا ہی اور مستشفع عُذب۔ حالانکہ بلا جانے بوجھے مخاطب الیہ کو بیوقوف ٹہرانا انصاف
بنانا خود مخاطب کی دلیل حماقت ہی۔ اگر یہ سمجھکے ملتجی کو سمجھائین وہ کب سمجھتا ہے
بے نقط لف و نشر مرتب و غیر مرتب وہ سنتا ہی کہ تو یہ ہی کھلی۔ جوان باتو نسے

گذر کی سفارش کر گذرتے ہین مرنیکے بعد زندے اوسی کا دم بھرتے ہین۔ مردم اوسکو
مردمک دیدہ۔ اہل بصر و بصیرت آنکھونکی تپلی دل کا سویدا بناتے ہین۔ طرفہ یہ کہ
ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔ گرہ سے ادھی نجائے اور سعادتمند کے
بوٹین ہین کہ چلے آتے ہین۔ جسکو دیکھیئے انگلی پکڑکے پہونچا کا نٹھتا ہی دامنگیر ہوکے
گلوگیر ہوتا ہی۔ مین آپکا شکر ادا کرتے کرتے برنگ شکر گھل گیا عرق انفعال سے
پانی پانی ہوگیا مگر یہ ہمان آتش در کاسہ ہین۔ کیجیے کیا گویم مشکل نہ گویم مشکل تر۔
للہ حال رقعہ کی بقدر ممکن جلد روائی حاجت کرنی چاہیئے۔ کہین ایسا نہ ہو کہ۔
مصرع برات عاشقان برشاخ آہو ÷ تبلادین۔ اے جناب غور سے دیکھین
اور سچ پوچھین تو یہ سمجھا اور سمجھنا نرا ڈھکوسلہ ہی ڈھکوسلہ ہی ورنہ انصافاً خدا
کا شکر بجالانا اور محتاج کے ممنون ہونا عموماً مجکو خصوصاً آپکو لازم ہے۔ اسلیئے
کہ آپکی ہماری ایسی حیثیت کی اور ہوئی۔ آپ اس حلبۂ معنی خیز پر توجہ کرین مانگتا ہین
مگر مجھے بہر حال ثواب ملیگا۔ فرمائیے تو کہین میرا ایسا بید مٹرک کھنا برا تو نہین لگتا

مخلص کے کہنے سے دوست کے نام

شعر ہم کس سے کرین دعوی خون کیجئے انصاف ÷ مقتول ہین جس کے
دستگر نہین ملتا ÷ نامہ کیا آیا۔ کہ قیامت آئی مجھے اصلا توقع نہ تھی کہ نا انصافی
سے میرا حشر ایسا کروگے یون نامۂ اعمال ڈہرائیگے۔ تمہارا گمان ہے کہ

مین ہون - ہے ہے مین نہین ہون - سراپا صورت انتظار ہون - آنکھین
تمہین ڈھونڈتی ہین - دل ترستا ہی - ترساتک میری حالت منتظرہ پر ترس کھاتا ہے
حیف مین غم کھاتا ہون آپ ترس نہین کھاتے ترسا ترسا کے مارے ڈالتی ہو
سفاکی آپکی شربت وصال کجا - آب تیغ تک پلانا روا نہین رکھتی ہی - تمھارے
چلن کے آگے کسکی چلتی ہے جو میری چلے گی - اگر چلتی ہے تو بس تلوار چلتی ہی
آنکھین لڑتی ہین تو رقیب بھڑتے ہین - گو چال ڈھال سے تمہاری دم شمشیر
ہون تپر منھ نہین موڑتا - تمپر قبضہ کیسا - قبض روح ہوتی ہے - میرا ثمر
زندگانی تیرے تیغہ کا پھل ہی - میرے گل مقاصد تیرے سپر کے پھول ہین - تیرے
سروہی کا مالہ میرے گلے کا ہار رہے - جنیوی ہاتھ مین ید بیضا کی بہار رہے
اسلئے تو مرنا مجھے شادی مرگ ہی - او لیلی لیل مواصلت مین جب (ھل من
مزید) کھتا ہون تو یوم مفارقت کی حالت کو تم سمجھو - روز نشر کا الم شب
فراق کے غم سے کہین کم ہے - تاہم امید شب وصل روز ہجر مین باعث
زلیت نا ملایم ہے - او غنچہ دہن کیون مجھ تنگ سی دل تنگ ہی - ارے
سنگدل جب تو میری لحد کا سنگ ہی تو پھر کیون ساتھ سے تجھے تنگ ہے
مجھ تفتہ جگر کا مینائے دل شیشۂ دوربین ہے جس سے بلا حجاب زیر نظر
سراپائے خودبین ہے - تمہارا کنکیونسے دیکھنا میری آنکھون مین کھٹکتا ہے

پر منہ کہان جو تمہارے دہن سے کے بوسہ کا رخ کرون۔ نہ زبان ہے جو زبان
لڑانے مین لب جنبانی کرون۔ تمہارے سڈول سینہ۔ چنیا کمر نے میرے
چھینے کو ہرن کر دیا ہی۔ اِس وہما چوکڑی کی سرگذشت چارپائے کے کان نکلوائو
تو پلنگ بولے گا۔ خطا معاف! لعبت چین حسن ظن سے ڈانوان ڈول نہ ہو
مین یوسف کیطرح کسی زلیخا کی چاہ مین نہ ڈوبونگا۔ سودا ہی جو سودائی ہونگا
مرجائی تو ہون نہین جو سرِ بازار بکونگا۔ تمہارے چاہِ ذقن کے ڈوبے کو
کسی اُبھرے سینہ کا اشتیاق کو مین نہ جھکائیگا۔ تمہارا جذبِ دل اور کے کہتے
چڑھنے نہ دیگا۔ اے واہ تمہارا دامنِ انتظار خالی رہے۔ اور کا جیبِ تمنا
پر ہو۔ تم پابند رہو۔ ہم کُھلے بند پھرین۔ ہم چین کرین۔ تم بے چین رہو۔ ہرگز
نہین بس بیٹھو بھی تمہاری بیدردی سے میرے پہلو مین درد اوٹھتا ہی۔ بیٹھے بٹھائے
اشتعال طبع سے تمہاری میری طبیعت مشتعل ہو کر آنکھون سے شعلے نکلتے۔ جگر سے دھوان
اوٹھتا ہی۔ تمہاری چشمِ مخمور نے میری مٹی خراب کی ہی۔ جب اس خاک سے ساغر و مینا بنے
میرے مزار کے آگے انگور کی شراب بنے۔ شرما کے شر نہ کرنا۔ اوخود فراموش
ضرور میری یاد مین پینا۔ دیکھ تو او شمشاد قد۔ تیرے سوزِ عشق سے سرو چراغان
ہون پر اف نہین کرتا۔ کہون کیا جب تو کچھ نہین کہتا۔ کیا تم بیدہان ہو۔ جیسے مین
بے زبان ہون۔ پیارے ساقی کیون بہر بیٹھے ہو۔ کسلئے ہاتھ پر ہاتھ دہر بیٹھے ہو۔ ساغر

مینا کیسے خالی رکھ چھوڑے ہو۔ کیا اس رند مشرب کا پیالہ ہوا سمجھے ہو۔ غالباً میرے
جگر کے جلنے سے تمہارا دل تو ٹھنڈا ہوا ہوگا۔ میری سوختگی مین تمہین تو بوئے کباب تو
آگئی ہوگی۔ مجھے تشنہ رکھکے تم بات پی جاتے ہو۔ کیا شکر کی چھری ہو جو گپ چپ
کام تمام کئے ڈالتی ہو۔ او شیرین تمہاری شیرین ادائی کا کیا کہنا اب تو خط تک
شربتی کاغذ پر لکھا کرتے ہو۔ واللہ تمہاری کیا بات ہے تم شیرین دہن ہو نہ شکر لب ہو
میٹھے ٹھگ ہو۔ سفاکی سے تلوار تک پر میٹھی باڑ دے رکھی ہو۔ او شاخ نبات اہل
صفا سے بہ صفائی دل بات کیجئے۔ تلخ مزاجی سے پھیکی سیٹھی نبات کیجئے۔ گو تمہارے
چین بجبین ہونے کو مین شکن جبین سمجھتا ہون تاہم ترش روئی کو شکر رنجی کی وجہ
جانئے۔ آپ پان چبا چبا کے ہونٹون پر رنگ جماتے ہین ہم اپنی بیرنگی پر لب چبا کے
رہ جاتے ہین۔ اجی مجھ پر کیون دانت پیستے ہو۔ مین خود ہی پسا جاتا ہون عشق کی
بیعت کرکے تمہارا طالب ہون یاس فصل و امید وصل مین یک روح و دو قالب
ہون۔ دہن کی دھن مین ہون جان بلب۔ گلے شکوے سے ساغر قلب لبالب ہے
مصرع کہین تو بھی او کافر ملا لب ٭ او لب لعل لیا ساغر لبالب سے ہی لب بلب رہوگے۔ اس
خشک لب سے لب نہ ملاؤگے۔ جب جان بلب کی بات تا لب نہین آتی۔ تو تا لب دریا کیونکر
آتا۔ بیمار محبت کو سیب ذقن سے توقع بھی کیا تھی۔ مگر ظالم یہ ستم تو دیکھ کہ کیسا تیری چشم فتان
نے مجھے بادام کی طرح کچل ڈالا ہے۔ تیری آنکھ چرانے نے میری ناک مین دم کر ڈالا ہے۔

ہمدمی کی ہوا مین دم ہوا ہوا جاتا ہے - تیرے آنچل کا سایہ آسیب ہوگیا ہے
اوپری روگیا ہے پرہی اُڑایا کروگے - بات اُڑا کے ہنسی مین رولا یا کروگے -
تمھین ہمارا قُل منظور ہے - جو قُل پڑھتے ہو - قُفل پڑھواتے ہو - اجی میرا مُنھ نہ
کھلواو - ورنہ تالی بجیگی - مُنھ سے نکلی لب پہ آئی - حلق سے نکلی خلق مین پھیلی - اچھا صاحب
تمھارے سر مین سُرخاب کا پر سہی اور ہم بے بال و پر ہی سہی - لو ہم ہارے
تمھارے ہی سر سہرہ سہی - پر یاد رہے کہ زمانہ کا رنگ دگرگون ہے - نہ میری
زندگی پر محن کا وجود و قیام ہے - نہ تمھارے جوبن پُرفن کو بقا و دوام - اسپر غرور کرنا
نکرنا تمھارا کام ہے - لو خدا حافظ - تم تاش کے مسند کمخواب کی گدی پہ نہال ہو
ہمین سایۂ خار مغیلان ہی فرش مشجر ہے -

بنام حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر محل مبارک اعلیحضرت حضور نظام

اپنے میان زین العابدین کا زائچہ بنوایا - کیون بنوایا - اسلئے تاکہ از روے قواعد
نجوم متعلق بہا سے انکو واقف ہو کر وقتاً فوقتاً حسب صوابدید عمل پیرا ہون -
شاید آپ کی بے توجہی سے وہ مشتری شاد نے جنم پتری تو نہین البتہ زائچے کی لنگوٹی
بنادیا عکا سُم رامنا نے علی العکس ضابطہ منجمین ایسی پہیلیان بجھائین - گویا مستحصل زائچہ
کو تحصیل لاحاصل کر دیا - الحق انجم شناس کا کیا ذکر ناحق شناس جو گلی کوچے مین
(آج بھلے ہوتے مین سب بھلے ہوتے ہین) کھتا پھرتا ہے وہ اس سے کہین

اچھا لکھتا ۔ نکات خواص و غوامض استخراج احکام رہتے اسکی بوجھی مین عام طور پر پہاڑ سا
انتر دسا ۔ تمک کے ثمرات مہمل نے مفصل کجا مجمل بھی رقم نہ کیا ۔ کیا آپ نے زائچہ یون ہی
بنوایا جو مفت راحہ با یدگفت کھکر سکوت فرمایا ۔ اگر خموشی بوضع اہل اللہ ہے تو للہ بتلایئے
آخر اِس لکھانیکے مقاصد کیا تھے اِسکے لکھنے کا مقصد کیا تھا ۔ اجی حکیم صاحب بے انجام
کام حکمت نظری سے بعید ہو کر حکمت عملی سے اگر قریب ہو تو انوکھی بات ہے ۔ بات سمجھو تو
نبات ہی بے سمجھی ہی کوئی بات ہی ۔ میرے کہنے کو سہل جانئے نہ سہل انکاری کیجئے ۔
تک و دو کرکے مردک کو مجھ تک لائے ۔ مین اسے ٹھیک بنا کر زائچہ درست بنواتا ہون ۔

بنام مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

اسکے کھلے خط کا مضمون سربستہ واضح ہوا ۔ جھوٹا کواڑا ناشناسا و نیز بند تھا ۔ شناسا و نیز پرا دروازہ کھلی بند
تھا ۔ صلا سد الباب نہ تھا ۔ خیر صاحب گفتگوئے در سے در گذرئیے مطلب کی سنئے مقام
معلوم مین آمد و شد میری گوگو مگو کی بات ہی تاہم جن پر نہان آشکار ہی اُنسے چھپانیکی
کیا بات ہی ۔ ہر چند یہ نقل و حرکت احباب کی باعث مسرت ہی پر اولی الالباب کا محل حیرت ہے
وجہ کیا آستانہ نشین کا آستان بلند مکان پر جانا داخل کوتاہ اندیشی ہے نقض عہد خارج
از مآل اندیشی ہے ۔ بیدست و پائی مین ساعد سیمین سے ہاتھ ملانیکے لئے زور و زر
درکار ہے خالی خولی گفت و شنود محض بیکار ہے ۔ ان نیرنگیون مین جنکا رنگ جما ہوا ہے
وہ اپنا ہم رنگ چاہتے ہین ۔ مکیر نگ کو بدرنگ جانتے ہین ۔ وہ کون ہوگا جو تھوڑی سی

زندگی مختصر زندگانی کے سلئے بہت خمیازہ اپنے سرلیکر سردے ۔ بھلائی کے عوض
برائی لے ۔ اس لین دین مین جو لے دے ہوگی وہ مُفت مسلم یزید بریزید ہوگی ۔ ہیہات
یہان ہر بات مین شش و پنج ہے وہان پنجۂ قدرت مین پنجاہ و پنج ہے والسلام

ایک مسمیریسٹ جنٹلمین کے نام

آپنے تاثیر الانظار کی کتابین دیکھین ۔ پر تاثیر المنظور کا مرقع نہ دیکھا ۔ جب گلرو
کے بیاضی چہرہ کا خیال ناظر کے قلب مین آتا ہی قالب سے بوئے گلاب آتی ہے نرگس
چشم مخمور کا تصور آنکھون مین سماتا ہی ۔ بےکیفی مین بھی کیف شراب آتی ہے ۔ دل
چھین کر دشمن جان ہونا غارتگر ایمان کی رسم ہے ۔ آنکھ لگاکے آنکھین چُرانا
انکا دستور عام ۔ مکھڑا دکھلاکے مُنہ چھپانا شیوۂ خاص ہے ۔ اُنسے خرابا تیونکا
گھر آباد ۔ خانۂ زہد خراب ہی ۔ سیاہ بختی کو گورونکی الفت گورکھو دھندا ہی ۔ شمشاد
قد کی محبت مین سرو آزاد گرفتار بلا ہی ۔ خون آشام کے لئے انگور زخم گھایل نقل
خون نابۂ جگر مے ناب ہے ۔ تفتہ جگر کے سینے مین دل نہین طاس کباب ہے ۔ طرفہ
تماشا ہی پتھر کا تعب لعل کا باعث تاب ہے ۔ لب صدف خشک اور گوہر مین آب ہے
الحق حسینونکا عشق سراب ۔ زندگی عشاق نقش برآب ہے ۔

ایک لوکل پولیٹکل دوست کے نام نامہ

جناب بادفروش کے ہوا خواہ جو مُنہ دیکھی باتین بنایا کرتے تھے ۔ کسی صورت مُنھ دکھا

نہین سکتے ۔ گوش بریدہ پس دریدہ ٹٹوے پر سوار پڑے پھرتے ہین ۔ بشرہ
اُترا طبیعت نڈھال رہتی ہے ۔ اب انہین وہ چھل بل ہے نہ کس بل ۔ اصل
معاملے مین ایسے بل پڑ گئے ہین کہ نہین بھاگتے راہ نہین ملتی ۔ بے بصری سے
مردم آزار کے مردم چشم مین بصارت نہ رہی ۔ چہرے پر مردنی چھا گئی ۔ آٹھون
پہر جونکین جما سئے رہتے تہے اب ٹکے کو بھی پوچھے نہین جاتے ۔ لالہ کچوری مل کے
ملاپ مین ملنا ملانا ۔ مراد پوری ہونی کیسی ۔ اُلٹا کچومر نکل گیا ۔ بے بھاؤ کی لے دے
وہ ہوئی کہ آٹے دال کا پورا بھاؤ معلوم ہو گیا ۔ اب یہ لاکھ پاپڑ بیلا کرین ۔ بارے
لوگ انکے چھاتی پر مونگ دلنا نہین چھوڑتے ۔ آتش افروز کے خام خیالیون سے
دال نہ گلے گی ۔ جوتیون مین ضرور دال بٹیگی ۔ بڑائی سے کہین بڑے بنتے ہین
چھوٹا منھ بڑے نوالے بیڈھب ہوتے ہین افیونی کیطرح متھرا کے تصوری پیڑے
کھا بیٹھے ۔ بھنگیائے ہوئے کے مانند خیالی پلاؤ پکا بیٹھے کھین شکم پر ہوتا ہے
ہرگز نہین ۔ آپکے آے دن کے جھگڑو نکا مناقشہ فیصلہ طلب نہین ۔ میرا قول قولِ
فیصل نہین ۔ مطلوب وطالب سے مجھے مطلب نہین والسلام ۔

نواب محمد عسکری خان بہادر تعلقدار کے نام

تمھاری پُر مسرت تحریر کے دیکھنے سے طبیعت باغ باغ ہوئی ۔ سرور سے جام دل لبالب ہوا
باغبانِ قدرت تمھین گلستان ارجمندی کا گل سرسبد کرے ۔ کشت امید شگفتہ مقاصد

بھلا کرے۔ شکر ہے سکور نے تمھاری سعی کو مشکور کیا۔ تم نے واقعی مصرع اگر پدر نتواند پسر
تمام کند ۔ کے مثل کو پورا کیا۔ رہا میری نسبت تمھارا گمان خیر۔ محض حسن ظن ہے۔ لا
و بلا شبہ نتیجۂ اصل تمھارے ہی اعمال حسنہ کا ثمر ہے جو طرفۃ العین مین نایاب پھولا پھلا
کھجور بن ہاتھوں ہاتھ دستیاب ہوا۔ خدا کریم یون ہی مدام تمھین نشاطین مین شیرین کام
کرتے۔ نخل مراد علی الدوام ہرا بھرا رہے ہوا خواہون کی زبانی تمھاری مہمان نوازی کی
ہوا خوب ہی بندھی چٹخارین لے لیکے کہتے مین لذیذ کھانون کی لذت پر ہنوز رال ٹپکی پڑتی
زعفرانی حلاوت کے حلاوت سے گو لب بند ہین تاہم مشک و عنبر کی عطریت سے دماغ
پر طبلۂ عطار کی پھبتی ہے۔ نمکین اطعمہ کے افراط نے شور بختون کو اب تک کھٹائی مین
ڈال دیا ہے۔ بھلا ہوا تلخ مزاج خانسامان کا روکھا پن جوع البقر والونکو چرب شیرین
طعمہ کے عوض لطمہ دیا ورنہ چوہے کی طرح انکا کچومر نکل جاتا۔ گوینده کا بیان تھا۔
گو جاترا کا راگ و رنگ۔ پراگ ہی کا ڈھنگ لایا تھا۔ پر کوئے جاتری ننگ دھڑنگ
نہ تھا۔ الا بے وزیر کے سلطان جامے سے باہر تھے۔ مہتمم و منتظم خیمے کے اندر اپنے
باہر تھے مصرع ایک سان جلوۂ دیدار تھا اندر باہر پھٹ پڑے کو تمھاری بالادستی
نے برائی کو تھام لے ورنہ طبقہ تہذیب کا برا ہوتا۔

ایک عزیز کے نام

مقیم شہر کو قیام صحرا دلستان ہوتا ہی ہے چہ جائیکہ مقام بستان۔ لیکن آپ جانتے

جس کے آنکھون مین سد سرسون پھولی ہے اسکے منظور بسنت ہی نہ ہولی ہے -
بھلا جس کا سینہ داغون سے لالہ زار ہو اوس کا دل کیا مایل گلزار ہو - حالیہ
حال یہ ہے کہ دل باغ ارم سے بھی رم کرتا - بہشت کو بہشت کہتا ہی - میرا قیام
گو میل کیطرح بر سر راہ ہے پر میلانِ عزلت قدم بڑھانے نہین دیتا ہے -
کیجے کیا افسردہ طبیعت کی روش چمن کی روش سے جدا ہی - سرو حسرت ثمر
و تعبِ خزان سے آزاد ہی - دلِ ناشاد شمشاد قد کا گرفتار رہے - قمری نزار گو
کہتی ہے - دل زار ہو ہو کہتا ہے - گذرے ہوؤن کی روایتین شنیدہ ہین
میری حکایتین آپکے دیدہ ہین - اُبلتے ہوئے حوضون کو دیکھکر جب پُرجوش طبیعت
میری طرح انگیزی - فوارہ ہائے بلند کی ہمتین پست ہو کر پسینے چھوٹنے لگے - سوزش قلب
سے آتش گل و دل عنادل مشتعل ہونگے - آہ شرربار سے غبار کو آگ لگ جائیگی
برین ہم آنا ہی مرکوز خاطر ہو تو آج نہین کل آؤنگا مگر ستم یہ ہی کشمیرن کی گوری رنگت
پر زعفرانی لباس - گلابی جانکی چمپئی رنگ پر ارغوانی ملبوس بھلا معلوم ہوکر
بنت العنب کی برائی کا باعث ہوگا - تیلی کمر اُبھرے سینونکی بندش موجب شکست
توبہ ہوگی -

بنام نواب آصف نواز الملک معتمد صرفخاص اعلیحضرت حضور نظام

خاکسار نے اپنی پیش نماز مولوی سید حیدر رضا صاحب کو صلوٰۃ جنازہ - نیز سوم کے فاتحہ کو

بھیجا تھا۔ بارے وہ آپکے بعید قلق و اضطراب کے مارے جرأت ادائے تعزیت
نہ کرسکے۔ مغفورہ کے انتقال کا فی الواقع غم و الم ایسا نہین ہے جسکے تعزیت
مجھ پاشکستہ کے زبان و دست گسستہ کے قلم سے ادا ہوسکے۔ گو مرحومہ آپکی
والدہ تھین مگر درحقیقت خاندان کے سایہ اور مہر مادرانہ کا درجہ رکھتی تہین۔ چونکہ
اس عالم کا آنا جانا داخل عادت الہی ہے اور پسماندون کے لئے گریہ وزاری
لابدی ہے۔ بنائً علیہ آپکی بیقراری لازمۂ بشری و محبت پسری کی مقتضی ہے
تاہم بہ لحاظ ذریت آپ کو برداشت کرنا۔ انہین دلاسا دینا ضروری ہے
ورنہ رقیق القلب کا حال و مضطرب القالب کا احوال پر ملال ہو جائیگا۔ للہ
آپ اپنے دل کو تھامئے۔ لخت جگر کو سنبھالئے۔ مرحومہ بڑی خوش نصیب تہین
جو عمر طبیعی کو پہونچکر گھر بار کو بخیر و عافیت و حفظ و امان خدا مین چھوڑکر اپنے نور بصر کے
ہاتھون دار البقا کو چل بسین۔ اللہ تعالی اُنہین مغفرت کے مکان مین رکھے اور انکو
صبر دے۔

ایک بیقدر قدریکے نام نامہ

ہمارے رفیق خدا کے گھر گئے تھے خانہ جنگی کے لئے نہین آئے تھے جو مکابرہ کرکے کچھ ملا دون
کیطرح لڑ مرتے۔ الحق آپکی سمجھ بوجھ ہمارے پندار سے باہر ہے۔ لاچاری مختار ہیکا
ثبوت دیجئے اگر ہے۔ پابند شرع نہ ہونا۔ شارع بننا۔ اپنے سے آگاہ نہ ہو کر معرفت بجانا

عین جہالت ہے معرفت نہین ہے - بے حقیقتی پر اترانا ہی حقیقت خود روئی ہے طریق
نہین ہے - کہتے ہین اگر داری خروش وگر نداری خموش مین کہتا ہون تا توانی مخروش
اگر نتوانی بخروش - فضول گفتگو سے قرب خدا و تقرب رسول نہین ہوتا ہے بے اصول
باتون سے کہین وصول و حصول ہوتا ہے - شکر شاکرانہ اولی ہے شکایت عاشقانہ با معنی ہے
حکایت فلسفانہ ہما نا بے معنی ہے - اس انسان بے مثل کا مثال ہے اوسکا قال کیا طوطی کا
مقال ہے - آپ باتون کے طوطے مینے نہ بنائیے - صورت آئینہ ہے آئینہ صفا کیجیے
میمونہ اطوار سزا دار انس و انس نہین ہوتے - اگر ہوتے بندر آدمی نہ ہوتے - طایر خیال کے
یہان ہوش اوڑتے ہین - پر کے کوّے کہین اوڑتے ہین دیکھے دکھانے سنی سنائی
پر نہ جاؤ چشم بینا ہو تو دیکھو - گوش شنوا ہو تو سنو - ورنہ پچتاؤگے - تھوڑی سی
زندگی کا خمیازہ بیٹھے بٹھائے بہت اوٹھاؤگے -

بنام مولوی غلام محمود صاحب چشتی

آپکی چٹھی کیا تھی لُفِ لفافہ تھی - دو انگل کے پرچے مین پانچ حرف رقم تھے جسمین تین
حرف لکھتا ہون - اجی ملا صاحب آپ ربط و ارتباط کے پابند نہین ہم آپسے گلہ مند نہین
وجہ کیا مصرع تو ہے مقطع مین ہون رند تیرا میرا میل نہین ؛ بھلا آپ کو کچہ اخلاص
کے رسم و راہ کیا جانین - آپکی بلا جانے - دو مہینے مین ایک خط بھیجا تسپر شکوہ یہ کہ
کئے عریضے بھیجے بارک اللہ اس بیچ مین کیا جھوٹ ہے - نفس الامر یون ہے کہ برسون کے بعد

زاہد خشک کا خانۂ خدا سے اپنی گھر جانا تردامنوں کی طرح حور وقصے دست وگریبان ہونا کیا قصور ہے نا صاحب چاک داماں ہونا ضرور ہے ۔ باخبر کا اس عالم مین دارین و مافیہا سے بیخبر رہنا باعث سرور و سرور ہے ۔ تنکم سیر کر شکم پُر مزہ نہین دیتا ۔ صایم کو لحم و برنج کافی ہوتا ہے ۔ واہ رے اتقا تیرا کیا کہنا ۔ انسان سے آدمی ۔ متقی سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے —

بنام حاجی سید شمس الضحیٰ عرف بخاری صاحب

مخلص کو مخلصین کے خط سے نصف ملاقات کا حظ آتا ہے یار سے رقعۂ سراپا مرقع اخلاص سے آپ کے مجھے پورا لطف ہمسری و ہمکلامی ملتا ہے ۔ آپ کے تصور مین روزہ دار کے یہان سے روزہ کا اکل و شرب روز روشن مین سیاہ کاری ہے اسلئے ملاقات ماہ صیام مین سخت دشواری ہے ۔ حضرت یہ آپکو کل سے ہو کیا ہے فردا کا خیال آج کیا ہے ۔ پہلے سے توسید ہے ہین تس پر شیخ بھی ہوئے ہین پس سیادت و مشیخت آپکی گھر کی ہے ۔ ضعف و پیری وسیلۂ شرعی ہے لہذا آپ کے کھانے میرے کھلانے پر رحمت خدا ہے ۔ عکس مین حکماً زحمت بخدا ہے ۔ اے جناب کوئی روزی کا مبتلا ہے کوئی روزہ کا ۔ اس بلا مین خود محتسب بیچارہ ہے بہرحال آپ مخیر ہین ۔ روزہ افطار کیجئے کہ افطاری روزہ تناول فرمائیے ۔ لیکن اپنے گھر کھا پکر نا روا مجھے لخت دل کھلائیے نہ خون نابۂ جگر پلوائیے عشرہ ہو چکا

عشرہ مین باقی ہے آپ آیئے تو ابھی عید نوروز ہو جاتی ہے ۔

ایضاً

آپکا تحفہ اچار تحفۂ لاثانی ہے ۔ مزہ یہ ہے کہ ہنوز مینے چکھا نہین ہے تسپر زبان چٹخارین لے رہی ہے رال ٹپکی پڑتی ہے ۔ مین تو اس نام ہی کا دلدادہ ہون بارے اثنا عشری کے کھانے مین بھی اگر آ گیا ۔ قسم چاردہ معصوم کی دوازدہ امام کیطرح خلیفۂ اربعہ کو چار و ناچار چاہنے لگ جائیگا ۔ خام خیالون یہان اچار کا پھل انبۂ خام ہے ۔ پختہ مغزون کے نزدیک ثمر لذت اسی کا نام ہے ۔ اس سبزی کا طریقہ جوبن ہے پکھراج و یاقوت کے رنگ مین ڈوبی ہوئی ہے ۔ شوخی رنگ سے غازے کی رنگت پھیکی ہے ہر چند بے ریشہ ہے مگر رگ جان مین ریشہ دوانی کرتی ہے سبزی پر سبز خط ۔ ترشی پر شکر لب ملاحت پر ملیح فدا و شیدا ہین ۔ خوشگوار ترشی نے سرکے کی چتونون کو کھٹائی مین ڈال دیا ہے ۔ خوان کرم تیرا و خانۂ احسان آباد باد ۔

ہدیہ

محبوب کے خط کا جواب محب کی فرمایش سے

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا ؛

کیون صاحب ہم ہی سے یہ اڑان چھو ۔ یہ ٹھنڈیان ۔ نا مہربانیان عبارت آرائیان ۔ یہ خود نمائیان ۔ ہارے ستم ہم ہین کہ جان فدا کرتے ۔ دل صدقے مین اُتارتے ۔ پتھر کا کلیجہ کر کے جو ٹین سہتے ہین ۔ اور آپ ہین کہ جان

دل چراتے - آنکھیں چراتے ہیں - خدا جانے کیا چراتے کیا چھپاتے ہیں آنسو ونسے
پیاس نہیں بجھتی - تحریر تقریر کی تلافی نہیں کرتی - کیا اتنا بھی نہ کروگے کہ
اپنے پسینہ لگے ہوئے کرتے کی دھجی خط میں لپیٹ کے نہ بھیجدوگے - آواتنا
دیکھنے کی بات ہے حضرت یوسفؑ کا پیرہن حضرت یعقوب کیلئے باعث بصارت
ہوا تھا - اور یہ میری بصیرت کی دھجیاں اڑانیکے سبب ٹہیرے - اجی صاحب
تم رات میں اپنے گہر رتجگے مناؤ - بھلا ونکو تو مجھسے دل بہلاؤ - قصہ مختصر آؤ
اور جلد آؤ - یا ہمیں مبئی بلواؤ - کچھ نہ سہی نہ سہی جان بلب کو لب دریا کی
سیر ہی سہی - جی سیر نہ ہو نہو - آنکھیں تو ٹھنڈی ہونگی - آپ تو غضب کے
ٹھنڈے آدمی نکلے تب ہی تو ستم کی ٹھنڈیاں ستاتے ہو - کیا برف کے آدمی
تو نہیں ہو - بس صاحب یہ خالی خولی ٹھنڈی گرمیاں اور چھاسنے کسی اور کو دینا
ایسے ویسے کو سنانا - مانا آپ پری ہو - مگر میں تو پرایا نہیں ہوں - کیا ہم
ہی سے اڑسے جاتے ہو - اف فوہ - آج کل تو آپ کی طبیعت اڑن کھٹولا ہوئی
جاتی ہے لیکن نقش خاطر رہے کہ ہم بھی اپنے وقت کے سلیمان ہیں یقین
مانئیے جان چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے تم چھوٹ نہیں سکتے - کیوں جی چڑکے دینا
اور پوچھنا کہ دل تو نہیں جلتا - زخم جگر پر نمک چھڑکنا اور کہنا کہ کیا مزہ ہے

شعر

نمک چھڑکا گیا اچھا ہوا فیض ؛ وہاں زخم اتنک سے مزہ تھا

میرے سکوت کو دلیل خاموشی گردانتے ہو۔ دیکھنا جب دل ہلیگا کلیجہ دہلیگا۔
بمبئی تک لامحالہ زلزلہ آیگا۔ اے پیارے صاحب آپنے اپنے مشتاق کا کچھہ حال
بھی سُنا ہی کہ نہین **مصرع** اعضا شکنی ہو گئی اب جان شکنی ہے ؛ بس اب دم
ٹوٹا جاتا ہے۔ بیج کھنا اسکے پھولون کی فاتحہ کروگے اور چار پھول اپنے
رنگین ہاتھہ سے تربت پر دہر جاؤگے کہ نہین۔

کسی محب کی وجہہ سے ایک حبیب کے نام

شعر مُنھہ پھٹ ہون چھیڑ چھاڑ مناسب نہین جناب ؛ رک جاؤگے جو مُنھہ سے میرے
کچھہ نکل گیا ؛ اگر آپ خواب غفلت مین عُریان نہ ہوتے۔ مین جامہ سے
کیون باہر ہوتا۔ تم برہنہ ہوئے۔ مین ننگا ہو گیا۔ اوس کافر کیش خیر ہوئی
کہ تو نے مُنھہ نہ دکھلایا۔ ورنہ کعبے کی قسم۔ قبلہ سے رُخ پھر گیا ہوتا۔ بیت الحرام
کو طاقِ ابروسے تیرے جو تشبیہ دے۔ اُس نامحرم کو صحن مسجد مین حلال کرنا
بجا ہے۔ تیرے قامت کی قسم اگر شب وصل موذن نے اذان دی صلواتین
سُناؤنگا۔ تیرے آنکھونکی تعریف جب لکھتا ہون۔ قلم۔ نرگس کا قلم۔
خط۔ خطِ گلزار۔ دوائر حروف نرگسِ شہلا۔ ہوجاتے ہین۔ اے خورشید طلعت
یہ تیرا ہی تو جلوہ ہے۔ جو میری تحریر خطِ شعاعی آفتاب ہے۔ گلعذار کی
توصیف سے دوات قرابہ گلاب ہی۔ تمھاری لسّانی کا کیا کھنا تم سیف زبان ہو

بات سیفی ہے - جس سے حاسد بات بات مین کٹ کٹ جاتے ہین - تمنے حلقے پہنکے مجھے
حلقہ بگوش کرلیا ہے - بجلیان پہنا بجلی گراتا ہے - او شرمگین نگاہ و شرمیلے رخسار
حسن عارض عارضی نہین ہے جو بوسہ دینے مین عذر - جوبن دکھانے سے انکار کرتا ہے
میرے فرخ - آنکھین تو ملا - مُنھ تو بتا - وجہ کیا ہے جو بے رخی سے رخ ادھر نہین کرتا
تیری نگاہ قہر مجھپر برق سی کوندجاتی ہے - میری بیقراری پر بجلی تڑپ جاتی ہے
بس تم چوپڑ کھیلتے ہی رہو - ہم جان پر کھیل جاتے ہین - کوٹھے کے ماہتابی پر جب
ٹہلتے ہو - زمانہ ہے کہ گردش کھاتا ہے - آفتاب لب بام ہوجاتا ہے - ہرچند
تمنے خودروی مین رکاوٹ سی روک - خودسری سے تصور کی کاٹ کنترکی ہین
دیوار پر قلیچیان لگادی ہین باین خیال کہ طائر روح تک نہ گذرنے پائے - پر دیکھنا
جیسے شیشے سی نظر گذرتی ہے - یا تودۂ خاک سے تیر گذرتا ہے - نہ گذرجاؤن تو سہی
جناب عالی دربانکی پاسبانی پر اتنا نہ اترائیے گا - دروازے مسدود کیجئے کہ روزن
دیوار بند - مگر مثل سایہ - دیوار پر چڑھ کے اُوتر آونگا - لاکھ چون وچرا کیجئے بس
جونے کیطرح کوٹھے پر چڑھ ہی جاؤنگا - سادگی ہے - تمھارے بھولے پن پر بھولا تھا
مگر واللہ تم تو بڑے سرکیلے کائیان نکلے - گو گال صفا ہین پر چتون کہے دیتی ہین
دل صاف نہین ہے - طرفہ تماشا ہے - مصفا گال پر نظر پھسلتی ہے - دل اٹکتا ہے
تیر سے رُکنے پہ میرا دم رُکتا ہے - میرا جگر تیرے آب خنجر کا پیاسا ہے - تیرا

دشنہ میرے خون کا تشنہ ہی۔ ساقی مخمور تیرے دور مین سارے دیندار و بیندار ہین
اجی کیا خود فراموش ہون جو کسی بت فروش کے ہاتھ بکجاؤنگا۔ جانِ من لگاؤ
لپیٹ سے نہین رکھتا یقین مانئے لحد سے بھی اگر ہم آغوش ہون تو تمھارے
ہی آغوش کے دہوکے مین لپٹونگا شکرین لب چباچباکے نبات کرو۔ اہل صفا سے
بہ صفائی دل بات کرو۔ جن قل اعوذئے نے تمہین یہ شر سکھلایا۔ اُسے تین حرف
کہکے بلا اخلاص فاتحہ پڑہیے۔ مجھپر خاک ڈالئے تمھاری آتش مزاجی سے سمندر
پانی پانی۔ سرمہر بیسے ہوا کا دم سرد ہوا جاتا ہے جن سے دانت کاٹی روٹی تہی۔
اُنسے ترش روئی کرکے دانت کھٹے کرتے ہو چرب زبانونکی کہنے پر تلخ گفتاری سے
لقمان کو لقمہ دیتے ہو۔ آ واللہ چھوٹا مُنھ بڑا نوالہ) کی پھبتی اب تو تمپر خوب پھبتی ہے
ہرچند تم میری دیت کے دیندار رہو۔ دعوے کے جوابدار رہے بارے جب چشم مروت
نے مجھے دعوی کرنے نہ دیا۔ تو آپ خواہی نخواہی اپنی زبان سے کیون گنہگار
بن بیٹھے ہوا و شاخ گل تمھارے گلعذار کا صدقہ اس پژمردہ دلکو اپنی گلے کا
باسی ہار رہےجد و تو تن بیجان مین جان تازہ آجائے۔ پھولون کی فاتحہ کی
ارمان نکل جائے۔

ایک محب کے نام نامہ

آپکی بھیجی ہوئی معطر پھولون کی عطریت سے دل پھولے نہین سماتا ہے۔ کیوڑہ ناگن سی

چوٹیکے چوٹیلی طبیعت کو اجگر بنکر ڈس رہا ہے۔ گل حنا نے آنکھونمین سرسون پھلا دیا ہے
برگ گل لب لعل کا شگوفہ دلا کے گل کہلاتا ہی۔ آپنے اپنے اُترے ہار کو میرے گلے کا
ہار کیا ہے مصرع سب عنایات پر یہ طرہ ہے ؛ بارے بستر کے مرجھائے پھولونکو
گل تر سے باہم کرنا تمھارا۔ پژمردہ دل کو پائمال کر رہا ہے۔ او شاخ گل پردہ سے
چھیڑ چھاڑ تا کے بے حجابانہ نہ سہی پردۂ دل چیر کے پردۂ چشم مین تو آئیے۔

بنام حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر اعلیحضرت نظام

مین تو بھرا ہی بیٹھا تھا۔ تیر آدمی ذبیحے بٹھائے کہ اُٹھا شیشہ خالی ہے پھر کیا تہا وا کا
طالب دعا کا مطلوب بن بیٹھا۔ الٰہی گلہ تجھسے کرون یا حکیم جی سے پیپہات قرابے
لنڈھک گئے وقوف سرک گئے۔ بار حرارت کی باری تجاوز نہین کرتی۔ ایسے آمین
برہان آیا اور یون ٹھنڈی سنا گیا مصرع خود مسیحا آپ ہی بیمار ہے ؛ تب تو شکوہ کیا
شکایت ہی نہ رہی۔ نوکر دوڑے گئے بھاگے آئے۔ ماما ہوا پر آئی پر وہان کسیکے کان
پہ جون نہ رینگے۔ کہئے تو سب کہے کیسے جانین کہ آپ کیسے مین آپنے مالن کو شگوفے
دیکے وہ گل کھلائے کہ غنچۂ دل پژمردہ ہوگیا۔ بوئے گل کی طرح چہرہ کا رنگ اُڑ گیا۔ تمنا کرنے والے
وہ الٹی گنگا بہائی کہ سارا ماجرا دریا بُرد ہوگیا۔ للّٰہ آپ سنبھلئے ہمین سنبھالئے۔ درست ہو جیئے
ہمین تندرست کیجئے۔ کہون کیا دست اجابت کے بعد دست لا رہا ہے۔

ایضاً

خدا کے شکر کے بعد آپکا شکریہ ادا ہو نہین سکتا - ناگزیر دعا کو موودی کرتا ہون - آپ کی دعا سے دوا کی نوبت نہ آئی - امتناع غذا کی تدبیر موافقِ تقدیر آئی - روزے کا افطار باعث افطارِ روزہ نہ ہوا - سُنئے آپکے کہنے سے فطور کو موجب فتور جانکے نہ کھایا - سحور کو مُرغ سحر کے بولنے پر دہوکہ کھایا - (الحمد للہ علی نعمایہ) آج طبیعت سنبھلی ہین سنبھلا - عشا کے بعد عشا کو اتنے شکم پور کھایا کہ شکم پُر ہوگیا - دم کے مرغ سے پیٹ دمامہ بنگیا - سحری کی کیفیت دم صبح لکھونگا -

ایضاً

سکہئے تو کیا یہ کہون کہ اللہ صاحب کے لاؤ بالی پن نے مجکو مُتلوّن بنا دیا ہے - کل سلطان پادشاہ کی عافیت کا لکھنا آج شکایت کرنا غالباً آپ کو متعجب کریگا - شب مین وہ حرارت سے حیران تھین - دنمین طپش سے ہم پریشان تھے - پرہیز کرتے کرتے وہ نادیدون کی طرح ایسی ترس گئی ہین کہ جسکے سُننے سے آپکو ترس آئیگا - جب ہم لوگ کھانا کھاتے برفانی پانی پیتے ہین اونکی حسرت بھری نگاہون سے وہ یاس ٹپکی پڑتی ہے کہ دیکھنے والون سے دیکھا نہین جاتا - آپ اصلاً سُنی سُنائی پر بجائے میرا کہنا مانئے - فی الحقیقت انکا کسل ہمین کسلمند کر رہا ہے - پہلی شب سے پچھلی مین کھانسی زیادہ ہوتی ہے جس کا اوسط سابق سے مضاعف ہے - دوا مع دعا ارسال فرمائیے تاکہ ارسالی ہا فوس کھانسے مین آئین -

بنام مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم ضلع

میرے نامہ نامے پہونچے مگر مین اُسکے مفہوم کو نہ پہونچا۔ خط اولی کا جواب آپکے سہو مین میرے صحو سے جو رہ گیا اولی ہوا۔ رہا دوسرا جس مین خود کا آنا بیخود کا نہ رہنا آپنے ازدیاد مودّت۔ میری کمی مروت جتلائی ہے۔ فی الواقع خلاف واقعہ ہے۔ آپ ہربانِ دلِ محبت منزل کہین جہان نما کے بھول بھلیان تو نہین جہان بھلا بیٹے کا دخل ہو۔ گو صداقت مین گویائی زیادہ گوئی ہے تاہم تصدیق کے لئے آپکے لفافہ کی سرنوشت ملفوف ہے بارک اللہ آپکا کیا کہنا مشتاق کے اشتیاق مین ایسے محو ہوئے کہ مسمی کے اسم تک کو محو کر دے میان ممتاز سلمہ اللہ کا آنا جا میرا اشتیاق کا رہ جانا محل حیرت نہین مقام حسرت ہے دوئی مین مہمان و میزبان ہوگا۔ مہمانی میزبانی ہوگی۔ وحدت مین خانہ واحد ہوتا ہے کوئی اپنا آپ شاکر و مشکور ہوتا ہے۔ ضلع مین اپنی اناو لاغیر پر آپ گوگھی کے چراغ جلانا سازوار ہو ہمین تو سمت مین انت ولاغیرک کی لو لگی ہے جسکی عنقریب ہم آپ کو دہری مبارک باد دینگے والسلام۔ سجھن کی برہمن جاجب کی علی۔

ایضاً

الٹے جواب کو آپ میری خود فراشی پر محول کیجئے دوست فراموشی پہ حمل نہ کیجئے۔ وجہ کیا احباب حجاب و سراب نہین ہو جو ہوا اُسکا وہو کا ہو۔ یہان ہوا برباد۔ داد خدا داد سے

(آپکا یہ بیان کہ عافیت گوئی و خیریت جوئی مین سکوت موجب ضرر ہے) ہان لابد و مقرر ہے مگر سکون میرا بوجہ دیگر ہے - دل سمند نہین حوض کوثر ہے - ادہر سے بانیکی حرکت ادہر پُراثر ہے خالی خولی رسایل موثر ہے نہ موثر ہے -

ایضاً

مدت گذری نامہ بر اسئے نام نہ پیام - نے سلام آیا - ہیہات شعار اسلام سے گذر گئے اگر بجائے سلام سام ہی کہلاتے - ہم سمجہتے دل کو سمجہاتے - جو دوست جانی تہے اب دشمن جان ہین - قسمت کے مارے سید قاسم آپ تک پہونچتے ہین - آپ انہین محروم القسمت نہ ٹہیرائیے - قسیم النار والجنۃ کی سلالہ والا کا پاس کیجئے بُرا نہ مانئے جُٹ والیکے والہ نہ بنئے - گیسون والیکی ولا اولی جانئے -

ایضاً

جانے بھی دیجئے - جہا گلو نکی والیسی سے مکدر نہ ہو جئے - صافی مشربون کا سرد مہری کا گرما گرم فقرہ لکہدینا ہی دل ٹہنڈا کر دیتا ہی - خلوص مین عذر و معذرت فضول سمجہا جاتا ہی - مولوی مشتاق حسین صاحب نے آپ کو بحبر خواجہ بنایا ہی مین مجبور اُنہین مددگار ساقی کوثر کہنا بہشتی بناتا ہون - آپکا ٹال کے سبیل یون نکالنا کہ رندون کے دست بدست آیندہ کے دوش بدوش آج بھیجا پہر روز فردا تک یاد رہیگا مین ارسال کتاب سے درگذرا - بابت ایصال رسالہ کی رسید تو بہیجی ہوتی - مگر ادا ری

اُستاد مانتا ہون - اِسی بیخبری مین کیسی کچھہ بیخبرل خبرداری کی ہے - اگر یہ سمجھون
کہ آپ کو جھوٹ کی عادت نہین - سچ کہکے رنج دینے کی علت نہین - ہوا کرے
ہم تو مدح و ذم کو مدغم کئے ہوئے ہین نہ کسیکی ثنا سے ریشہ خطمی بنتے ہین نہ مذمت سے
صورت شفتالو سکڑ کے رنگ بدلتے نہ بمیزہ ہوتے ہین - رنڑکے آدمی تو ہے ہی
نہین جو کشش دکو شش سی کسیکے کہلین یا ٹرہین - تجربہ حاصل ہونیکے بعد اب خدانخواستہ
مجھسے بہلا بے احتیاطی کاہیکو ہونے لگی جو روغنِ خاص ملنے پر روغن با دام
ڈاک پر روانہ کرتا چشم بددور نور العین کو نظر لگتی ہے وہان پہونچنے پر ضرور تیل
مالش اُترواسیے -

جناب نواب سرخورشید جاہ امیر کبیر کے نام نیاز نامہ

رقعۂ دعوتِ جلسہ نے صادر ہوکر افتخار یاد فرمائی بخشا - اللہ جلشانہ نے جیسی نواب
خورشید الملک کی شادی میمنت آبادی حضرت کے ظل عاطفت مین کرائی - ویسی
ہی نواب شمس الملک کی بھی آپکے سایۂ عواطف مین کرائے - موصوفین کے جلوسے
جناب عالی کے جلو ریز ہین کئی سال سے نیاز مند نے خانہ نشینی اختیار کر لی ہے
جتنے کہ آپ کی ہواخواہی کے سوا ہوا خوری کو بھی نہین جاتا - گھر سے باہر تو کجا آپسے
باہر نہین ہوتا - اسلئے غیر حاضری کو بندے کی عین حضوری تصور فرماسیے گا
باین خیال کہ حاضر و غائب حضرت ہی کا ثنا خوان ہونا - حامد کا ستارہ ڈوبنے

خاور جاہ و جاہی بلند رہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

آپنے شادی کا جوڑہ جو بھیجا ہے بہ مقتضائے سن کے جوڑ ہے تاہم خوشی سے پھولے نہین سماتا جامے سے باہر ہوا جاتا ہوں۔ کیا بتلاؤں شادیانے سے میری کیا نوبت ہے کوئی میرے دل سے پوچھے میری آنکھوں نے جلوے دیکھے کہ مین کیا دیکھ رہا ہوں۔ اللہ جل شانہ اس سعید شادی کو قران السعدین و باعث شادمانی نشاتین کرے۔ جناب من فرمائیے تو کیا میری عمر مقتضی ہے کہ رنگین و پرتکلف جوڑہ پہنوں۔ گلابی جاڑوں کے لحاظ سے صرف گلابی دستار ہی مزیب تھی لہذا بسر و چشم سر پر رکھ لیتا۔

ایضاً۔ شادی کا تہنیت نامہ

شعر: کسی خورشید رو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے — کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنی گلستان کا

اٹھو ہوا آجکی فجر کو صبح عید شب کو شب برات کہنا زیبا ہے۔ واقعی شب لائق قدر ہے۔ نور کے جلوے مین شادی کا ظہور ہے۔ جلوت مین خلوت کا مزہ خلوت مین جلوت کا لطف آرہا ہے۔ خیر اندیش نسیم سحری کیطرح آتے۔ باد بہاری کی روش جاتے مین ہوا خواہ بد اندیشون کو ہوا بتاتے ہین۔ گل مسرت سے کھلے جاتے پھول پھولے نہین سماتے۔ شجر ثمر مراد سے پھلتے۔ شاخین جھومتی بار آوری سے سجدہ شکر مین سر جھکاتے ہین۔ سبزہ۔ نشہ رنگ سے سرشار ہے باغ۔ باغ باغ۔ چمن نہال ہے

نخل نونہال ہے - لالہ کو بسنت کی خبر ہی نہ تھی اگر ہوتی تا فرمانی سے یون داغ بر داغ
کھاتا نہ زہر کھاکے خون اُگلتا - زرد جوڑے چھپا کی آنکھو نمین سرسون پھلا رہی ہین
گلابی جوڑے حاسدونکی نگاہ مین گلنار ہوکے آتش لگا رہے ہین خُمِ تمنا جو شمین
اُبلتا - فوارۂ دل سرور سے اُچھلتا ہے - دوست رنگ مین ڈوبکے خوشی مین اُبھر
رہے ہین - دشمن عرقِ انفعال مین غرق ہو رہے ہین - مشتری و زہرہ کو برسونمین
اک آن قرآن ہوتا ہے - یہان آفتاب سے مہتاب قرنون قرین رہتا ہے - یہ اجتماع
طرفہ اعجاز ہے کہ ایک دوسرے کے محاذی رخشان و درخشان ہے آپ کو اس
شادی سے شادمانی کہتا اپنے کو متخلص بہ شاد کرتا ہون - آپکے سر سہرہ رہے
حاسد بد اختر نچھاور رہے -

بنام محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر متعینہ محل اعلیحضرت

طبیعت کو مزاج سے اتنی شکایت نہین ہے جتنا مزاج دان سے شکوہ - ہر کا سودا -
مترتب سوداوی ہے تب ہی تو معالجہ سودمند نہین ہوتا - بادرد کا کام کمپونڈر
بیدردنا کام سے نہ لیجئے - آپ شیشہ کو شیشۂ انگشت نہ سمجھئے اپنے ہاتھ سے دوا زبان
سے دعا دیجئے - قطِ قلم محرّف تھا مضمون خط منحرف ہے پر مجھے علاج سے انحراف
والفظ نہین ہے والسلام -

ایضاً

کل صبح سے خفیف سا دردِ سر تھا۔ مینے سمجھا مصرع جو سر رکہتا ہی وہ درد سر رکہتا ہی ؎
شاید ایسے ہی وجوہ سے ہوگا۔ مگر بعد نماز مغرب بخار کی حرارت پائی گئی۔ تب سمجھا کہ
یہ درد عارضی ہے۔ نہ وہ سردردی ہے جو انسانون کو ہمیشہ رہا کرتی ہے۔ صبح کو
جو بیدار ہوا۔ کیا دیکھتا ہون گلے پھولے ہوئے ہین لہذا گلوخلاصی کی تدبیر گریبان گیر ہی
سرگردان ہون اے بارالٰہ مینے تو کبھی زمانیونکا گلہ کیا ہے نہ لب کشائی کی پہر زمانے نے
میرا کیون گلا دبایا ہے۔ اسمین خیر ہے کہ زمانہ مجھسے مُنھ چھپائے ہوئے ہی ورنہ ضرور مُنھ
کی کھاتا۔ باقی کیفیت ملازم کی زبانی آپ کو معلوم ہوگی طبیعت کا بات بات مین
بگڑنا یقیناً کمزوری کی بات ہی ورنہ بہتیرے سرد و گرم زمانہ گذر رہے یار قوت نے
یون سرتھری نہ کی تھی جیسا کہ اب کر رہی ہے۔ تنہا ملازم کے ہاتہ دوا نہ بھیجے کہین
غارتگر خان و مان دغا نہ دیجائین فلہذا مع بدرقہ دعا لطف فرمائیے زیادہ زیادہ۔

ایضاً

شعرا نے بہت کچھ بندش۔ تغافل شعاری پر باندہی ہی لیکن آپکی سہل انکاری پر جو
باندتو بند ہے وہ تھوڑی ہے۔ عزیزی زین العابدین حسب عادت آئے مگر دیر کرکے
صورت اُتری حرارت چڑھی۔ طبیعت نڈھال جسکے دیکھنے سے ملال کیا خود میرا
چہرہ اُتر گیا۔ عندالدریافت کہتے ہین کہ کل سے میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے مزاج ایکبل ہے
وہ تو بچے ہین اُنسے کیا کہنا۔ آپسے پوچھتا ہون۔ مانا وہنون نے آپسے اپنی کیفیت نہ کہی

نہ سہی آپ ڈاکٹر مین یونانی طبیب نہین مین جو محتاج بیان ہون علالت ظاہری ہے
ڈاکٹر۔ نباضی کا کب حصاری ہے۔ اب آپکے بیمارونکو موقع شکایت باقی نہ رہا اگر ہو
رہا کرے اب میری طبیعت چندان ناخوش نہین ہے تاہم شب کو مینے ترکاریون کے
سالن احتیاطاً نہ کھاکے صرف دوم کا دوپیازہ اور کمرک کی ناخورش کھائی صبح جو ہوئی
تو بادی و ریاح سے پیٹ مثل توندرل کی توند کے پھولا ہوا یا کمر کی گنبد بنا ہوا ہے۔
اور قوم عاد پر جیسی باد مخالف کھلے بند چلی تھی۔ ویسی ہی ہوا بند رہی ہے۔ مین گھبرایا
الٰہی کمرک کہین آن متی بہانمتی کا پھل تو نہ تھا جو یون ثمرہ پھل رہا ہے۔ پیٹ پھول آیا ہے
یا یہ کہ ہمارے آدمی نے بھولے چوکے کسی قوم عاد کے شخص سے کمرک تو نہین لیا ہے
جو بادی طوفانی تیزی مجھکو گھیرے ہوئے ہے۔ بارے خیر گذری دعا مستجاب ہوئی ملین اجابت
ہوئی کیونکہ ملایم طبیعت تھی۔ اگر آپ اجازت دین تو کل مسہل لیتا ہون جس سے
سر دست دو چار دست سہل سے ہون تو مزاج صاف ہوجائے۔

ایضاً

صبح جب بیدار ہوتا ہون منھ تلخ ذائقہ کڑوا پاتا ہون۔ مزہ یہ کہ مین کوئی کڑوی کسیلی
اشیا رکھاتا پیتا بھی نہین اغلب آپ اسکو تلخ کامی یا تلخی روزگار تصور فرماوینگے۔
اعضا شکنی کو کسیکی خاطر شکنی کا وبال۔ ہاتھ پیر کی کشش کو جذب توجہ دلدار کا خیال کرینگے
نہین ہرگز نہین۔ آپ دقت کی نبض دیکھیے تاکہ موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ موسمی

خلاف آب و ہوا کا اختلاف مخوف نہین طبیعت مخالف کا خوف ہے۔ بالضرور سے مجھے
کونئین کھلا کے آپ کو نین مین اچھے رہیئے ۔

ایضاً

عجیب واقعہ ہے بخت بدبختی سے اتفاق کر جاتا ہے۔ کھانے پر سیتا پہل سے مٹ بھیڑ
ہوئی ۔ چار چشم ہونا ہی تہا دل اوس کا گاہک ہوگیا۔ اوس سبزہ رنگ کی سرخی لی ہوئی
آنکھین میرے دیدون مین گھب گئین طبیعت ہاتہ سے جاتی رہی مُنھ لگاتے ہی ایسی گلوگیر
ہوئی جسکے بیان مین لب بند ہین ۔ نوبت باینجا رسید حبشیون کے سفید گال کی صورت
چوستے چوستے سیاہی نمودار ہونے لگی آپ جانئیے فقط سیتا کے نام کا اثر کچہہ تو ہونا ہی
چاہیئے ۔ پس ثمرہ یہ ملا مروڑا اور درد ہونے لگا ۔ رہ رہ کے طبیعت مین آتا تہا کہ اے
کاش سیتا نہ ہوئی ورنہ ایسے رام پہل کھلایا ہوتا کہ مُنھ سے اگل پڑتی ۔ شیر یعنی
اسکی بارد المزاج ہی تو سردی سے حرارت لائی ہوتی مغرور المزاج سے کچہہ
چل نہ سکی تو بیدردی سے کروٹین لینے لگی یا یہ کہ فصل کے مغز مین گرمی چڑہ گئی
جو بون پیٹ سے پاؤن نکالی ہے سیتا کی پہل کو بار پستان سے مشابہت ہے نکہ زلفون سی
مناسبت جو ایسے زہر اُگلنے لگے ۔ اگر سیتا کے کاکل مین میرا دل سنبل کیطرح اُلجہا ہوتا
تو عشق پیچ کیطرح پیچ و تاب زیبا تہا ۔ پہئے واہ کیا خوب (مارون گھٹنا پہوٹے
آنکھ) کی ضرب المثل سچ مچہہ ہوئی ۔

ایضاً

گوشِ شیرین گفتار کا خواہان درد کو میٹھا سمجھکے مزے سے لیتا ہی - زلف گرہ گیر کا بند ہوا اوسکی گانٹھ کا ہوتا ہی - بار بیوجہ تاکے پیچ و تاب سہون - زرد رو موسم صحت کا خون اپنی صورت کا غازہ کئے ہوئے ہی - امتزاج فصلین سے فصلی میوہ تک محلِ معدہ ہو گیا ہی آم کی شاخ شاق کیسی باعثِ تلخ کامی ہوئی ہے - تسپر حلوائے انبۂ خام کے کھانے کو دلیلِ پختہ مغزی سمجھے کہ خام خیالی - الحاصل دوا ختم ہوئی مگر شکایت کا خاتمہ نہ ہوا اسکی تشخیص کی تشخیص کے لئے تشریف لائیے کہین ایسا نہ ہو آؤ جاؤ مین عالم بالا کو میرے چل چلاؤ کی ٹھہر جائے -

بسمل کیجانب سے قاتل کے نام

اخاہ آپ آتے ہین آئیے آئیے تب ہی تو یہ ٹھاٹھ ہین نشہ سے آنکھین چڑھی ہوئین ناتوانی سے نگاہین ڈھلی ہوئین - دیدون مین لال لال ڈورے پڑے ہوئے - سرمہ آنکھونمین دئے ہوئے - تیور بدلی ہوئی - سینہ تانے ہوئے - بندِ قبا کھلے ہوئے - زلفین بکھری ہوئین - ہاتھونمین مہندی لگی ہوئی - تیغہ تولے ہوئے - بیخودی سے چلے ہوئے چشمِ بددور مست مستانہ چلے آتے ہین - آپ کیا آئے قالبِ بیجان مین جان آئی - مگر قلب کو ڈھونڈتا ہون شاید وہ تو پامال ہوکے رہ گیا - ورنہ آپکے مصرع کے جواب مین (ہر ایک سے یون دلکا لگانا نہین اچھا) حسرت بھرے دلکی پہلی

تاکہ آپ تیزِ نگاہ خنجرِ مژگان تیغِ ابرو سے گھایل کرکے خود ہی دیکھہ لین کہ کیا ہے۔ کیونکہ
یہ دلِ ناچیز کوئی چیز نہین جسکی حقیقت باتون مین سُناؤن **شعر** دل ہی اوسکا جانتا ہی
جسپہ گذرا ہی یہ حال ؛ عشق کا صدمہ زبانون سے بیان ہوتا نہین ؛ مین تو آپکے پیارے
نام بانکی ادا و نیز شنیدہ لٹو تھا ہی بارے نام خدا نامے کے مشاہدہ نے مجکو اور شیدا کر دیا ہے
جب خطِ پیشانی دیکھونگا خدا جانے کیا کچھ دیکھونگا ہاے رے شیرین زبانی واہ رے خوش بیانی۔
کیا ہی نوک جھونک کے فقرے ہین خطا معاف بیتابی سے بظاہر خط کے بوسے نہین لیے رہا ہون
دستِ نگارین کو چوم رہا ہون آپنے لکھا ہے۔ پہلے دردِ سر تہا اب دردِ سری ہے۔
اسے ہے آپ تو مصرع صندل کو بھی گھستے ہو بڑی دردِ سری سے ؛ او بیدرد ہم درد کو
میٹھا جانتے ہین۔ تم دردِ سر جانتے ہو۔ اچھا صاحب ہم دعا دیتے ہین تم آمین کہو خدایا
پیارے صاحب کو میری ہمدردی کے سوا دوسرا درد میسر نہو تمھین اُسی اللہ محبت کا واسطہ
ہے۔ ذری میری حالتِ منتظرہ پر بھی نظر ڈالنا۔ آپکا دردِ سر تعویذ سے گیا۔ اور میرا سر
آپکے سودے مین جو گیا اسکا بھی کوئی علاج کیجیے گا کہ نہین۔ کیا خوب آپ اور میری خیریت
پرسی کرین۔ آپکی بلا جانے کہ دردِ دل کیا آزار ہے۔ تمنے گرما گرم فقرون مین یہ کیا
ٹھنڈی سنائی کہ (ایامِ نیاز تو گذرے پر آپ ناز سے نہ درگذرے) اجی صاحب بازو قیامت
کے دن گذرے گذرا کرین بارے مین تو گذرا نہین۔ یہ آپ کو خبر ہی نہین جو مینے درگاہ مین
چلے باندہے ہین۔ ہاتھون مین محبت کی زنجیر پیر مین الفت کی بیڑی ڈالی ہے مجھپر منت

کیجئے جلد آئیے تاکہ منت ادا ہو۔ اسے ہے میرے اتنے پوچھنے پر کہ (پڑھنا ہی
آتا ہے) کیون بن بن کے بگڑی جاتی ہو۔ سُنیئے تو بات یہ تھی مطلب یون تھا کہ
کیا میرے خطِ تقدیر کو بھی پڑھ سکتی ہو معلوم ہوا کہ پڑھتے ہو تو اب (جھینپنے کی
سند نہین) بس آئیے اور پڑھ جائیے۔

مولوی عبدالقادر صاحب بہادر صوبہ دار شرقی کے نام

ہر چند دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ بس جو شخص لیجاتا اور چھوڑ جاتا ہے وہی
ایک نیکنامی ہے جسپر خوش نصیب لوگ مرے ہوئے ہین۔ منتظر ہین کہ جہانتک
ہو سکے دل افگار کے مرہم مبتلائے افکار کے باعثِ مراہم بنین۔ اہل بصر کے
نور بصیرت کے منظور بنین غور سے دیکھو تو یہ گنج شائگان ہے ورنہ زندگی لاحاصل
و رائگان ہے۔ مجھکو رستم علی خانصاحب مددگار جنرل انسپکٹر پولیس کی روح لاچار
کر رہی ہے۔ مین آپکو چار و ناچار مجبور کرتا ہون تاکہ آپ انکی فرزند امام علیخان منصبدار
کی حالتِ زار پر رحم کرین۔ چونکہ محمد یوسف مددگار مہتمم آب پاشی جو سر بازار مردم آزاری
کے ہاتھون بکا ہوا ہی چاہتا ہے ناحق مرمت کی مٹی خراب کر کے اسکو رسوا کرے
یا اس کا سودا ہی جو ایسے چلن سے اپنی قدر و قیمت بڑھاتا ہو اور نہین جانتا کہ
یہ گرم بازاری سُبکی کا عوض لائیگی۔ اے عزیز الوجود تم حاکم اعلے ضلع کے ہو تمہاری
توجہ سے یہ معاملہ جسنے زندانِ نزد و وزیرِ سندانِ تفکر کر رکھا ہے ایک چشم زدن

مین طے ہو جائیگا یعنے مسٹر ڈملی مہتمم آبپاشی ضلع خواب غفلت سے بیدار۔ اسیکے خیال سے بیزار ہو جائیگا۔ یاد رہے میرے کہنے کو خواب پریشان تصور کرکے برعکس تعبیر نہ دیجیئے گا۔ مرحوم میرے قدیم دوست تھے اور اونکے فرزند محب ہین۔

ایضاً

شعر بسکہ پیمودیم راہ انتظار ٭ آبلہ افتاد در پائے نظر ٭ عید کے آنے کا وعدہ تو یہ نہ ہوا وعید ہوا آپ نہ تھے۔ نواب حالت منتظرہ مین تھے لہذا اب کچھ ہونے پر کچھ نہ ہوا۔ اگر عید اپنے ہی گھر منانا تھا تو چلتے چلاتے ملجانا تو تھا۔ گو ارمان رہ جاتے۔ گلہ نکل جاتا۔ بہرکیف خدا انھین بیسون جشن نوروزی نصیب کرے۔ اقربائے بعیدہ تک واقف ہین مجکو تمسے لا قارب کا لعقارب کا واسطہ نہین ہے قرابت قریبہ ہے۔ اصلئی مولوی میر محمد علیصاحب منصبدار اپنے برادر نسبتی محمد حنیف سررشتہ دار کے واسطے براری مجھسے ملتجی۔ آپسے التجا کرتے ہین للہ آپ اونکے حال زار پر توجہ کیجئے۔ حکم منسوخی تبادلہ کو حکماً ناسخ کر دیجیے میر حنیف پیرشتہ سے دور ہین۔ مگر سررشتہ مین ہین۔ در حضور ہین۔ نواب لشکر جنگ تعلقدار کو اسکی خبر نہین ورنہ بیخبری مین اپنے کئے ہوئے تبدل کو متبدل نہ کرتے۔ الحاصل آپ تجویز اول پر نظر ثانی کرکے تفضل مبذول کیجیے۔ ہان انہین متبدل کیجیے۔

مرافعہ محال عادی نہین زیادہ گوئی کا مین عادی نہین۔

بعد عید رمضان ۱۳۱۵ھ

بنام مولوی حسن الدین صاحب عرف حسینی پاشہ مشائخ

وقت جو دستگیر نہ ہوا۔ قلم پایۂ چوبین کیطرح بیدست و پائی سے چل نہ سکا۔ سچ تو یون ہے
سرنوشت تقدیر کے آگے کسی تعلیق کی چلی۔ جو شکستہ خاطر کی تدبیر چلتی۔ خانۂ
خمار مین کسیکی چلتی چلائی نہین بس ساغر ہی چلتا ہے اور من چلون مین تلوار چلتی ہے

اسکی گلی مین ہم نہ چلین و صبا چلے — یون ہی خدا جو چاہے تو بندیکا کیا چلے

بہنے آپکے سوال کے جواب مین بہتیرا غور کیا۔ بارے وہی ڈھاک کے تین پات
وصول کاغذ زر کا پتہ نہین ملتا۔ نوٹ بک مین بھی تلاش کیا۔ ولیک
سراغ نہین لگتا۔ بدیہی بات یہ ہے کہ ید قدرت مین گو سب کچھ ہے پر دین کے
دو ہی ہاتھ ہین۔ ایک قدر۔ دوسرا قضا۔ جب قدر سے یاس ہو تو قضا سے
قضا کی آس رکھنی خواص کا کیون شیوۂ خاص نہ ہو۔ آپ مایوس نہون ہرگاہ
مبدع فیض کافر کی التجا و پکار سنتا ہی تو مومن ملتجی کیحالت زار کو ہر آئینہ دیکھتا ہے
ساقی کوثر کی قسم آپکے جو احباب ہین محض سراب ہین۔ شگوفۂ آب تک نہین مین
اونکا گل کھلانا بسوئی گرلنڈھانا بحر مواج بنکر موجین لینا شگفت نہین گل دیگر
شگفت ہے والسلام

آشنا کے جبر سے ایک جابر نا آشنا کے نام

او ستمگر اتنا تو ستم نہ کر۔ ارے نڈر مجھسے نہ سہی خدا سے تو ڈر مثل ہے ایک نظر

وخوش گذر۔ ہمارے عشق سے اگر تو درگذرا تو بارے کوچۂ عشاق سے تو گذر
او دلربا تیرا یہ کھنا آنکھ لگا کے آنکھیں چرانا ہمین آتا نہین۔ حیا شرمساری ہے
اے واللہ یہ تو محض سخن سازی نری عیاری ہے او بیخبر کیا تمنے یہ جانا تھا
اُلّو نکا میلہ جانا نہان ہے اور اسکی مجھے خبر نہین۔ کیون نہین ہے۔ بس بیٹھو بھی بہت دونکی نہ لو
پری کیطرح اُڑو نہ پر کے کوّے اُڑاو۔ خلقت اُڑنے کے گُنّے والی ہے۔
مانا تم پری سہی۔ مین پرایا تو نہین۔ او بت طناز اگر تمھین اپنے حسن و انداز
پر ناز ہے۔ تو ہمین بھی اپنی نیاز پر ناز ہے **شعر**۔ دیکھ آئینہ جو کھتا ہے کہ
اللہ رے مین ؛ اسکا مین دیکھنے والا ہون واہ رے مین ؛ تقصیر معاف
یوم الحساب بھی آپکے کوئی شمار و حساب مین ہے کہ نہین۔ کہئیے تو میرا آپکا
خدا کے آگے جب سامنا اور حساب ہوگا۔ اس جور و ستم کا کیا جواب ہوگا۔
گو آپ منکر کیون نہ ہون مگر نکیرین تو انکار کر نہین سکتے۔ ہرچند تمہاری بد نوئیاں
خلق پر جفائین کھلتی مین نہ ظاہر ہوتین تو کیا خالق مشکل کشا پر بھی اظہر نہ ہونگی
دیکھیے یہ ساری لنترانیان ادھوری رہ جائینگی وقت لنترانی کھتا ہوا گذر جائیگا
تب اپنی کردار و رفتار سے پچتاؤ گے جس کا کوئی مفاد نہ ہوگا۔

نواب محمد عسکری خان بہادر کے نام نامہ

تمہارے پریشان کن خط نے مجھ پریشان خاطر کو سخت منتشر کیا۔ الحق میرے تمھارے

انتشار کو قادر ذو الجلال کے سوا کس مین قدرت ہے جو رفع دفع کرے میری
مجبوریان مجھکو جیسا مجبور کر رکھی ہین تمسے نہان نہین - عیان محتاج بیان نہین اگر نگارش
کی ریش خود درماندہ کی سی حالت نہ ہو جاتی تو تمہارے اڑتے رنگ پر لکھو تہ
جانیکی کیا نوبت آتی - ہرگز نہین اصلا نہین - اس مرضکی دارو - دوا و دعا ہے
یہان پہلے ہی سے مدعا مین بندگی بیچارگی ہے - رہا دیو کی ناک دیو کو چڑھانی
نکو بننے کی علاوہ دور بینی سے بعید ہے - مزید بش ناتوان بین و کوتاہ اندیشو سے
تشویش مزید ہے - بحمد اللہ فتح خان مجذوب کا تم سے کہنا (مصیبت ہمنے لے لی
تم بیفکر رہو) فتح نواز سے شادیانے بجوانیکے لائق ہے - پھر یہ کیون تمہین تردد
لاحق ہے - بالفرض بمقتضائے بشری کچھ تفکر ہو تو حسینی باشہ صاحب منجم کے کہنے کے
مطابق مقام مجوزہ مین مقیم ہو کر چلے کھچواؤ - چھلے بند ہواؤ - ردبات دلاؤ
میری نسبت جو تمہارا تصور ہے وہ تو محض خیال و حسن ظن ہے ورنہ عارف بنجود عارف
قدغن ہے تمہارے چل چلاؤ مین - مین بے ساختہ کہہ اٹھا تھا کہ اس سفر در وطن کا
کوچ بلا تعین ہے ؎ لاگ بری لگاؤ برا ہے چین گیا آرام گیا ٭ دلکا جانا ٹھہر گیا ہے
صبح گیا یا شام گیا - آپکے حسب درخواست منجم صاحب مستور کو معذرت نامہ کھینچا
متعذر ہے - اسلئے کہ انکی طلب بجذب خواہش وقت طلب ہے ورنہ بلحاظ رداشت تمہاری
انہین بلوا لیتا - ملخص بیان یہ کہ ازروئے درایت آپ اگر بروایت منجمان کار بند ہین تو

وہ کام کرو جو شرط عقل ہے یعنے پانچ سات منجم انتخابی مین سے منتخب کر کے اُنسے دور قائم
دور مریخ کے سات برس کے احکام روزانہ لکھوانے جائین۔ بارے حیف ہے کہ نجوم شناسون
مین ایک بھی ایسا انجم شناس نہین ہے جسکے تعین و معین کے موجب ساعت و روز
و ماہ مین بلاتفاوت خیر و شر ظہور مین آئے۔ چنانچہ گذشتہ حوادث اسکے شاہد
باستانی تجربہ مشہور ہے۔ لہذا میری دانست مین ان انجانون پر سمجھدار کا بھروسہ
کرنا دانستہ بے سمجھی ہے۔ لاشے پر شے کا گمان کرنا ذی بصیرتون کے نزدیک
نری بے بصری ہے۔

جناب وزارت مآب سر نواب وقار الامرا مدار المہام سرکار عالی کے نام

نیاز نامہ

حضرت کاش ہوم مین یہ تفضلات مربیانہ بندہ زادے سے مکرر و سکرر بموجب
غیر حاضری جان نثار استفسار فرمانا کیا ہوا بمقدار کا واسطہ افتخار رہوا۔ الحق
شکریہ کے لئے ملتہ کہان ہے جو خاکسار الفاظ شایان شکر زبان پر لائے سیاوجہ موجب
عدم حضوری لسان قلم تک آ گئے۔ تاہم مرزا رزاق علیبیگ صاحب بہادر ایڈیکانگ
سے کہدیا تھا کہ حسب روز ملازم کو سواری خود بدولت باشوکت و شان۔ صاحب
عالیشان کے یہان باد بہاری کی روش جارہی تھی۔ باڈی گارڈ گرد کے مانند
پیچھے رہگیا تھا تیسرے بندے کی بگی صرصر کیطرح جو گذر رہی تہی۔ اوسکو بگولہ محرومی سمجھ

ایسے گھیرے ہوئے تھا۔ جس سے بندہ سرتا سر محو بے بصری ہو گیا تھا۔ لہذا بلحاظ ندامت اس پابہ گل کا سر شرمساری سے اُٹھ سکتا نہ خفت نقش پا کے مثال مٹ سکتی نہ ہمت جرأت کرکے قدم سمت دارالامارۃ بڑھا سکتی ہے تاکہ آنکہ خدام عالیمقام براہ نوازش عفو قصور نہ فرمائین۔

بنام منشی شیخ رحمت علی عملدار عرف قاضی صاحب

تم جاگیر مین جو جاگیر ہوئے رعایا بیدلی سے دلگیر۔ زمیندار گوشہ گیر ہوئے بیٹھے واہ عامل کیا ٹھیرے آقا تک کو معمول ٹھیرائے۔ تمسے توقع تحصیل سرکاری تو لا حاصل ہوئی۔ بلکہ تمھارا وجود فی حد ذاتہ بر آخو دمر ہٹو نکا سا محصل ہوا۔ وہ مثل پورے ہوئے۔ پانچون گھی مین۔ سر کڑاہی مین۔ تم نے نیشکر کے محاصل کو جڑ پیڑ سے ایسا اوڑا لیا۔ جیسے جوا باز نے بازی بدکر گنے کی پور۔ اوڑا دیا۔ آپ میرے بانکو شربت نبات جانکے نہ پی جائیے۔ سم کے گھونٹ جانئے۔ ظہیر ہوکے حکیم جی کو زہر نہ کھلوائیے۔ ذرا سونچو تو جانوران چکاری کے ہراجی رقم کا بھولے چوکے بھی مندرج حساب نہ ہونا سزا وار محاسبہ ہے کہ تمہارے کھاتے مین ملا حساب ہے۔ قس ہذا بہتیرے ابواب ہین جنکو تمنے مدجمع سے بگالی کرکے خارج کردیا ہے عامل جی یہ بھول بھلیان تا بکے طشت از بام مین عاملانہ کارسازی بمنزلہ تدبیر ہے عمل کا نامۂ اعمال مین مندرج ہونا امر تقدیری ہے۔ کہئیے تو یہ ماجرا کیا ہے

فضول بہانہ اُلٹی گنگا بہانا ہے۔ مانا تم بڑے چالئے ہو مگر ایسی چالون سے کہین
کاغذکی ناؤ چلتی ہے۔ بالیقین چالیاپن نہ چلیگا۔ چلتے چالا نے آخر خنجر بر خنجر چلیگا
وجہ کیا۔ اب معاملہ نچوڑ پر آگیا ہے۔ گو آپ مفت کے قاضی تھے پر دیکھئے قاضی الحاجات
کے آگے گورکھ دھندے کی جوابدہی مین کیسی گت بنی۔ گو بندہ کہتا تھا قاضی جی کیا ہین
کشن جی کے روپ مین جنگل مین منگل مناتے۔ خیالی راجمین براجتے ہین۔ اندرونی
حالات ناگفتہ بہ اخراجات سب بے اندازہ۔ اندازۂ عقل سے باہر ہین۔ ہمانا ماہوار
قلیل مین مصارف کثیر دال دفاین کا اخراج یا دلیل استدراج ہین۔ ہرچند قاضی کو
نوشس قاضی لازم ہے۔ بارے ملازم کو لازم ہے پس تنبہ کے بھی تنبہ نہ ہوگے کردار
لایعنی سے باز نہ آوگے۔ تو بس حکماً مستحق حکم بازیسی سمجھے جاؤگے جس کا افسوس
تمھین تا دم واپسین رہیگا۔

بنام برادرم جناب محمد عظیم الدینخان صاحب بہادر تعلقدار

گو با دل کیطرح بھرا ہوا ہون۔ مگر ابر تصویر کے مانند برستا نہین۔ پُر دلی سے ازل
آگ کیون نہ برسائین۔ پر مین ہون کہ برس پڑتا نہین۔ اہل سابقہ چاہین بجلیان گرائین
بارے مین صاعقہ ہو کر گرتا نہین۔ لاگ سے لوگ لوکے لگاتے ہین۔ مین سرو حرمان
کی روش جلتا ہون۔ برافروختہ ہوکر جلاتا نہین۔ شعلہ رو کے ہاتھون داغ دل بیضا
ہوتا ہے۔ و غیلو نگاد ہیہ لگانا آتش افروز کا جگر جلانا اہل دل کا سودا ہوتا ہے۔ پہلی تو

یہ ہیچمیرز ہے کس شمار مین۔ تسپرا نکے لینے مین نہ دینے مین۔ تاہم اشرار سے شررآسا دمی فرصت ندادند؛ کہ آغازِ مرا انجام کردند؛ الحق لسانون کے بیان و زبانسے کون بچا جو بیچ مین بچتا گرفتاران نکبت کے باندونسے کو چھوٹا جو مین چھوٹتا۔ طوفان نوح علیہ السلام اہل ایمان کے لئے باعث سلامت و رحمت ہوا ہے۔ اہل طغیان کا طوفان اصحاب عرفان کیواسطے واسطۂ مغفرت و رحمت ہو رہا ہے۔ قصہ کوتاہ ہرگاہ بندۂ درگاہ نے بالوجہ ان زبان درازونسے رنجش نہ کی تو جناب عالی نے بلا وجہ اظہار رنج کیون کیا۔ جانے بھی دیجئے۔ خود رفتہ کی رفتار سے درگذریئے۔ زباب۔ زبب بابا چھوڑا ہے نہ خانہ یہ غلامان چھوڑیگا۔ ذبح ہونے تک قرار نہ پکڑے گا۔ جب فتنہ کی پوٹ کی چنگا بوٹی نے ملنے کی التجا کی تو میں نے جواب دیا کہ جس کا پدر ہم سے ناکام ہے اسکے نا فرجام پسر کا ہمارے یہان کیا کام ہے مسل متعلقہ مرسل ہے بعد ملاحظہ ارسال فرمائیے گا۔

ایضاً

مصرع تقصیر معاف عرض ہے عالی جناب مین ؛ بشرطیکہ بلا شرط مدعا پذیرا ہو۔ ضلع بلدہ کو رونق افروزی حضرت جو ایک قرن مین ہوئی۔ اقربا کے لئے سعادت قران السعدین ہوئی۔ بارے ہیہات یہ نارسا بہ نارسائی طالع با این قربت و قرابت مشرف پابوسی ہوا نہ دولت ملازمت میسر ہوئی۔ واحسرتا دیدار کے لئے آنکھین ترس گئین روح روان قالب بیجان مین تڑپ رہی ہین۔ جب آپکی تشریف فرمائی ہوگی تب تن بیجان مین

جان آئیگی۔ خدا نا کردہ اگر جناب عالی کا یہ تصور ہے تو میری تقدیم میں تاخیر کیوں ہے
کیا عرض کروں کہ کیا ہی برسوں ہوئے میں آپ سے باہر ہوں۔ پر گھر سے باہر ہو نہیں سکتا
ہوں۔ نقش قدم کیطرح اُٹھ سکتا نہ پائے چوبین کے مانند چل سکتا ہوں۔ شاید آپکا
خیال ہو کہ میں ہوں۔ ہے ہے میں نہیں ہوں۔ نیستے ہست نما کالبد ہوں
سنتا ہوں مگر کہہ نہیں سکتا۔ دیکھتا ہوں پر دکھا نہیں۔ اس قیل و قال کے بعد
بھی اگر آپنے مجھے نہ دیکھا تو بس مینے دنیا و ما فیہا کو بعینہٖ عالم مثال دیکھا۔ لہذا
دل کو تھام طبیعت کو روک کے مصرع آنکھوں کو بند کرتا ہوں دیدار کے لئے۔

ایضاً

اولاً تو آپ عہد سے پہلے ایفا کیا کرتے تھے۔ اب وعدہ فرماکے بھی وفا نہیں فرماتی
آپنے بیقرار دل سے قرار جو دوشنبہ کے ایک بجے آنے کو فرمایا۔ خدام نے وقت سے
دسترخوان بچھا کے دیدے فرش راہ کئے مشتاق چشم براہ ہوئے۔ جب حضور تشریف
فرمائے منظر نہ ہوئی۔ اشکال اشغال پیش نظر ہوئیں تو تحیر سے مردمک دیدہ کو
سکتہ ہوا۔ منتظر کا سینے سے دم کھچ کے آنکھوں میں آگیا۔ عطش معصوم وجوع عصوم
کے شور نے مجھے کھٹائی میں ڈال دیا۔ قوال کا راگ کھٹراگ ہوگیا۔ مطعومات سرد
ہونیکی تشویش سے رکابداروں کے وضو ٹھنڈے ہوگئے۔ مشوشی سے طباخوں کے
دم سرد ہو کر دہوئیں اوڑ گئے۔ آتش کی حرارت کا زائل ہونا تکلف حضرت

خلیل اللہ تھا۔ گرم اطعمہ کا سرد ہونا حضرت من واسطہ تکلیف عبداللہ ہے۔ فی الوقت
تین بجا چاہتے ہین۔ آدمی بھاگے جاتے دوڑے آتے ہین۔ کھتے ہین دربان کے
کان پر جون نہین رینگتی ہے۔ پردہ دار مارا ہوا پر بات اوڑا رکھی ہے۔ سواری
مبارک کہین گئی ہے۔ تقصیر معاف فی الوقت بندہ لاچار ہے چار وناچار ابرار کے
تلخ مزاجی وترش روئی کے لحاظ سے چند لقمے زہر مار کر رہا ہے۔

ایضاً

شعر نوشتم نامۂ برکاغذ زرد ٭ کہ ہجران حال ما را اینچنین کرد ٭ بیرخی سے
آپکی اس سر بہ گریبان کی طبیعت جو پست ہو گئی تھی ورود سرفراز نامے سے سربلند
ہوئی۔ کہتے ہین فلمہ دیکھنے کی محبت ہوتی ہے۔ برادری مین کیا اتنی بھی مروت
نہین ہوتی ہے۔ میرے سر کی قسم فرمائیے تو اپنے چھوٹے سے بڑے بھائی
آپکے قدم سمت ضلع کیسے بڑھے ہے۔ خاصتاً جبکہ ملنے کی امید بھی قطعی منقطع ہو۔ ہرگاہ
تشریف فرمائی بار اولی پس یک قرن ہوئی تو از روئے قرینہ بہ رونق افروزی
بار ثانی کی مدت لامحالہ دو قرن ہوسے چونکہ مصرع یہان دم کو ہے تشبیہ چراغ
سحری سے ٭ لہذا بندہ اپنے حساب فردا کو بھی زور فردا جانتا ہے۔ مختصر سی زندگی
مین طول عمل کا کسکو یارا ہے۔ سالہائے دراز تک میری ہستی نیست نما کا کیا بھروسہ
ہے۔ مایوس کی زیست کیونکر ہو گی۔ کب دولت پابوس میسر ہو گی۔ واحسرتا

اس کو زمانیکا سلوک سمجھون یا من آثار قیامت بوجھون جو بہائی کے ساتھہ یون سالک ہو
(اللہ معکم اینما کنتم) آپکے طوطی (یعنے بہبود علیخان کے لڑکی) کی طوطہ چشمی نے
بس طاہرا حواس کے پر کترکے ہوش اوڑا دیا - شیرخوار لڑکی کی انتقال واقعیٔ ابوین کو
لخت جگر کھلاتا - زندہ درگور آنسو پیکے رہ جاتا ہے - جلے دل پر - داغ جگر والدین
کو انگارون پر لٹاتا ہے - اس مقام کے راہی کی کچھ چلتی چلاتی نہین ہے - بندگی بیچارگی
ہے - اب اپنے تئین تھامیئے - سوختہ جگرونکے دل کو تھامئیے - بیدلی سے مضطرب
نہ ہوجئے - بیقرارون کو دلاسا دیجئے - ہماری طرف سے اداۓ تعزیت فرمائیے

ایضاً

سرفراز نامے نے سرفراز کیا - چھوٹے صاحبکے متعلقہ مثل کمیشن نے ہنوز مجلس مالگزاری
مین پیش نہین کی - تقاضائے طلب مقتضئ مصلحت نہ تھا فلہذا سکوت اولی تھا - غالباً
کمیشن خود ہی بھیجدیگی - چونکہ مقدمات بے بنیاد ہین اور گواہ پایۂ شہادت سے ساقط
بنائے علیہ مجلس پایہ گار اُنہین بریکر دیگی - بازگشت کے باب مین مرزا صاحب کا
تقاضی ہونا بجا ہے - آپکا توقف بمنزلہ سد الباب نہین کا ہے - میری پیشین گوئی
کی وجہ ان ہی وجوہ کی گویا تھی - شرعی شادی مین شادیانے بجوانیکی فکر بروقت کی
شہنائی تھی - اسلامی رسم مین ہنودی رسوم کی شنوائی نہ تھی - شب گشت کے انتظار مین
رتجگے مناتے مناتے دن گذر گئے - تقاضا رہ گیا - شاید خادم کی گفتگو مخدوم تک نہ پہنچی

پیشین

تب ہی تو کسیلے کا پیر جون نہ رنگی - بگو شنوا آخر انہین دقتوں کا سامنا ہوا جس کا

کھٹکا اول ہی سے تھا - عنایت نامے کے مضامین سے پتہ نہین چلتا کہ جناب

نے اسکی کیا راہ نکالی ہے - سُنا تھا آپنے انہین نواب مین ہمشیرہ صاحبہ

کے نام نامہ لکھا تھا - بہرکیف جو کرنا ہو جلد کیجئے - اسلئے کہ نواب سنے حسب ا

ڈاکٹر اپنے مستقر ضلع کو باشنا وغیرہم کا نشیمن ٹھہرایا ہی - یہ لوگ کبھی کے چلے گئے ہوتے

بارے ناتوانی مزاج کے باعث نہ جا سکے عنقریب جانیکو ہین بیٹے نوازش نامہ

موصوف موصوفہ کو کہلا یا - لکھنے لگین تبدیل آب و ہوا کے لحاظ سے ہم لاعلاج ہین

ورنہ بسر و چشم اس کار خیر کے انجام کو بدل و جان آغاز کرتے -

بنام مولوی حیدر علی صاحب منجم

کہتے ہین پورے جاہل یا کامل سے سابقہ پڑے - ادھورے سے پالا نہ پڑے

وہ تو ہارے مانتا ہی نہ جیتے - بہرکیف تحصیل لاحاصل یہ ہے کہ اکیس برس دَور -

در دَورا ندر دَور ستارگان کامل العمر کیواسطے معین ہے - کم حیات کے لئے حسب قواعد

استخراج مدت العمر کرکے حسبہ تعین مدت وسا و اختر دسا کا کرنا قرین صواب ہے - ورنہ

واقعات سے احکام کا واقعی تفاوت لاجواب ہے - اسمین کلام نہین لاکلام تولد

نامۂ قدیم کی تصدیق از رُوئے تاثیر جوگ و احکام راس و لگن - وستارگان مفرد

وغیرہ سے ہوتی ہے جسکی صداقت جیا مانی کے ساتھ ساتھ سانی غرور سمجھئے کہ خود داری

میرے اظہر ہی قسمِ ہذا شمایل وخصایل سے بھی اظہر ہے - میری دانست مین بلا مبالغہ
کہئیے کہ مع المبالغہ آپکے علم و ادراک بلیغ کے نظر کرتے حالیہ گذشتہ تقویم کی بلا نقص
بمصرف ہی - صرف تصرف کی حاجت ہی - وجہ کیا میرا خلجان بلحاظ تقویم نہین تاخیر و
تقدیم واقعات ہی جس کا باعث مینڈا و بربیان کر دیا ہی - جو بہ دن طول عمل ممکن العمل نہین ہے
اس تحقیق و تدقیق سے میری غرض فی نفسہ اتنی ہی ہے کہ اسکی تصحیح قواعد صحیح سے
ہو جائے نہ یہ کہ ہر دو عالم کا براجنے والا اس عالم کی سہ روزہ زندگی کی ملا مین
راج جوگ کا والہ ہو گیا ہے -

نواب میر محمود علیخانصاحب بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام

۵ حضرتِ ناصح گر آوین دیدہ و دل فرش راہ ٭ کوئی مجھکو یہ تو سمجھا وے کہ سمجھائینگے کیا
قاتل کے ہاتھون مرنے کا مزہ بسمل - جان کھونے کا لطف نیم بسمل جانتا ہی - بھلا آپ
کیا جانین کہ ولا کیا بلا ہے - دلبر کی وجہ سے دل بھر آتا ہی - زخم جگر بہرتا ہے -
پر طبیعت نہین بھرتی ہے - ہر چند وہ چالیا اس کوچے مین چلتا پھرتا نہین - پر پیچھے کیا
منحرف سے دل پھرتا نہین - اس مہ رو کی اوٹھتی جوانی نگاہون مین ایسی چڑھی ہوئی ہے
کہ پری شمس طلعت تک میری نظرون سے اوترتی ہوئی ہے - کہئیے اسکی سر چڑھی نا گونکو
سر چڑھاؤن کہ کالی بلاؤن کو سر سے ٹالون - خدا نے ایسے کافر کیش سے کام ڈالا ہے
جس سے ایمان ڈانوان ڈول ہے - نہین معلوم تلکے چاہِ زنخدان کی چاہ

مجھے کو مین جھنکائیگی - سبزخط کے قلم - قلم قدرت کے خط کش مین تب ہی تو سرنوشت
وخطِ تقدیرِ عالم اسی قلم کے خط کش ہین - گلنار کے لب ایسے گلگون گال ہوتے ہین
ایسے تل خال خال ہوتے ہین - لب لعل کے وصف مین زبان لال ہے - قد کا سرو قامت
پامال ہے - چشم بادامی کڑوے بادام ہین - شوقِ دیدار مین منتظر و انتظار تلخ کام ہین
وہ شراب پیتا ہے ہم خونابۂ جگر پیتے ہین - وہ کباب کھاتا ہی ہم طپش کھاتے ہین - جادو
نظر کا آنکھو مین بسنا بس ہے - بس یہی جی کی ہوس ہے - دھڑکا ہی کہین مردمِ دیدہ سے
گورے سینہ میستی نکر بیٹھین - اس مہ مہر کی پاپوش کے ستارے کیا ٹوٹتے ہین - انجم
کی آنکھو مین تارے ٹوٹتے ہین - مجھ جیسے خستہ خاطر کا دل ٹوٹنا وہ خاطر مین کب لاتا ہی
جنیوی ہاتھ زناردار کے ہاتھون باعثِ شادی مرگ ہوتا ہی - بھرسے کے ہاتھ مین گونگے
کی مٹھائی کا لطف آتا ہے - شہید خون بہا کر خون بہا کی امید مین کیا جان کھوتا ہے
جسکی کنار مین کوڑی نہو وہ خاک دیت دیتا ہے - سنگدل نے میرا پتھر کا کلیجہ سمجھا ہے
بے جگری سے چوٹین لگا رہا ہے - یہ نہ جانئے شیدا آنکھ لڑا کے آنکھین چرائے گا
سر لڑانیوالا بیدلی سے دل چرائے گا - میری طبیعت کی روانی کو تلوار کی روانی سے
کیا روکے گا - مخالف لاکھ دل کے چھالے توڑین مگر تلوار کا کھیت رقیب کسی کا پھل
لائے گا - ہیہات اس ستم کو دیکھئے ہر دو عالم باہم ہون تو ہون - تاہم وہ اور ہم
ہمدم ہوتے نہین نظر آتے - اللہ اللہ شکستہ خاطر سے نستعلیق کو کام فرمانا اظہار

کدورت بخط غبار کرنا آپ کا۔ بگڑے دل پر لطفِ خاص ہے۔ جو اپنے سے گذری اُسکی سرگذشت سے آپ بھی درگذر رہئے۔ پھر سے نہ دیکھیے پھر سے سُنیے ؎

اگر قصۂ سرو گویم بلند ٭ مرادِ دلم قصہ کوتاہ تو ئی ٭ ــــ

میر رضا علی صاحب استاد سرجناب نواب مختار الملک اولی کے نام

علی الصباح نہاری پہنچا آپ کا میرے لئے باعثِ دردسری ہوا۔ جسے دیکھو سر کھاتا ہے مجھے کھائے جاتا ہے۔ فرمائیے کسکے سر مارون۔ کس کا گلا پکڑون۔ یہ دست دراز لوگ رکابدار سے ہاتھا پائی کرکے میرا مغز چاٹ گئے۔ جی چاہتا ہے ان بے مغزونکا کاسۂ سر توڑ ڈالون۔ زبان درازونکی جیب گدی سے کھینچ لون۔ جبڑے چیر ڈالون طرفہ یہ کہ نادیدے۔ گاؤ دیدہ کا کھور کر کے اُلٹے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے گھورتے ہین۔ رہ رہ کے طبیعت چاہتی ہے ان شکم پرشامیون کو قیمہ کر کے رکھدون اسی جگری پر بد دلون کا قلیہ قورمہ کر دون۔ ناگوارِ خاطر نہ ہو تو باقی واقی بھیجئے تاکہ مصرع کاسۂ چشمِ حریصان پُر شود ٭ ــــ

نواب صف شکن جنگ کے نام

یہ تو کچھ نئی یا اچنبھے کی بات نہ تھی۔ جو بات آپنے سنی۔ اے ہر بات بات پر بکھرنا بن بن کے بگڑنا بھلا کوئی بات ہے۔ مینے تو اوس بات کا قصد کیا ہے کہ ہر کسی کو اِس تمنا کا متمنی ہونا چاہیئے۔ آپ بات کو بنات بنائیے کہ چبا چبا کے فرمائیے بہر کیف

شعر لذتِ قندِ مکرر ہے شبِ وصل مجھے ۔ پوچھنا آپکا تکرار سے کیا ہی کیا ہے

یاد ہوگا مینے اپنی سوانح عمری مین اس کا اشارہ کیا ہے اور آپ سے بھی کہا ہی کہ ملحاظ
واقعات حیدرآباد کو خیرباد کہتا ہون آخرالامر جس امر کے سننے سے ننگ و عار تھا
اسکو دیکھ چکا ۔ اب جاتا ہون ۔ شیرین اداؤنکے دست نخیر کھاری چھری سے نمک
حلالون کو کس حسن سے حلال کرتے ہین ۔ جس سے کور نمک مردار خوارون کو مزہ آتا ہی
انکی اداسے ادائی قضا ہی ۔ اہل دنیا کی غمخواریکا پھل ہجرت ٹہیرا ۔ دیکھا چاہیئے الم
دینداریکا کیا ثمر پھیلتا ہی ۔ بیت الصنم مین ہم زلف کے جنجال مین پھنسنے کے گنہگار
ٹہیرے تھے ۔ بیت المقدس کا کل غلمان کے سلجہانے ۔ طرہ حور کو الجہانیکی خطا مین
نہین معلوم کیسے قصوروار ٹہرتے ہین ۔ عذاب دوزخ تو بھگت چکے اب جتنے مصائب
جھیلتے ہین ۔ غنی طبیعت کو دنیا سے بہرحال استغنائی ہے ۔ مگس جبلت کیلئے
تار عنکبوت تک زنجیر طلائی ہے ۔ مصرع عنکبوتون کو مزہ خون مگس دیتا ہے ۔

نواب سرورالملک سکرٹری پیشی اعلیحضرت نظام کے نام

جبکہ آپ کا کرم زیادہ بخشش مجھپر ازبس ہے ۔ معذرت دیدنگاری مین عذر مقصری کیسے ہے
بس ہے ۔ حاملہ محبت نامہ تصویرکش کیسی دلکش ہی ۔ یہ مصورہ بہزاد نہین خود تصویر
وشن ہی سے کالی کالی زلفین ہین اور گوری گوری رنگت ہی ۔ پیاری پیاری باتین
ہین اور بھولی بھولی صورت ہے ۔ ہر چند خاکسار سر آپکا امتثال امر ہے بارے

تصویر کے کہینچنے کہنچانے مین سراسر متحیر ہے وجہ کیا اس پری پیکر کے نقشے نے مجھے نقشِ دیوار بنا دیا ہے کشش الفت اسکی۔ یو رپی ناز ہندی انداز اسکا کشان کشان لئے پھرتا ہی چونکہ عکاسہ کی آنکھون نے آپکا عکس لے لیا ہی جسکی وجہ سے میرا پردہ چشم آپ کی تصویر کا مرقعہ تصویرا دردل لاکٹ شبیہ پر تنویر کا بن چکا ہی۔ کافی ہے۔ اسلئے کہ آپ اور ہم ایک قلب دو قالب مین اسصورت مین شکراللہ فضلک کا کہنا بجا ہی

مہربان کے کہنے سے نامہربان کے نام

قاتل تیری سروقدی کی کسیس مین کیا کشش مقناطیس ہے۔ جو دل یون کہنچا جاتا ہے قاتل تیری زنار نہین جنیوی وارہی۔ بسمل کیلئے تعویذ کی ڈور۔ تلوار کا ڈورا ہی۔ ہمارے خونکا قشقہ آپ کو سرخرو نہ کرے گا۔ کلنگ کا ٹیکا ہو جائے گا۔ کالک کا تلک لگ جائیگا۔ مہ رو کی جہلک سی مقتل چاندنی کا کہیت ہی۔ تلوار کے کہیت مین ہم کہیت رہے ہین۔ گو چاندنی مارگئی ہے پر ہنوز چاندسی صورت پر مرجاتے مین یہ کس باغی نے شگوفہ دیا جو یون گلگون گال پہلائے بیٹھے ہو۔ سوہن جدی بگڑی کہڑی ہے۔ اجی پیپل کا پیڑ تو ہون نہین جو جہاڑتے ہو۔ پہونک ڈالتے ہو۔ مانا سروسہی آپکے قد کے مشابہ ہی سہی۔ بارے مجہسے ٹیڑہا کیون ہے۔ جانان تم تن کے کیا چلتے ہو میری جان تن سے نکل جاتی۔ میلہ۔ جہمیلہ ہوا جاتا ہے فی الحال دورافتادہ کی یہ افتاد ہی۔ طاق ابرو مین بصورت مردم دیدہ پڑا رہتا ہے

سایہ دیوار مین سورہ جن بیٹھا پڑہتا ہے - ہم تو تمہاری چوٹی کے چھٹیلے ہین
جھوٹ کہین تو خیال کالی ناگن ہو کر ڈسے - خانۂ زلف کے تصور مین اژدہے
کیطرح گھر کاٹے کہاتا ہی - جعد کا خیال مجھکو کیطرح نیش زن ہو رہا ہے -
او خانہ آباد - جیسے تم آنکھون مین بسے ہو دنیا خراب آباد نظر آتی ہے -
میری باتون سے کھسیاؤ نہین - مین نے نہین تم نے ہرگز نہین - پھر کسلئے دیکھتی کیا ہو -
کسمسائے کیون ہو - آپ لاکھ پاپڑ بیلین کہ چھاتی پر مونگ دلین - بندہ
بیدل نہ ہوگا - ٹکی جائے رہیگا - اور کی دال گلنے نہ دیگا - اوکان
ملاحت بیمزہ نہ ہو - دل پاش پاش پر نمک پاشی کرو تو مزہ آوے - تم
مے پیتے ہو - مین آنسو پیتا ہون - تم کباب کہاتے ہو - مین زخم کہاتا ہون
باتکا تبنگڑ بنانا - آنکھ لڑاکے ہوش اوڑانا آپکی تلنگ بازی ہے -
حلقون کی آتش افروزی پر دل جلون کو جلانا - آتشبازی ہے - تمہین
سب آتا ہی - مہر نہین آتی - پاس - پاس نہین آتا ہی - تمنے آسمانی دو شالہ
اسس ادا سے اوڑہا کہ فلک ستمگر کے ہوش اوڑ گئے اپنی نیلگون چادر
تک سنبہال نہ سکا - سرما مین گرمانے کا اگر شوق ہو - میری کھال کہینچو اپنے
پوستین بنائی - سموری نیم آستین نہ بنوائیے - جسنے شب تار مین آفتاب -
آفتاب مین تارے - چاند مین ستارے نہ دیکھا ہو - آپکی جبین پر گیسو رخسار

پرافشان دیکھلے - اور مہروش ہلال ابرو مہینون انتظار مین گذرے - کیا
اب بھی چاندسا مکھڑا نہ دکھاؤگے - رجب مین مصحفِ رخ نہ دکھلاؤگے -
جانمن جلد آؤ ورنہ ہم جان کی عمر کے دن تمام ہین -

بنام شمس العلما مولوی سید علی صاحب بی - اے سکرٹری تعمیرات عامہ غیرہ سرکار عالی

حباب آسا احباب جب ہم چشم سے چار چشم ہوتے ہین چشم مروت کا م کر ہی جاتی ہی
جو محوِ اخلاص آپکو شخص - اپنے تیئین عکس - اور انکے علی العکس جانتا ہی - اُسی ہمراٰئینہ
چشمداشت بہ ذی مودّت بالتمام ہوا ہی کرتی ہے - آپ جانتے ہین مین عوام
سے میل جول کا عادی ہون - نہ عام سفارش کی عادت رکھتا ہون اتفاقاً
اگر مخصوص سے مخصوصین کے لئے خاص طور پر کرتا ہون تو باین احتیاط کہ انکے بارِ خاطر
ہو نہ حدِّ اقتدار کے باہر مستمند کا انجاح کار - انکا ہارج کار نہ ہو - اس تفصیل کی
اجمال یہ ہے کہ مسٹر سلامت اللہ رحمہ اللہ فرزند دیوان راجہ نارائین ایک
مامور بہ عملداری سرپورتانڈور ہین - آب ہوا کے لحاظ سے دوآبہ کے ہندوا لیکو
یہانکا رہنا کالے پانی کا اثر رکھتا ہی لہذا بیچارے خوف کے مارے سہمگی طرح سہم
گئے ہین ڈھر کا ہی کہین بیٹھے بٹھائے اُٹھتی جوانی مین نخچیر اجل العجل نہ ہو جائین حسرت
بھری جان چلی جائے - ارمان رہ جائے - آپکا ڈپارٹمنٹ مہا جال ہی - اس جنجال سے کھینچکر کسی طرف
پھینکدینا کیا محال ہی - آپکو تو لائے پیغمبر کی قسم نامہ بر کے پہونچتے ہی مبتلا تو انکو

ساحل نجات پر پہونچا دیجئے تو یہ وابستہ محبت آپکا بند ہوا۔ اور معذور دائما محسن کے
دام احسان مین پہنسا رہیگا۔

نواب صف افگن جنگ کے نام

ہولی مناکے رنگ لاؤکہ رنگ رلیان مناؤ۔ بارے پھگوے بنکر لال با جگی ہلندی
نہ اوڑاؤ تمہین خدا نے سب کچھ دیا ایک عقل نہ دی۔ فطرت و نیچر کا بڑا فضل تہا۔ جو
تمہین فطرتا اس سے فارغ کیا۔ مصرع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش۔ ورنہ زندگی
کیا ہوتی وبال جان ہوتی۔ تم کسکو روتے اور کسپر جان کھوتے۔ کیا اپنی فکر کرتے
یا تفکر موجودات کرتے۔ آخرت کا بھرنا بھرتے یا دنیا کے صعوبات سہتے۔ خیر گذری
یہ تمھارے پالے نہ پڑی۔ ورنہ لالہ جی کی جان کے لالے پڑتے۔

ایضاً

آپکے سوال پر مین سایل ہوتا۔ اگر مسئول کو با حوصلہ پاتا۔ ذی حوصلوں سے دلی
حوصلے نکلتے ہین۔ تنگ چشموں سے کہین چشمداشت کہتی ہین۔ حرف طلب منہ سے
نکالا جائے جبکہ زبان خالی نجائے۔ بات رہ جائے مطلب نکل آئے۔ کہون کیا مُردار
خورونکے لئے مفت خوری کا چسکہ بدتہب چاٹ ہے۔ مفت کی خمر مفتی کو حلال
قاضی کو آب زلال ہے۔ شامت اعمال سے انسان حسن پیتا شیطان اظلم نہین بنتا ہے۔ رند
پیتا۔ ریاکاری سے رم کرتا دم دیکر دم نہین پیتا ہے مین شرع کے لحاظ سے بات تالتا ہون

اشرار سے نہین ٹلتا ہون - احتساب جب بکش آجائیگا - محتسب کے ہاتھ کردوا جائیگا - مجھے آپکی فلاح کی انوکھی صلاح سوجھی ہی - بشرطیکہ پسند اصلاح دیجئے - شہر اسکی شتاب لگائیے - اور آپ شتاب قدم کرکے تختی لگوائیے صلائے عام جا کر سرشار سر سے چلتے آئینگے - یا پشیمانی کر کے لیجائینگے صلہ مین مقاصد خاص خود بخود نکل آئینگے - آپ پر خرچ نذر و نیاز نہ پڑیگا - خراج نیاز مندانہ نذرانہ دیجائیگا - آپ نواب بنے رہیئے مطلوب نایاب بنا رہیگا -

منجانب خیر اندیش جنٹلمین کم اندیش کے نام

آپ صاحب بنین کہ مصاحب لاڈر - پر مارکوئیس سالسبری کا خطاب نگر و تمغہ لائیفکس ہی بصورت حربا رنگ بدلئے کہ ہولی کے پھگوے کیطرح رنگ لائی - یار کالے کا گورا بننے مین بڑا اشک ہی - مہربان نگ لا کے ہمرنگ ہو جیئے گا - بیرنگ ہو کر بدرنگ نہو جائیگا سیاہ و سفید زمانہ ناساز - یورپی انداز - انڈین مابہ الامتیاز کو نہ اٹھائیگا - قومی لباس کو ملبوس تارک الدنیا جانکر ترک کرنا - متروک الدنیا کر دیگا افلاس مین صرف کا سجدہ اسراف پہونچیا - شامت کیسی شقاوت جانیئے گا - توے کی رنگت پر کالا کوٹ سیاہ بختی سمجھیے سعادت نہ جانیئے گا - پیٹ ہاتھ مین نکمہ ندارد پر ٹکہ کف کا قمیص ناگزیر ہی - تمنائے کالر گریبان گیر - گلوبند گلوگیر - شوق نکٹائی دامنگیر ہی دامن چاک کوٹ کی حسرت مین گریبان چاک ہی اسراف اور کوٹ مین مسرف کو صرفہ کوٹ لا محالہ ہے - خرید کف پا مین کھوتا ہی - لانگ بوٹ کا اسراف گوارا ہی - بے زر یسی کیسہ پر رہی - ہاں اگر جیب گھڑی سے خالی نہ ہی گردش دور و دوار سے جنبش نکر سکتے ہون یا پھرتے پھرتے زمین

زمین کے گز سنگے ہون مگر فکر بیدستی جریب مین سوکھ کر کانٹا ہین۔ اس سوچ بچار کا کیا کہنا
جو آرل ڈفرن کے کہنے کو بھی نہ مانا۔ فرماتے ہین۔ ولایتی جوتے تمہین کاٹے کھائینگے
کوٹ کی آستینین۔ مار آستین بنجائینگی۔ یورپی معاشرت موجب عشرت نہین باعث
عسرت ہوگی۔ سخن شنوی بیخِ دولت۔ ناشنوی بیخِ ذلت ہوگی۔

نواب خورشید الملک کی نام تعزیت نامہ

حادثۂ جانکاہ و واقعۂ ہوش ربا جگر خراش ہی۔ جس سے دلِ دردمندان پرخروش و پاش پاش ہی۔ تاب و توان کیا دلِ ناچیز تاب کی چیز نہین۔ ملتمس ہزار ابرالتماس نہین تا صاحبزادی کا بیوقت مرحوم ہونا عجیب محرومی ہے۔ آپ کو کس منہ سے تعزیت دون۔ دون بھی تو کیا دون۔ یہ غم نہ بھولے سی بھولا جائیگا۔ نہ الم بہلائے سے بھولے جائیگا۔ ناصبوری ہکے عالم مین ہمدردونکی التجائی صبر سخت بیدردی ہے۔ پر کیجیے کیا مشیت ایزدی کا علاج کیا۔ خالق جن و انس فرماتا ہی (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۞ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ) صلے ہذا اوسکے حبیب نے بھی تعلیم فرمایا ہے۔ چونکہ امر ناگزیر مین بدون رضا گذیر نہین۔ لا علاج آپکے نیاز کیش کو بجز اس کہنے کے مفر نہین کہ خدا آپ کو صبر دے۔ صابر کرے۔

نواب میجر افسر جنگ کمانڈنگ افواج و آیڈیکانگ بندگانعالی کے نام

عنایت نامہ پہونچا۔ میری عرضی اور لیف کو بحضور اقدس اعلیحضرت آپکا گذرانا باعثِ مشکوری ہوا تسلیم شکریہ قبول ہو۔ آپنے سوانح عمری کی نسبت جو اشتیاق ظاہر فرمایا ہے۔ سنی سنائی پر نادیدہ تعریف کیا ہے۔ تمہین مہربانی ہے ورنہ ہیچمیرز کیا چیز ہے جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ یقین مانئے مطلب اسکے شیوع کا بس از بس نیست کہ میرے بعد بھی حیدرآبادی کہین کہ ہان کل کا کہا ہوا آج پورا ہو رہا ہے کارپردازنے آپکی خدمت مین ایک نسخہ بھیجا ہے نہ پہونچا ہو تو پہونچ جائیگا۔

کسیکے کہنے سے ایک جنگی رمال صاحب کے نام سوالنامہ

ہم پیشۂ رمالی رکھتے ہین نہ پیشہ ور کے پڑوس مین رہتے۔ گو دخل رکھتے ہین پر مداخلت نہین کرتے ہماری علمی غایت جاننا ہے کہ رمالان وقت از روے معلومات دخل در معقولات دیتے ہین یا محض پرانی لکیر کے فقیر ہین۔ ایسے کاوش بہتر ہوتا اگر اسی پر انکا حصر ہوتا۔ ایجد خوانون کے اردو رسالون نے ان ناسرین کو اور بھی خسران مین ڈالا۔ اور تو اور انہین اتنی بھی خبر نہین کہ کثرت دوائر کی علت غائی اور واضع کی غایت کیا ہے۔ دائرہ حضرت دانیال جسکو ام الدوائر کہتے ہین۔ مجھے تو اسمین شروع ہی سے قیل و قال ہے۔ اس لیے کہ شکل اول و چہاردہم کے سوا بہ تمامہ اشکال پر اشکال ہین۔ وجہ کیا شکلون کو

خانون سے نسبت نہ منسوبات سے مناسبت - نہ نقاطی مطابقت - نہ انظاری موافقت - نہ اشکالی قوت - بلکہ موجب مزاج و امزجہ - و سعادت و نحوست بکلی مخالفت ہے - رہا دائرہ مسکن جسے اصلاح دائرہ ابج کہتے ہین - اسکی کیفیت بھی ہمین منوال ہے - مثلاً قبض الداخل و نقی الخد جو صاحب خانہ دویم و سیزدہم ہین - ہم مزاج خانہ نہ ہونے کے علاوہ عنصر تک انکی بایکدیگر مخالف ہین - حالانکہ از روے کلیہ جو شکل بموجب اپنے مسکن کے رمل مین واقع ہو اسکو باعث تسکین کیسا مشرف بہ شرف جانتے ہین - ہرگاہ اشرفون کا یہ احوال ہے تو باقی رمال علام الغیوب ہی جانے کہ رمال و رمل کا کیا مآل ہے -

۲ یہ جو بنائے مزاج خانہ کہتے ہین - رمل کو نجوم سے تعلق نہین ہے - عناصر اربعہ سے متعلق ہے ادراک عقول عشرہ سے باہر ہے - نہین معلوم اس قول مین کیا معقولیت ہے - بالفرض اگر ایسا ہے تو سوا بارہ خانون کو زوایدات کہنا زاید ٹھہرا - سیر رمل مین خانہ دوازدہم کے بعد خانہ اولی سے آغاز کرنا - یزید لا یتزید کیون نہ ٹھہرایا - منسوبات بروج سے رمل کے بارہ خانے کیسے منسوب ہین جبکہ کچھ مناسبت ہی نہین رکھتے - اشکال رمل بظاہر جو مسمی بہ تسعہ سیارہ مین اسکی وجہ تسمیہ بتائیے - اوقات رمل مین طریقہ تحت الشعاع و کسوف و خسوف وغیرہ کسی کی توجیہ تقعید کیجئے -

فقط۔ استخراج احکام کیواسطے علماکے استنباط شدہ ہوئے قواعد و کلیات مین
بکلی تباین ہے جسکا عملی نتیجہ محض تباین ہے۔ حتی کہ تفہیم مدت و استفہام اسم مین
بھی تفرقہ ہے۔ اس رطب و یابس کی تفریق و سقم و اسقام کا رفع اگر ممکن العمل ہو
توبس آپکے وسیع تجربہ و مزید تحقیقات ہی سے ہے بنابر علیہ بغرض تحقیق و تحقیق مستند
ہون نہ باد عائے تدقیق و تفتیش۔ جب آپ رقیمہ کا جواب ترقیم کرینگے تب اسکے
ماتیعلق بہارا قسم رقم کرے گا۔

بنام نواب محمد عسکری خان بہادر تعلقدار

داخلی مستقر کے بعد روانہ کئے ہوئے مکاتیب تمہارے یکے بعد دیگرے پہونچکر
دل گرفتہ کے باعث انشراح ہوئے۔ بارے جائزہ خدمت جائز طور پر نہ ہونیسے
تمہارا منشرح نہ ہونا کیا ہوا منشر کا موجب انتشار رہوا۔ مصروفیت کے نظر کرتے اس شرح
مطول کا یون اختصار ہوا تم جزویات کے بالکلیہ پابند نہ رہو۔ عمل خیر و اعمال حسنہ
کے چوبند ہو کر کھلے بندر ہو۔ دست بلند کوتاہ اندیشون کا بند ہوا ہے۔ نہ انکے
باندون پر بند۔ مہر کے بہروسے بدر کا مہر نہ دینا ہوگا ختم اللہ علی قلوبھم و علی ابصارھم
یدِ قدرت بندشون کے بند ڈہیلے کردیگا۔ وقت کو ابن الوقت دیکھتا ابو الوقت
نہین دیکھتا۔ تم خدا کے فضل پر اتکا تفضل پر تکیہ کرکے مسند حکومت پر ڈٹے رہو
صدارتی سے بیشتر مشائخ صاحب نے کہدیا تہا۔ تردد راہ بیکار۔ وقت درکار

بہ توقف و تکرار خبر بانٹنے کا سبب یہی تھا - خاتم النبیین کی قسم میرے منھ پر مہر لگی
ہوئی ہے گویائی گونگو کے خدشے سے ساکت - سکوت میں اندیشہ سکنہ ہے - الحق محل
تمہارا - تمہارا ہی کاروبار رہے - جب راستے کا پتھر باعث سکندری ہوتا ہے تو کہیں
سدِ سکندر سدِ راہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا ہے - تمہاری خوش خیالی و نیک خصالی کہے دیتی ہے
کہ بسلسلۂ لست مدارج علیا پر فائز ہوں - میں کہتا ہوں اپنے وقت میں تمہیں رتبہ اعلیٰ
پر دیکھوں نہیں معلوم مشیت میں کیا ہے جو ازین سو ماندہ و ازآن سو راندہ کی
نہ چلکے مدعا اِس روش پر چلا جاتا ہے تو بس (اللہ معکم اینما کنتم) کہکے چلا جائے
تکتیب نظم و نسقِ سالانہ کے موقع پر پہنچ جانا تمہاری رسائی بخت کی دلیل ہے -
نقدِ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو - بطمی کو پیٹ سے پاؤں نہ نکالنے دو
ورنہ موقع دست و پا پھیلا دیگا

بنام نواب خورشید الملک

متحیر - بحالت کس مپرسی پرسانِ حال کا مشاہدہ ہر آئینہ چاہتا ہے منتظرِ احوال پرسی نامہ کا
نہ فقط معائنہ چاہتا ہے - جبتک آئینۂ رخسار کا مبیر نظارہ تھا - ڈاڑھی کو ڈاڑھ
تک رکھکر ایک قلم ترشواتا تھا - بہ ملاحظۂ سبز خطان روزانہ خط بنواتا
بلحاظ ماہ لقا ہر روز غسل - ملبوس تبدیل کرتا تھا - اب جو مشتری نگاہ سے گر دیکھے احوال
مایوس بحرِ یاس میں ڈوب کر بیان مردمکِ دیدہ مردم آبی بنگیا ہے - تبدیل لباس کے بدلے

تجدد امثال کیا چاہتا ہے جن گلگون گال و مشکین خال کی وجہ سے عطریات
و بخور انکا استعمال ہوتا تھا بلا موجب وہ گل گال پہلاے۔ زخم جگر مسکین پر
جو مرچ چھڑکا ئے ہین تو مجمر مین بخور کیسے جلے۔ آتشکدۂ دل سے بخار نکلتا ہے
غنچہ دہنون کی دل تنگی سے زہر۔ زہر ہوگیا ہے۔ اب نہ مہرو کی چاہ ہے نہ
طبیعت کو گیسون والیکی چاہت۔ نہ مزاج زلف پر مایل نہ دل چوٹی کا چوٹیلا ہے
بس یا ین وجہ چار ابرو کا صفایا ہے۔ باقی رہا ایک غسال دوسرا غسل کا تنبرا ہے
ابلیس علیہ اللعن کا دادا کی سمت رخ نہ کرنا۔ سجدہ سے ننگ کرنا۔ منھ پھیر لینا
پوتے کے روبرو بے ننگی سہی شرم نہ کرنا۔ پشت پھیر دینا نیرنگی زمانہ ہے
وہان خدا کی خواہش سے خودی و سرتابی۔ یہان بلا خواہش سری ٹیک بیخودی
و بیتابی۔ للعجب عجوبہ ہے۔ گو نارہی اس کا عادی ہے۔ یہ زاہد ہوائی کا ہے
عیاشی۔ پر خاکسار کا یہ محال عادی ہے۔ آپ جانئے جسے غسل سے بیزاری ہو
اسپر غسل بلائی ناگہانی ہو کہ نہو۔ اے جناب وہ جو اپنی ہستی سے ہاتھ دہو بیٹھا ہو
اس سے نیستی مین کیسے نہانا دہونا ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔

بنام نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ رئیسہ ارکاٹ

مرسلہ تصویر لاکٹ مین۔ تصور آپکا دل مین۔ صورت پر تنویر آنکھو نمین ہے ؎
ہر جی مین آفتاب پرستو نسے پوچھئے   تصویر کس کی ہر ورق آفتاب مین ؛

ہین شکل تصویر خاموش ہون - مردم چشم گویا ہین - یہ بشرہ بشر نہین - ناز و انداز کا کالبد - قالب نور مین ڈہلا ہے - قلب بلاگردان کہتا ہی - بلائین لیجئے - زر گل و دل بلبل کو صدقے اتارئیے صراحی دار گردن کے حسن گلوسوز پہ ثریا نثار ہے - تو ابروئے خمدار پر قوس قزح قربان - فتنۂ چشم فتان غارت گر ایمان ہے - پیکان مژگان دلنشین و دل نشان - آنکھونکی سیاہی و سرخی سے چشم فلک سفید ہے - گالونکی سرخی و سفیدی سے زردگل خورشید ہے تو گل چاندنی پژمردہ - رخسار کی آب و تاب سے بو کی طرح گل کا رنگ اڑا جاتا ہی - دیدۂ بینا بینی کو دیکھے تو مردم چشم کو یاسمن کی کلی سی کلی ہو خودبین اگر بینی کو دیکھے تو خودبینی چھوڑ دے - تبسم پر صبح خندان چاک گریبان تنگی دہن پر غنچہ چاک داماں ہے - نازک کلائی و دست حنائی - یہ قدرت کے بنائے ہین نازک کمری پہ مضمون کیسے باندہون - آہوے چشم کے دہیان مین میلا جیتا ہرن ہو جاتا ہے کاکل سے سنبل پشیمان ہے تو ژولیدہ دل پریشان - ؎ زلف بر من چہ ستمہا کہ نکرد چہ کنیم روئے تو امی بینیم ؎ ہرچند پوری تصویر سے نیم باز آنکھونکی ساری کیفیت ہویدا ہے بارے خاکسار نے آپکا اور اپنا جو فوٹو اوتارا ہے - ذرا انکھیون سے اسکو بھی ملاحظہ ہو - آپکی نگاہ مین فتنہ - ہمارا آنکھونمین ہے - مفتونکی نظر مین حسرت اور دم آنکھون پر ہے

نواب آصف نواز الملک معتمد صرفخاص کے نام

جیسے سنی سنائی پر بے جانے بوجھے سفارش کر بیٹھنا علی العموم خاصہ عام و خاص ہے

ویسا ہی بلا دیکھے بھالے ار آیہ - بواقعیت واقعہ وشفاعت فی الواقعہ مستشفع
کا بالتمام خواص سے ہے چونکہ مابہ الامتیاز انکا نا ممکن تھا لہذا میرے لئے ترک ہی
اس کا اولی تھا - بارے اہل تعرف و معرفت یہ جانتے مین نہ وہ جانتے بس اتنا
جانتے مین کہ رشتہ کچے دھاگے کی گانٹھ نہین ابریشم کی گرہ ہے - الجھے طبع کا
کیا ذکر بیہات سمجھہ دار تک نہین سمجھتا - سلجھائے سے اولجھتا ہے - سید برہان الدین
شاہ صاحب قادری نبیرۂ حضرت شاہ علیلی علیہ الرحمۃ چھتیس [۳۶] برس کے رفیق مین
میرے ترک العادت نہ کرنے پر تارک الرفاقت ہونے کو بالتحقیق ہین - چونکہ
شاہ صاحب شرافت نسبانی کے سوا شرافت نفسانی بھی رکھتے ہین - بنا برعلیہ انکی
بیان کو مینے حقایق - مقدمہ کو حق - لڑکے کو مستحق جانکر معہ متعلقہ عرضی آپکی خدمت مین
بایں چشمداشت بھیجا ہے کہ آپ حسبۃً للہ اس یتیم طرفین پہ نظر طرفداری ڈالئے کیونکہ
بدمعاملون سے یہ معاملہ نچوڑ کے حد کو پہونچ گیا ہے - ان کا خال تلی تک کا خون
یون نچوڑ لیا جیسے تیلی تل سے تیل نکال لیتا ہے - انکے نے بے زر کے کیسے سے
فلس ایسا نکال لیا - جیسے کوئی فلس ماہی مچھلی سے نکال لیتا ہے - مردار خوار
بلا اندیشۂ مآل مال ہضم کرکے ڈکار نہین لیتا - اور نہین روئی مذکیر ہو کون مارتا
مدرسے جانے نہین دیتا ہے - اسلئے کہ بھولے سے بھی اگر مصدر آر وغیدن اس کی
زبان پر آئیگا - جسکا امتلائے شکم کا پڑ کے پیٹ سے پاون نکالے گا - منہ پھٹ سا ال

ہوکر کوتاہ اندیشی سے زبان درازی کرے گا۔ بے علم رہے گا تو پیش آنے والی کو خط پشیمانی جانکر نوحہ خوان نہ ہوگا۔ چونکہ ید قدرت نے آپکے ہاتھ مین علمی قوت دی ہے آپ کا محکمہ محاکمہ کرکے پسر کے عُسر کو تبدل بہ یسر کرسکتا ہے۔ ملخص سخن یہ کہ اس مبتلائے رنج و محن کی تنخواہ منصب وغیرہ کا ایسا انتظام کیجیے کہ نظام عالم مین آپ کا نام بلند ہو۔ سرانجام انکا سرانجام ارجمند ہو۔

بنام مخدوم زادہ حضرت شیخ فریدالدین صاحب چشتی عرف فرید میان صاحب دام برکاتہٗ

آداب التماس کرنیکے سوا کیا گذارش کرون **مصرع** ہم تو اِس جینے کے ہاتھون مر چلے
چونکہ آپنے ہمارے لئے اسحالت کو گوارا فرمایا ہی لہذا الحمد للہ علی کل حال فی کل حین عرض کرتا ہون آیندہ کا حال مولےٰ جانے۔ بارے گذشتہ احوال کی نسبت حالیہ حال بندہ و پادشاہ وغیرہم کا پر ملال ہے آپ بد دعا و دعا باہم فرمائین تاکہ میرے لئے نجات اور انکی باعث حیات ہو۔ جواب الجواب جو خط گذرانا تھا کیا وسکے جواب صادر نہ ہونے کو ہی جواب سمجھون بے ادبی معاف جیسا نیاز نامہ نہ بھیجنا صواب تھا ویسا ہی بھیجنا عذاب ہوگیا ہے۔ باین نظر کہ الانتظار اشد الموت ہونیکے ماورا خط مخالف کے ہاتھ چڑھ جانیکی نگرانی شدید الممات ہے۔ فرمائیے تو صاحبزادے کی نسبت وصلت کا آخر کار کارآمد ہوا کہ نہین زیادہ ادب۔

ایضاً

پُر فکرون کے افکار آپکی فکرِ برجستہ کے وابستہ ہین کہ مجھ جیسے دل شکستہ کے ٹوٹے پھوٹے فقرے فقرہ بازون کے باعث دل بستگی۔ یہ انجان کیا جانے کہ مخدوم نے خادم کو کیا کہا اور بندہ مولیٰ سے کیا بولا۔ تاہم چال بازجبا کی اندازِ قال سے پا جاتا ہے کہ محض ٹال ہے کیونکہ یہ کلام لاکلام ابتدا سے اسی مبتدا کی خبر دیتا ہی جو میرے جملۂ معترضہ سے پیدا ہی عالیجناب کے آستانے پر سر بہ نیاز ہونیکے سر کو بے سرو پا سمجھ نہین سکتے۔ لھذا اسلسلۂ سخن کو قطع نہ فرمائیے ورنہ انہین قصر امل سے کوتاہی عمل کا حیلہ ملجائیگا یہ ہاتہ پر ہاتہ دہرے رہ جاوینگے اور ہمدستی کا موقع دست بدست نکل جائیگا۔ زیادہ ادب۔

بنام شاہ پور صاحب تعلقدار

آپکا خط میرے لئے بہارسی کچہہ کم فرح بخش نہین ہے۔ چہ جائیکہ ملاقات مین تو اسکو جشن نوروز جانتا ہون۔ جو شخص نقشِ قدم کیطرح اپنی جائے سے اُٹھ نہین سکتا پامالِ قدوم احبّا رہتا ہی اوسکی فرصت کا کیا ذکر وہ توشبانہ روز بسرِ راہِ انتظار رہگذر جاہی رہتا ہے آپ تکلیف نہ کیجئے بیخودی سے مین خود آجاؤنگا۔ مجھے خود آپسے نہ ملنے کا تاسف ہی۔ بہلا میرا بے چین دل مجھکو کب چین لینے دیتا ہی پر کیا کیجئے جورُدی بیمار ہے بچّہ بگّی کو کہیچ نہین سکتا ہی اس کشمکش سے متوقف ہون۔ انشاءاللہ

وقت ہواخوری ہواخواہی سے نہ گذر جاؤنگا۔

بنام احمد علیخان مہتمم زین خانہ حضور پُرنور

اجی صاحب تم کیا غائب ہوئے کہ ہم غائب غلہ ہوگئے۔ یعنے اِس نارسا کی رسائی کا واسطہ جو خواجہ صاحب تک کا تھا وہ تو بلا واسطہ رہگیا سہ وا ماندن ما رحمت پائے دگران است ٭ اے آبلہ ما نیز بجائے نرسیدیم ٭ ہماری دوری تمھاری حضوری کا غالباً وسیلہ ہوئی ہی ہوگی وجہہ کیا تمہارا مقر انکے مستقر سے اتصال رکھتا ہے کہئیے تو بھلائی سے نہ سہی بُرائی سے ہی سہی بارے کچھ ہمارا بھی ذکر بسبیل تذکرہ آیا تھا۔ گو ہم اپنے کو بھولے ہوئے ہین مگر انکا مذکور فرا یاد ہے بھلا بھولے سے بھی وہ ہمین کبھی یاد کرتے ہین۔ ای ہے ہم تو کام کی بات بھول ہی گئے تھے بھلی کہ یاد آگئی۔ ہماری برکات کو آپ جانتے ہی ہو گیا یاد کیجیے۔ لانا تو ہا نہ۔ لیجیے ہم تمہین باتون باتون مین پھیر بنائے دیتے ہین اگر منظور ہو تو خواجہ صاحب کو بعد نیاز و سلام میرا پیام پھونچا دیجیے۔

بنام منشی فیاض الدین عامل جاگیرات

آپکا خط مع ہدیہ بھینس پھونچکر سرور الوقت کیا۔ بھئے دُودو دن نہاؤ۔ پوتون پھلو مثل ہے (غم نداری بُز بخر) چہ جائیکہ بھینس۔ سوا اسکے میرا سن دُودھ پینے کا ہے نہ حلوہ کھانیکے دن ہین۔ زبدۂ مطلب یون ہے یہان گائے کے حلیب کا صرف

ہونیکی وجہ سے یہ بلا مصرف تھی لہذا نواب کو دیدی تمہارے سفارشی خط کے چاہئے
نے مجھے بیحد متحیر کیا وجہ کیا برادرم نواب محمد عظیم الدین خان صاحب بہادر اگر بالفرض
تمہین شیخ پٹیپری نہ سمجھین تو کیا شیخ نجدی بھی نہ سمجھین گے۔ بر ایہمہ ضرورت ہو تو یہی
خط گذران دینا پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین کر دیگا۔

بنام نواب محی الدین علی خان تعلقدار

مین اللہ جل جلشانہ سے ملتجی ہون کہ تمہین دائماً صحت جسمانی و سلامت نفسانی باترقی
جاودانی نصیب ہو۔ دو ہفتے سے میرا مزاج جادۂ اعتدال سے متجاوز تھا اب ایک
گونہ معتدل ہے لہذا تمہارے کتبہ کے جواب کا کاتب ہون میرا جانا جیسا باکار تھا
ویسا آنا بیکار ہوا اسلئے کہ تم نہ آئے۔ افسوس وقت جاتا رہا اور تاسف رہ گیا
حالت موجودہ ایسی بیکار ہے نہ کار آمدِ دنیا۔ سنے مفید عقبی ہے۔ ہیہات نہ پائے رفتن
نہ یارائے ماندن۔ البتہ اس دورہ مین تعلقات کا بلا تعلقی دورہ تمہارا سرکار کے لئے اکسیر
رعایا کے واسطے کیمیا ہے۔ عادتیسے تزاد اوقات سے زیاد عہدہ دار کا
ما تعلق یہا مین وفد رہنا لاریب مستعدی کی حجت۔ بلا ریب جفاکشی کی بے حجت دلیل ہے
تیسرسالانہ امتحان کے درجۂ اولی مین پاس ہونیکا پاس رکھنا یقیناً بالاولی بلکہ بدارج
علیا کا سارٹیفکیٹ ہوگا۔

خان بہادر محمد صدیق صاحب انجنیر کے فرزند کی تعزیت مین

حاضر و غائب مین مخلص مخلصین کو خوش دیکھہ کے خوش ۔ مسروری سنکے پر مسرت
ہوتے ہین جب نادیدنی و ناشنیدنی دیکھتے سنتے ہین چشم و گوش وبال ہوجاتے ہین
مولویصاحب کی ہوش ربا اطلاع سے میرے حواس خمسہ گئے ۔ مین حیرت مین آگیا ۔
ہائے اس گلعذار کی پیاری صورت بوتہ سا قد نگاہون مین پہر رہا ہے تعزیت نامہ
لکھون کیسے ۔ نرگسین چشم کے خیال مین قلم نرگس کا قلم ہوا جاتا ہے وا حسرتا جس غنچہ
امید سے بہتیری توقعات وابستہ تہین وہ والدین کی دلبستگی کا پاس نہ کرکے دل
شکستگی سے بے بسی مین چل بسا ۔ چارچمن عالم سے وہ نونہال کیا گذر گیا چاہنے
والونکو پائمال کر گیا ۔ اوس شگوفہ گلشن جان کی روح خار سے الجہکے گل ضوان
تو ہوگئی پر چاہنے والونکی آنکھونمین کھٹک ۔ دلمین خلش تا مرگ رہ گئی ۔ نور العین کا
دیکھتے دکھاتے طرفۃ العین مین نظرونسے اوجہل ہوجانا پس ماندونکی رہ گذر مین
کانٹے بچہا جاتا ہے ۔ ہیہات پیر مین کانٹے کا لگنا اور تن سے جانکا نکل جانا
وا اثرونی بخت کا الٹا سانحہ ہے ۔ باغبان نیرنگی عجیب شگوفے کہلا کے خار کہلاتا ہے
جس سے ہر شخص آتش فراق مین آنسو پیکے رہ جاتا ہے ہر گاہ معصوم کے دہیان مین
میری جان لبون پر آتی کلیجہ منہہ کو آتا ہے تو آپ کو کس منہہ سے کہون کہ دل کو تہامئے
طبیعت کو سنبہالئے ۔ مگر کیجئے کیا قلب مانے کہ نہ مانے ۔ آنسو رکین کہ نہ رکین
بہر کیف صبر بلا اختیار اختیار فرمائیے تاکہ اللہ تعالے اس دکہہ کے بالعوض دوسرے

بچونکا سُکھ آپکو دکھائے ہمین سُنائے۔

بنام محمد اکرام الدینخان صاحب بہادر تعلقدار

جو شخص مکتوب کے نہ آنے پر بھی صابر ہو وہ کتاب کے آنے پر کیون شاکر نہ ہو۔ بارے وقت یہ تھی حرف دوئی تھا نہ نظر متغائر تھی تسپر دیکھنا یہ تھا کہ ایک روح دو قالب نے قلب اقبال و پیکر بیجان یعنے (تاریخ الخلفاء) مین جان کیونکر پھونکی ہے انکے رنگ کیسے آپکا ڈھنگ کیسا ہے۔ لھذا از اول تا آخر حرف بحرف دیکھکر شکریہ ہدیہ گذارش کرتا ہون۔ بارک اللہ مرحوم نے جس کام کو آغاز کیا تھا اسکو کامیابی سے انجام دینا آپ ہی کا کام تھا۔ اس اُلجھے واقعات کو اس سلاست سے سُلجھایا ہے کہ سلسلۂ بیان اپنا آپ ہی نظیر ہو گیا ہے۔ گویا سمندر کو کوزہ مین بھر دیا ہے حق تو یون ہے بس مسیح[ف] کے نظارہ مین مسیحائی کا جلوہ ہے (اگر پدر نتواند پسر تمام کند) کی مثل کو آپ نے سچ مچ کر دکھایا ہے۔

ف مسیح الدینخان انکو والد کا نام

نسیم بسمل کی فرمایش سے قاتل کے نام

مصرع ہم شہید اور رنگ تم لانے لگے :: خطا معاف یہ خونِ شہید ہے ضرور رنگ لائیگا۔ شفق بنکے گردونبر نہ رہ جائیگا۔ خون رُلائیگا۔ سرسون پھولتا سُنا ہوگا۔ دیکھ لیجئے آنکھون مین شفق پھولتا دکھلائیگا۔ خونِ عاشق دامنگیر ہے چھُٹنا خامی چھٹانا خام خیالی ہے۔ ؎ ہے بے ثبات وہ الفت جو رنگ لبت نہ ہو

جو چھوٹے دامنِ قاتل سے پہر لہو کیا ہی ؛ اوس چال لئے کے چلن کا کیا کہنا جو حال سے مارے ٹھوکر سے جِلائے ۔ کرشمون سے کسیکو رُلائے کسیکو ہنسائے ۔ تمہارے آئینہ طلعتی ۔ یوسف کو آئینہ دکھاتی ہے ۔ سکندر طالعون کو ششدر ہر آئینہ بناتی ہے یہ تمہاری ہی تو جلوہ ہین جو رسوئی کے ہاتھون سر بازار بک رہا ہون سوائی ہو کے بے سود سودا ہو رہا ہون ۔ او شیرین ادا تمہارے شکرین لب کی یاد مین گھل رہا ہون ۔ او ملیح تمہاری ترش روئی سے زندگانی تلخ ہے گو دم لبو نپر ہے پر ناکامی سے ہونٹ چبا کے رہ جاتا ہون ۔ زلال وصال کی تمنا زبانِ خار پر لٹاتی ہے ۔ تشنگی مُواصلت نے زبان پر کانٹے منھ مین چھالے لب پر تبخالے ڈالے ہین ۔ آپ کا چبا چبا کے باتین کرنا گو قندِ مکرر کو پہیکا کئے دیتا ہے ۔ مگر ستم یہ ہے کہ حرفِ مطلب دل سے زبان پر نہین آتا ۔ ہی ہے محبت برباد ہونے پر محنت خاک نہ اُڑائے تو کیا کرے ۔ کیون جی نہ جلے اور دل مین آگ نہ لگے ۔ دیکھتے دکھاتے امید ونپر جب پانی پہر جائے کیسی رونا نہ آئے ۔ دل خون ہو کے آنکھو نسے نہ بہجائے پانی مین آگ لگنا ۔ برسات مین گھر جلنا اسیکو کہتے ہین **شعر** ہم سینہ شد پُر آتش وہم دیدہ شد پُر آب ؛ در آب و آتش است درون و برون من ؛ آپکے خالی خولی گرمیان اور ہماری ٹھنڈی آہین بہی یادگارِ زمانہ ہین ۔ **مصرع** تم سلامت رہو قیامت تک ۔

مولوی خواجہ محمد جانصاحب تعلقدار کی نام

اخلاص نامہ نے جس کا ہر جملہ سچی محبت کا شاہد تھا۔ بالجملہ آنکھون کو نور دل کو سرور بخشا آپنے ہیچیرز کے سوانح عمری کے پولیٹکل سوانحات کو زائد الوصف معنون مین کیا دُہرایا ہے درحقیقت اپنے اوصاف جتلایا ہی ورنہ مجھ جیسے لاشے کی زندگی ناچیز کیا جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ حق پسندی آپ ہی کیلئے ہی کئے ناتوان بین نے تو تالیف کو لاف۔ تصویر کی ثبت پر داغ وجاہت۔ نسب نامہ پر اظہار انانیت۔ بیان واقعات پر تعلّی کی علت مشتبین کوئی کو کم اندیشی مین جدت تصور کیا ہے۔ آپنے بچونکی حالت دریافت کی ارسے صاحب ہندوستانی نوجوان کا عجالتاً یورپ سے واپس آنا عجائبات سے سمجھئیے گا۔ تکلف یہ ہی کہ نواب مدارالمہام بہادر کی صلاح بڑے صاحب کی شریک ہی۔ لہذا مین دم بخود ہون۔ بحمداللہ بی اے ہوئے۔ بی لانی والے نہ ہوئے چھوٹے صاحب نے میٹرک پاس کیا۔ مگر فوجی خیالات اسکے کچھہ ایسے بڑھے ہوئے ہین کہ اونکا روکنا دشوار ہے۔ ناگزیر مینے اُنکو اُنکے خیال پر چھوڑ دیا۔ اب وہ فوجی اٹارچی ہین۔

ایضاً

اہو ہو ہو کسی آتش زبان نے کیا ہی دہوان دہار شعر کہا ہی شعر سے نہ دینا

ابتو بید ردی ہے مجھکو ساقیا ٭ ابتدا جاڑے کی ہے اور انتہا برسات کی ٭
آپ کی سنگدلی پر رحمت خدا کی۔ کالی کالی گھونگر والی بادل۔ متوالی گھٹائین جھومتی
ہوئی آئین۔ جھولے پر پریان گائین۔ اور ہم ترس ترس کے رہ جائین دریغا
بارش کے جھڑی میرے اشکونکی لڑی۔ حسرتو نسے آپکے گلے کے ہار نہین تسپر
طرہ یہ کہ آپ ہم ہی پر لگے تار برس پڑین۔ قہر کی نگاہین جدئی بجلی گرائین۔ بہتلیون
کے دہوئین اُڑ گئے۔ دلِ عشاق بھُن کے کباب ہو گئے۔ اور آپ ہین کہ مزے
لے رہے ہین۔ بجین بغلبین اور ٹرین کاگ۔ اپنی اپنی ڈفلی اپنے اپنے راگ
کی ٹھہرائے ہین۔ دیکھیئے ہمین بھولنا آپکی بھول ہے۔ ہمسے اُڑنا آپ کی چوک ہمکو
یاد رہے اِن بھول بہلیونکی سند نہین۔ خط کا جواب دیرسی پہنچنے کو کہین میرے
سہو کا خیال نہ کرنا وہم سے بدگمان نہ ہونا جیسے آپکا تصور دلمین تصویر آنکھونمین
جائے گیر ہے مین خود اپنی خودی مین نہین ہون ہیچ سے اپنی نگاہ مین آپ مٹا ہوا ہون یہ تو
دل رفتگون کی چلین۔ اور جگر نفتگونکی چالین ہین کہ عمداً عتاب و خطاب کے مستحق بنین
اور آپ کشیدہ خاطر بیسے جی کھول کے گلے شکوے کرین اور ہم دل بھر کے مزے
اُٹھائین اور احباب یون پھبتیان اڑائین ؎ ارے میان فیض کیا جلتے کھڑے
ہو ٭ صنم کی گالیان کھاتے کھڑے ہو ٭ اور سچ جو پوچھو تو اپنی جانب مستوجب
عقوبت نہین ہی۔ وجہ کیا کہ مسٹر محمود جان کو پارسل کر کے بیرنگ بذریعہ ڈاک یا ڈاک

کارڈ بہیجدیا ہی ہرچند انکی جمال سے مین نے تو انکھین سینکین جس سے دل بہرا تو نہین
صرف کسیقدر ٹہنڈا ہوا۔ لیکن آپ جانئے وہ تو کمال کی جان ہین نہین معلوم
وہ (ہٹلے) دیا ہوا چہرۂ پُرنور چشم بد دور آپکی نگاہ مین کیسے کچہہ کہب جایگا۔
افسوس مجہکو عجالتاً انکی بگلاہٹ مین شبیہہ لینے کا وقت نہ ملا غالباً آپ کو ملیگا
ضرور برسر موقع فوٹو لیکے شیشہ توڑنا تاکہ اسباب خودنمائی شکست ہو جائے۔
نیرنگی زمانہ کو دیکہئے اور ہمارے پیارے صاحب کے رنگ لانے کو بہی دیکہئے
گرگٹ کی طرح رنگ بدل کے آفتاب پرستوں تک کو دنگ کردیا ہی۔

ایضاً

مین نہین جانتا کہ کس نام سے آپکو یا محبت نامہ کو مخاطب کرون۔ وجہہ کیا
جسکی ذات فضایل مین مطلق ہو اوسکے محامد مقید محبت و ولا سے کیونکر ہوون
مانا آپکی لطافت طبع کا مقتضی یہی تہا اور یہہ کہ ناچیز سوانح عمری کو پسند کیا مین
مگر اسکو اعجاز کہون یا جادو کہ بات کی بات مین آپنے ذرہ کو آفتاب قطرہ کو
سمندر نظروں سے گرے ہوئے پانیکو گوہر یا آب کوثر کردیا۔ واللہ یہی
سحر حلال اسکو کہنا چاہئیے۔ ہرچند مین تو وہی کا وہی رہا لیکن آپ نے
مجہکو اپنا ایسا شیدا کرلیا کہ مجال سخن نہین۔ گویا منہہ مین زبان نہین۔ واہ
مشفق آپکا کیا کہنا آپ آخر مولانا منشی غلام غوث خان بہادر ذو القدر۔

سلمہ اللہ القدیر کے بھانجے ہی مین نا - اُنھون نے بھی اپنی مزید نوازش سی
ایسے ہی الفاظ سے اعزاز بخشا ہی -

نواب صدیق یار جنگ معتمد دار الانشائی سرکار عالی کے نام

قطعہ صیاد ازل کہ دانہ در دام نہاد ؞ مرغے بگرفت وآدمش نام نہاد ؞
ہر نیک و بدی کہ بگذرد در عالم ؞ خود میکند و بہانہ بر عام نہاد ؞

فاعل حقیقی خود ہی کارسازی کرے اور اوس کا ذریعہ ہمین بنا کر مفت مین حاجت داد و
نیکنام کرے فرمائے تو اس سے بڑہ کر کونسی منت ہو گی جس کا شکر بجا لائین - اس
اجمال کی تفصیل یون ہی کہ یہ بزرگ با نیاز آپکی خدمت بے نیاز مین حاضر ہوتے ہین - غرض عرض اسقدر ہی کہ لیجے -
مژدہ سنا دیجیے - یہ صاحب میرے شناسا ہین - اور مین اہل دنیا سی ناشناسا - یہ سنتے نہین اپنی
سُناتے ہین نہ سنو تو باتین سُناتے ہین - حق تعالیٰ نے آپکو ہمہ تن گوش حاجت
نیوش کیا ہی - اس بیکس و بیکس کے مقدمے کی دیکھہ بھال کر لیجیے - ہر چند آپکی
شان مجھ جیسے بے نشانکی وضع اور وضع داری کے خلاف ہی جو آپسے کہون کہ
میری خاطر سے انکی خاطر داشت کیجیے کیونکہ خالق نے آپکا خلق ہی بخلق کیا ہی
یہ شاہ صاحب سید قادری ہین پیر و پیرزادے مین مگر بحمد اللہ پیرِ نابالغ نہین
با اینہمہ جنکو فضائل کے پوٹ کہنی چاہیئے - بس یہی ایک عیب رکہتے ہین کہ میرے
سپارشی ہین لیکن انسان احسان کرتے و چھے بُرے کی پہچان نہین کرتے ہین

میری صدق دلی تصدیق کرتی ہے کہ مشفق صدیق کے یہان درجہ قبول رکھتی ہے
باین لحاظ وعدہ وایفا کا انتظار بیکار جانکر چاہتا تہا کہ سرِدست شکریہ بھی لکھدون
تاکہ آپ کو دوبارہ چٹھی کے ملاحظہ کی تکلیف نہ ہو اور تکلفِ شکر بھی ادا ہو لیکن نیاز
وانداز جانبین کہے دیتا ہے کہ شکر مخالف یکجہتی ہی نہین بلکہ مستلزم دوئی ہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

شعر آفتِ رند و پارسا شدۂ ٭ چشم بد دور خوش ادا شدۂ ٭
ساقی کوثر کی قسم مدت ہوئی مستِ شراب نہین ۔ مستِ ساقی ہون ۔ لبِ
لعل کی سوگند اس مُنہ چڑہی کو اگر مُنہ لگایا ہو تو دل عدو کہا یا ہو ۔ خون جگر
پیا ہو ۔ اس ستم ایجاد لگاوٹ باز سے زاہد کا زہد متقی کا اتقا باز آیا ہے
اسیلئے تو درِ توبہ باز ہے جنت کی نعمت تک اس دم باز کے ہمساز ہے ۔
یہی تو بات ہے جو سرِ دو عالم نہان و آشکارمی کا پرستار ہے ۔ اس فصلِ گل
وجوش مل مین شیشہ قلقل کہتا صلائے بلبل دیتا ۔ گویا ارباب نشاط کو لیتا آیا ۔
مین حیران کہ یہ توبہ شکن سامان کیا ہے ۔ مہمانی کسکی میزبان کیسا ہے ۔ گوینده نے
کہا کہ بہادر علی گویا ۔ اور مغل جان گائین ملازم نواب خورشید الملک بہادر
کے مین مجرے کیلئے حاضر ہین ۔ تب مین نے سمجہا کہ ہان جب ہی تو یہ آب و تاب ہے
بہادر ۔ (بے بہادر) اگر خفاش طلعت کالے دیو کی صورت ۔ جلے گلگلے کی رنگت

رکھنے والا ہو مگر سیرت جو دیکھو بلیم پری بلکہ پری چہم اسے ہی اس کتھک کے لونڈیکی
نخرے تلی لایق دیدنہین وجہ کیا کہ ایسے دیدنہین نہ شنید۔ کمان ابرو۔ تیر مژگان
اگر نہین نہو۔ مرشتی پیالہ چار کمانی قوس توہی گو غنچہ دہن نہین ہے دہانہ چاہ
تو ہے سیب زنخدان نہ سہی جامن ہی سہی۔ اے واہ کتنا نمکین چہرہ ہے
بلا ریب اسکو غلمان نہ کہنا قصور ہوگا۔ اول تو مین مغلچان کے نام سے کہٹکا ہین
یہ جفا کار اس ستم شعار کا ہمتا تو نہین۔ معلوم ہوا وہ نہین رنڈی ہے چونکہ
ہمنام قتال ہے بالضرور قاتل عشاق ہے اس دور دوار مین وہان شراب
دور۔ یہان سرگرانی۔ وہان نشہ۔ یہان خمار۔ وہان شغل بادۂ ارغوانی۔
یہان رنگ زرد چہرہ زعفرانی۔ وہان مے ناب سے لبالب پیالہ بلّور۔ یہان
بینائی دل چور چور۔ وہان عیش مین سور و سرور۔ یہان حسرتوں سے جان رنجور
سینہ تنور۔ ای جناب یہ مغل نہین مغ بچہ ہے حسن مین یوسف۔ شوخی مین زلیخا
سراپا ناز و نازک ادا ہی اہو ہو ہو۔ کتنی پیاری طوایف ہے شیرین گفتار
نمکین چہرہ۔ لب شکر بار آنکھین مست۔ نگاہ سرشار۔ شرارت سے شرربار۔
چلبلاہٹ سے بیقرار۔ زبان سے دلدار۔ دل عیار۔ سراپا گلعذار۔ مگر گلنار
نظر جان ستان نگاہ رہزن ایمان۔ چہرہ نور کا۔ نقشہ حور کا۔ جلوہ طور کاہے
سیر او سدن ہو گی جب اس مہ رو کا بدر اٹھائیسوین کو لامحالہ ہوگا یعنی ماہ

چار دہم کے طلوع سے ہلال ابرو کا سلخ ہو کے خانہ ہمہ آفتاب ہو جائے گا
اسلئے کہ وہ روز نوروز آپکی بازگشت اور عروس کے ادخال بیت الشرف کا دن ہوگا

دوست کے کہنے سے محب کے نام

شعر تمہارے واسطے دل سی مکان کوئی نہین بہتر ؛ جو آنکھو مین تمہین رکھون تو
ڈرتا ہون نظر ہوگی ؛ تم گلے کرتے ہو کہ خبر نہین ہوتی - مگر خدا یاد رہے کہ
تمہاری ہی یاد مین از خود فراموش ہون بحدیکہ اپنا احوال تک مجکو نامعلوم ہے
اس جور پر ستم یہ ہے کہ تمہارا شر سے نہ شرمانا مجھے شرمسار کرتا ہے - اللہ اللہ
آجکل تو آپ الفت کی رسم و راہ کے سالک ہین - تب ہی تو ہم آپکے یون مسلوک
ہین - تمہارے بغیر ہمین چین نہین کیا بے ہمارے بھی آپ کو آرام نہین
ہم اور تم بزبان قلم باہم دگر کیا ہم کلام ہوئے - میرا سر قلم - خون جگر سیاہی
دل شگاف ہو گیا - تاہم شوق وصال و مراصلت مین دلسے دل ایسا وصل
ہے - جیسے وصلی - کیون صاحب بچھڑے ہوؤنکے خط ایسے ہی رو کہے
پھیکے دو انگل کے پرچے ہوتے ہین - ایسے بھیجنے سی نہ بھیجنا اولی ہوتا ہین
ابھی شکوے نہین کرتا پوچھتا ہون شکایت کی حکایت بیان کرون یا نہ کرون
اگر کرون تو کیا کرون شفقت سی خط لکھنے کی مشقت تم اوٹھاؤ تو حظ ہمین آئے
جیسا کہ میرا جگر کباب ہو ویسے مزہ تمہین آتا ہے - مراسلہ ایسا ہو گویا مکالمہ

ہو رہا ہے۔ قلم کی زبان سے باتین ہو رہی ہین۔ ہجر مین وصال کے مزے آجاتے
ہین جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہوا۔ اسمین بسر ہونیکا نام عیش ہی۔ لطف زندگی
اسی شوق کا ہمنام ہے۔ جلد جلد تصاویر (یعنے البم) مع محبت نامہ بھیجو۔ تاکہ
حسنِ احسان دوبالا ہو۔ جیسا تمہارے ناز و انداز کا نرالا رنگ ہی ویسا ہی ہمارے عشق
عاشقی کا بھی اور ہی ڈھنگ ہی۔ جسپر مرتے ہین اوسکو مار رکھتے ہین شکرین لب
شیرین جا نسے دل ملاتے ہین۔ رسیلی بیگم پر جان نہین دیتے زوش و نیش
کی مثل اُنہی پر پھبتی ہے جو ناکسی سے مکس وار پہنس جاتے ہین شعر یار کی
خنجر ی ازار کو دیکھ ۞ بو الہوس جو تئے شہید ہوئے ۞ یہ جان بوجھ کے اُف
رے بدگمانیان۔ واللہ یہ آپکے الہام نہین اوہام ہین۔ مین ع۔ وہ فکو نہین فقرہ
بازی میری خو نہین۔ ہم اس لاگ لگاؤ کے آدمی ہی نہین پر کیا کیجیے کہ تم مین
آدمیت ہی نہین۔ تم جیسے بیدرد کی بیدردی سے درد مند ہونا بیدلی ہے۔
یہ ہمارا ہی دل گردہ ہی کہ درد کے ہمدرد مین یہی ہماری مردمی ہے۔ تمہاری سخت
دلی کی قسم کھاکر کہتا ہون کچھ عجب پتھر کا کلیجہ ہے کہ پسیجتا ہی نہین۔ خالی خولی اداسی
رگِ جان مین نشتر۔ روح کو ٹھیس لگاتی ہے۔ جس کا تڑپنا بسمل کا سا حالت
نیم جان کی سی ہو۔ اور سخت جانی پر اسکی زندگانی خود گواہ ہو اوسکی عافیت کا
کیا ٹھکانا ہے۔ دیکھیے میرا جینا آپکے آنے یا بلانے پر موقوف ہی شنشندہی

چپکے بیچے ٹھیک نہین۔ سنہ روزہ زندگی مین ایک دن تو چین لینے دو۔ حسب حال فی الحال غزل بھیجتا ہون۔ میرے پیارے۔ پیارے سرون مین گائے جسکے اشتیاق مین ہم گوش برآواز ٹیلیفون لگائے۔ آسن جمائے بیٹھے ہین۔ جبتک خمخانہ جہان مین شراب۔ شراب مین کیف۔ کیف مین مستی ہے۔ تمہارے وجود سے اس عالم کی بستی بستی رہے۔

حاجی نواب متہور جنگ کے نام

بختاور بیگم آئین۔ پیام نسبت لائین۔ مین اس تقدیم کی دل سے قدر کرتا مقدم مقدمہ شکریہ کو گردانتا ہون۔ مجھے جیسے دانشت ہے جیسی صاحبزادی آپکی بھتیجی ہے ویسا ہی محمود علیخان کو بھتیجا سمجھیے گا۔ کیونکہ مین آپکو اور نواب مقرب جنگ کو انسانیت کی دو آنکھین جانتا اور ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہون۔ بختاور بیگم آپکے شرایط کی خواستگار ہوئین جس سے مجھکو نہایت ہی استعجاب ہوا۔ مین محی الدین علیخان کو اگر روح سمجھتا ہون تو محمود علیخان کو جان جانتا ہون جو تلفظ و الفاظ مین مختلف اور معنی مین ایک ہین۔ مین جہیز وغیرہ تک فراخور حوصلہ نہین چاہتا ایسے دنی خیالات ادنی لوگون کے ہوتے ہین آپ لاکھہ مین شادی کردین خواہ پچیس ہزار مین وہ تو آپکی صاحبزادی کا مال ہے۔ اور آپ حضرات کا مال منجملہ شرایط کے یہ بھی مشروط کرتی تھین کہ صاحبزادیکو خوش

رکھیں۔ اغیرہ وغیرہ سے احتراز کریں۔ کیا خوب ای جناب انگریزی تعلیم یافتہ اور لیڈی آزادہ ایسی تو انکی سرشت ہی نہیں۔ بیگم کو مسرور رکھنے کے خوش رہنا مخصوص سرشتہ ہے۔

ایک کے کہنے پر دوسرے کے نام سے

کہتے مین تم اپنے کو صدیقی کہتے ہو اور صدیقیت کی صداقت پر جدّ مرحوم کے پیر مین نشان گزیدگی مار بتلاتے ہو۔ ہر چند سننے مین ہر باتمین ترقی کی ہے جیسے مولوی سے (ملا) اور صوفی سے (دھیا سوفیٹ) تو کیا اب نسب مین بھی ترقی کرنا انسب جانتے ہو شیخوخیت کے لحاظ سے صدیقی کہلانا مشائخی کے پاس سے نقشبندی بننا آسان۔ پر نقشبند ہونا پیر کے نشان کا مضمون جمنا دشوار ہے اس مقام مین پیر کے پیر کے نیچے سے زمین نکلی جاتی ہے۔ مبادا کہین یہ سر و پا دعوے کا مآل نام کو نقش کف پا کیطرح مٹا نہ دے۔ اولاد حضرت ابو بکر صدیق کے پاؤن مین نشانی۔ آل رسول صادق کی بے نشانی نام خدا۔ نشان خدا ہے ولو فرضنا اگر تھا تو اب مرحوم کے نبہ و نبسہ کے پاؤن مین نہ ہونا لاریب اپنے ہاتھون اپنے پیر پر کو لہاڑی مارنا ہے کہ نہین۔ بہر حال اگر جدت ہی ملحوظ خاطر ہے بلحاظ جدات فاسدہ سیّد کہلاؤ تو بھلے سے بھلا ہے۔

راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت کے نام نامہ

نوین کو گیارہوین شریف کی دعوت کا رقعہ پہونچا پر نارسا آپ تک پہونچ نہ سکا
نیازات ادائی نذر کے اغراض سے ہوتی ہین یا بغرضِ ایصال ثواب - بہر کیف
اس کہانیکے کہانیکا استحقاق محق کو ہے نکہ غیر مستحق کو (میری مراد صلحا و علما
و مشایخین سے ان حضرات کی نہین ہے جو دنیا داری مین دنیا دارون سے
تاہل مین متمولون سے بڑہے بڑہے ہوئی ہین) جب کہانیکی سبیل یہ ٹہیری تو اہل دنیا کا
مدعو ہونا کیونکر جائز ٹہیرا - چونکہ اعمال نیت سے متعلق ہین اور آپکی نیت بخیر - تو
نیکنامی آپکے حصہ مین آگئی - گت تو انکی بنیگی جو مستحقین کا حق بلا استحقاق اُڑا
دیتے ہین - یہ اصول نہ صرف شارعِ اسلام کے ہین بلکہ آپکے شاستر وغیرہ سے
بھی یہی مستفاد ہین - چہٹی شریف مین نواب مدار المہام بہادر نے مجھے مدعو فرمایا
تہا مگر مینے کہانا نہین کہایا - اور سید رکن الدین صاحب اڈیٹر کانگ سے مینے
یہی تقریر کی جو تحریر کر رہا ہون - اہل دول کی دعوت تہوار و جشن و تقریب
مین ہونی احسن ہے نکہ طعام حسنات مین مستحسن -

نواب وقار الملک ریونیو سکرٹری کے نام

آج یورپی نوروز ہے اور مجکو آپ کی بہو مسز احمد سے ملاقات ہے نہ معرفت
اسلئے مینے آپکی خدمت مین میوہ بہیجا ہے - تاکہ آپ موصوفہ کو بہیجدین -
دیسی میوہ مٹہائی کا اسواسطے بہیجا گیا جس سے مسز احمد معلوم کرین کہ یہ ایسے

مخلص کا مرسلہ ہی جسمین جستہ جستہ چھلکے نہین ہے۔ روز روز عید شب شب برات ہو

تحریر با نیاز ایک بے نیاز کے نام

شعر مے سی مراد نشہ ہے نرگس سیاہ کو ۔ یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

اینجانب تمہارا پیالہ پیکے بنت العنب کی پیالی پئیگا۔ تمہاری بیعت کرکے غیر کے ہاتھوں بک جائیگا۔ تمہارا دستگیر مغبچہ کا دستگیر ہوگا۔ تمہارا دامنگیر اور کا گریبان گیر ہوگا۔ حاشا نہین کلا نہین۔ ہیہات آپنے اپنڑا وہام کو الہام سمجھا ہے جسکی استفہام مین میرا فہم کیسا فہیمونکے افہام تک قاصر ہین۔ آپکی پندار مین خطا ہی میرا قصور نہین ارے قصر جنت مین بھی میری منظور نظر حور نہین بہلا بچین دلکو جب بے تمہارے آرام نہو۔ رام لیلا کیونکر دلارام ہو۔ مسلم اس سے رم کرتے۔ ہنود رام رام کرآتے ہین۔ اومہ رو تو کدہر ہے میری آنکھونمین نوچندی کے میلے کا جہمیلہ جلوہ گر ہے۔ میرے کہنے کا باور تمہین نہین اگر ہے۔ مصرع آؤ بیٹھو میری آنکھونمین تماشا دیکھو ۔ محبت گواہ ہے مردم دیدہ شاہد ہین۔ شیدا کے دل مین تم ایسے سمائے ہو کہ دوسرا نگاہونمین بہرتا ہی نہین دیکھیئے ۔ دیکھیے بھالے بھولے پن سے منظر پر آنکھین نہ نکالئے۔ سننے سنی سنائی پر گوش برآواز کو۔ لام۔ کاف ۔ نہ سنائیے تمہین اصحاب کہف کا واسطہ ہی ۔ سگ دربان سے ذرا پوچھیے تو۔ یہ کیون

بواسطہ کُتّے کیطرح کاٹے کھاتا ہی۔ لیل النور مین کتا شور مچاتا ہی۔ للعجب
بہ شب دیجور مین سطرح بھونکتا ہی کیجئے کیا بے نئے کیا چارہ ہے مصرع
دہنِ سگ بہ لقمہ دوختہ بہ ۔ ہر آئینہ اولی ہے۔

مخدوم زادہ کے نام نامہ

قربانت شوم۔ بقرعید آئی پر آپ کی آمد آمد کی نوید نہ آئی۔ ہوائی کا بھلا ہو
اندنون عید کیا تو خیر سلا ہی بس آپکا آنا ہی جلسۂ سعید ہے ورنہ صلائے عید
وعید ہی۔ منظر خانہ بے پردہ۔ خس خانہ خستہ۔ خانہ باغ آراستہ نہ پیراستہ
لہذا اسکے تمہارے واسطے دلسے مکان کوئی نہین بہتر ۔ جو آنکھون مین نہین
رکھون تو ڈرتا ہون نظر ہو گی ۔ آپکو اس ہیچمرز کے سر کی قسم قدم رنجہ فرمائیے
چشم منتظر کو درشن کروا دیجئے۔ دلِ مضطر کو اپنا نشیمن ٹھیرا دیجئے۔

بنام نواب محمد عسکری خان تعلقدار

الحمد للہ علی نعمایہ و آلایہ طرفین کی صحت و عافیت جانبین پر لائح ہی
تمہاری چٹھی اور اخبارِ آمد مرّتاً بعدِ اخری پہونچین۔ اسلئے ادائی جواب
کی نوبت نہ پہونچی اسکے بسکہ ہمہ دیم راہِ انتظار ۔ آبلہ افتاد در پائے نظر
بالآخر دولت منزل سے صدائے بازگشت گویا صداع منتظر ہوئی یعنے پیشین گوئی
غلط تھی۔ پیشی مقدمہ مین مغالطہ تھا۔ قصہ مختصر سید محی الدین صاحب کی طول و ش

کا طویل نتیجہ یہ نکلا۔ محصل کا حاصل تحصیل لاحاصل ٹھیرا۔ مسٹر فالبس پلیڈر رسالے
دعوے کے ڈر سے خط کا جواب نہ دیا ہفتے مین واپسی حصص کا زبانی وعدہ کیا
جب فردا قیامت ہی تو ہفتہ البتہ قیامت بر قیامت۔ یوم الحساب ایسے وعدونکی
مدت ہی۔ یہان ابر گھیرا۔ گھرا اٹھا ہوائی طوفان ہوا۔ شبنم برا اوس پڑی عقل
پر پالا پڑا ہے۔ جہلا آب حیات کی تمنا مین آنسو پیتے۔ سفہا صفحہ ہستی سے
مٹے جاتے ہین۔

بنام احمد حسین صاحب

سر نوشت انگریزی کے دہوکے مین۔ میری انجانی۔ جاننے والیکی نادانی جو
التوا سے جواب کی بانی ہوئی اس کا عذرخواہ ہون۔ آپکا یہ کہنا (مخاطب جانتا ہی
مخاطب الیہ نہین پہچانتا ہی) عجوبہ کی بات ہی۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہی مین اور
محمود جان کے عزیز از جان سے انجان۔ جان پہچان کا منتظر الی الآن رہون
نہین ہرگز نہین۔ مانا گو مین اپنا آپ شناسا نہین پر شناساؤن سے ناآشنا
تو نہین۔ اس سوچ بچار سے درگذرئیے۔ مطلب کی سنئیے۔ فکر نہ کیجئے آپ کے
برادر۔ بے فکری سے ضلع اندور کی نظامت دیوانی کی کرسی پر ڈٹے ہوئے
بیفکرون کے آسا۔ ہٹ دہرمی کے اٹھے فتنے بٹھا۔ سادہ لوحونکی لوح دل سے
خط غبار مٹا رہے ہین۔ بار خاطر نہ ہو تو ذوالقدر بہادر زاد قدرہ تک اس

نارسا کی تسلیم پہونچا دیجئے والسلام ۔

بنام خواجہ محمود خانصاحب ناظم عدالت دیوانی ضلع اندور

لٹیرے نے نہ صرف آپ ہی کے کپڑے لتّے کی کتر بیونت کی ۔ بہتیری شئے کو لاشی
چاندنیوں کو نصیب چاندنی چوک ۔ فرش کو فروش ۔ چمچونکو کفگیر ۔ گلاسونکا پیالہ
دسترخوانی کنوئیں ہی ہت پہیر کیا ۔ شیر قالین نے قالینونکو روباہ بازیوں سے ٹاٹ
بناکے ریل بیگ کر دیا ۔ اُدہیڑ بن سے جستجو کے ٹانکے ڈہیلے ہونے پر ٹانکا
نہ ٹوٹا ۔ اس اندہیر کا کچھ ٹھکانا ہی ۔ دندیئے جبکہ آپکی ٹوپی اُڑا ۔ اور اُڑکے
چراغ گل پگڑی غائب کر دیا ۔ بڑی عرق ریزی سے عرق آلود عرقیہ جس کو
مثلاً شیونکی پامردی کہنا چاہیئے ۔ ہاتہ لگی ۔ پر مردک عبداللہ گول مول کرکے
لمبا ہو گیا ۔ سردست دستیابی پولس کے ید قدرت مین ہے نہ عدالت کا اسیر
دست رس ہی ۔ دہوبی رومال لے کر روپوش ۔ دہوبن سوت کی آڑ مین ونماہی
رونی صورت نہین سکہہ آنکہین ململ کے کہتی ہی یہ بندی نری میل خوری ہے ۔ نائوں نوش
مین وہ خود فروش ہی ۔ آپکا احمق وکیل دہوبیکے گدہے کی روش گہر کا ہی
نہ گہاٹ کا ۔ ہذا مسلم ننگی کا ستر عورت بنگیا ہے ۔

بنام نواب اعظم یار جنگ معتمد مالگزاری

خدا گناہ بخش و عطا پاش ہے ۔ نیک بندے خطا بخش و عذر نیوش مین ۔ بدین

رہگذر آپ بھی معذور کی معذرت پذیرا کیجئے۔ بوقت مسہل اولی ایک دو دست تو نکی آمد مین آئے۔ قیل و قال سے انکی نشست کی حال مین اسہال کی نوبت آئی پر انکی برخاست کی نوبت نہ آئی۔ آپکے آنیکا علم نہ تھا۔ آج مسہل ثانی تھا ناگزیر ملنے ملازمین کو جتلا دیا تھا واپسی کے بعد اطلاعی کارڈ آپکا۔ کارد ہوا مسہل کا نفع باعث نقصان ہوا۔ یہ آزاد ہرچند خانہ نشینی کا پابند ہے بارے اشتیاق مین سر سے چلنے کو پوبند۔ بار خاطر جناب نہ ہو تو آنے پر پابرکاب ہون۔

محمد وزیر علیخان بہادر مخاطب بہ سلطان الحکما کے نام

آج ہوتا ہی دلا درد جو میٹھا میٹھا ٭ دہیان آیا ہی تجھے کسکے لب شیرین کا پہ خط کیا آیا نسخہ شفا آیا۔ درد فراق کی دوا لایا۔ آپنے میری سوانح عمری کی غایت شیوع پر کافی غور کیا ہے۔ تب ہی تو اظہار جذب دل کیا ہی جس کا خاکسار بدل مشکور ہے۔ مگر دھڑکا ہے کہین کم بصارت بی بصیرتی سے منصور کے انا الحق کہنے پر جیسا ناحق مسلوک ہوئے ویسی ہی میرے حق لکھنے پر مجھسی سالک نہون

نواب حسام الملک خانخانان معین المہام سرکار عالی کے نام

مسٹر ہاڈسن پرنسپل نے مولوی عبد العلی صاحب والہ سے پنشن کی خواست کی درخواست کی ہے۔ جسکی ابتدا ایک کرشمہ کی ترقی جبراً و قہراً سے ہے ملاحظہ تو فرمائیے کجا مولانا کی لیاقت وہمہ دانی۔ کہان اس نو خواندہ بلکہ ناخواندہ اجنبی کی قارسی دانی

عربی سے حیدرآباد ایسا بیخبر ہے جیسے پارسی سے فارسی مفقود الخبر ہے -
جب مولانا کی ساری تنخواہ مین نہین گذرتی آدہی مین کیونکر بسر ہوگی - آپ نعمت
ماہوار مین انصاف نہ کیجئے معاملے مین انصاف کیجئے جناب کا مذاق شعر و سخن
مشہور آفاق ہے اسلئے مولانا نے ایک رباعی جو فی البدیہہ کہی ہے ملاحظہ
فرمائیے کیسی کہی ہے - رباعی اے یاور تو نظام خاقان دکن ؛ قالب دکن
ست و ذات تو جان دکن ؛ محبوب علیست شاہ اکبر امروز ؛ عرفی منم و تو خانخانان
دکن ؛ -

شوقین طالب العلم کے نام

مصرع آتے ہوئے اودہر سے کئی پارسا ملے ؛ اسے واللہ ان حضرات
سے نک دم کیا کر دیا - بس دم ناک مین آگیا - آٹھون گانٹھ کمیت خاص شوامینیا
جو گنڈا پوزی تڑاتے ہوئے بگٹٹ بھاگے جاتے ہین - فراٹے لیتے
ترارے بہرتے ہین خوف ہے کہین خشک دماغی سے چراغ پا ہو کے تردامنون
سے دست و گریبان نہ ہون - اس خلفشار مین اینجانب کو یہ سوجھی (اور اچھی
سوجھی) تم بھی پند و نصائح کا ڈھنگ جماؤ تو سہی کچھہ نہ سہی (بیلے پڑہے
لکھے مفت مسلم مولوی ملا ہی سہی) کم از کم نقدی عطر کی شیشی پھول مٹھائی کے
کھاجے جو بہیٹ چڑہینگے وہ تو خدا کی دین یا زبان و بیان کی کارگزاری

علاوہ نیکنامی ہوگی۔ اس اُلٹ پھیر مین اگر کوئی عقیدتاً لٹ پٹ ہوگئی تو واہ
جی واہ پھر کیا ہے پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین خوب گھی کے چراغ جلینگے۔ خیر کیا یاد
کیجیے گا۔ ادہر کان دیجیے گا۔ اوسکی بسم اللہ یون ہوتی ہے مجلس و محفل وعظ
مین جو مہ جبین جلوہ گر ہوتی ہین انپر اگر دل آئے اور لگے ہاتھون۔ ہاتھ سے دل
جاسئے تو پری تمثال کے تصور مین آنکھ بند کرکے حورانِ جنت کا خیال کرنا۔ اور سمجھنا
کہ مصرع بس وہی رنگ ہے نقشہ وہی سامان ہے وہی۔ تمہین واللہ سے دیکھو تو
کیا رنگ جمتے ہین رند رندی مین خلقی بنتے ہین آ پہنے دو مُلا مین مرغی مردار سنا ہوگا
دو مرغیون مین ملا حلال نہ سنا ہوگا۔

مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

قاصد آیا نامہ لایا پیام پہونچایا۔ آ پنے بسترِ فراق پر پائون پہیلائے ایڑیان
رگڑتے ہوئی کی مزاج پرسی کیا کی۔ دستگیری کی جس سے یہ نیم جان جی گیا۔ جان گیا
کہ پرسان حال ہین جسکی ابتدا برنگِ غنچہ دل گرفتگی تھی۔ اور پژمردگی انجام۔ اوسکے
لئے شگفتگی کیسی آشفتگی ہی پر اختتام تھا۔ میری حیرت پر آئینے کو حیرانی۔ پریشانی
پر کاکل کو پریشانی۔ نگرانی پر نرگس کو نگرانی ہے۔ میرا ماجرا ماجرائے عجیب ہے
مجھے دریائے احمر و اصفر سیاہ کاری مین ایسا ڈبوئے ہوئی ہین کہ بحر اسود
د اخضر تک میرے روبرو اُترے جاتی ہین۔ یہان رنگ جمنا کیا اُلٹی گنگا بہی

جاتی ہے۔ بے بہرگی مثل حباب بہائے لیجاتی ہے۔ بیخودی کی ناؤ بہاؤ پر
نہین آتی ہے۔ آپکی تحریر اور فیاض الدین صاحب کی پیامی تقریر جو باہم ہم
بیان وہم زبان تھی میری لسان اون کلمات کے شکر بجالانے مین قاصر ہے
اسلئے کہ مجھ جیسے ہیچمیرز کی نسبت ایسے بے بہا خیالات آپکے بلاشک انمول ہین
مین جیسے اپنی تئین ہیچ سے بھی مناسبت دینے سے منفعل ہوتا ہون اور ڈھونڈتا ہون
ہون کہ وہ الفاظ ملین جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہون ویسا ہی متفکر ہون کہ کن
لفظون سے مشکوری ظاہر کرون جو شایان شان آپکے ہون میرا وصف آپکے
اوصاف کے آگے گویا سبزہ زار مین سبزہ گلزار مین گل ہے۔ مدرسۃ العلوم
کی تربیت کی با ترتیب یگانگت ایسی نہین ہے جو دوری ظاہری ایک دوسرے
کو بھلا دے۔ ممکن ہے کہ مین اپنے کو بھول جاؤن لیکن کیا مجال جو آپ کو
بھول سکون۔ تدبیر وتقدیر مشیر۔ شادمانی دستگیر رہے۔

نواب روشن الدولہ امین اقربائی اعلیحضرت حضور نظام کے نام

آنکھین آپکے دیکھنے کو ڈھونڈتی۔ کان تقریر سننے کو ترستے مین گو سر دست
کوئی موقع تقریر نہ آیا۔ بارے شکر ہے بوسیلہ تحریر ہا نہ آیا۔ ہرگاہ خداوند
حقیقی نے آپکو سراج دودمان دولت۔ خداوند مجازی نے روشن الدولہ فرمایا
تو چاہئے کہ آپ گاہ گاہ ہے نکبتیون کی ظلمت کو شب نور۔ پریشان روزگار کو

مسرور فرمائین - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ یوسف علیشاہ صاحب
آپکی خدمت مین حاضر ہوتے مین یہ علتی مشائخ ہین نہ علتِ مشائخ رکھتے ہین
فی نفسہ بزرگ و بزرگ زادے ہین ہرچند شاہ صاحب کی صورت خیر ہی خود
سوال ہے - لیکن آپسے بجز اس التجا کے کچھ اور سایل نہین ہین کہ انکی شاہی
اسنادی زمینات جو بے پروائی سے داخل خالصہ ہوگئے ہین انکو واگذاشتی
کیلئے خالصاً للہ حضور مین سعی فرمایئے - تاکہ ان کے اطفال کی صورت پرورش
نکل آئے - کیونکہ انکو کسطرح کی پیدائش نہین ہے -

مسٹر محمد فاضل انجنیر ضلع گلبرگہ کے نام

شعر دلتین سہتا ہی کیا کیا آدمی ؛ نفس مردودِ شقی کے واسطے ؛

آپنے بہت کچھ تک ودو کی دستگیری کی توقع مین ہاتہ پیر مارے مگر کسینے ہاتہ
پکڑنا کیسا انگلی تک نہ پکڑا - ہیہات اس سرمغزی پر بھی تمہارے سر سے سودا
نہین جاتا - اجی یہ کندۂ ناتراش بوسلے کی سی تراشں رکھتے ہین - مانا
سردار دلیر الملک ہوم سکرٹری میرے رشتہ دار ہین لیکن مین ایسے تاگے
گوتے کو کچے دہاگے سے بھی زیادہ بودا جانتا ہون - کسی نے دنیا سے پوچھا
تجھکو کس سے عشق ہے - جواب دی جو میرا عاشق نہین ہے - دیکھو شبنم
عروج فنا ہی اوس کا اوج فناء الفنا ہے - شرر کا آغاز ہی انجام ہے - لیسا

یہی ہست و نیست کا سرانجام ہے دو روزہ زندگی پر بھول جانا پنجابی کا
کام ہے - تم ششدر کیون ہو - چھلکے پنجو سے کیا فائدہ ہے یہ قدرت نے
پنجے مین ننواہی کا شمار رکھا ہی اور تم ماہانہ پانچسو پاتے ہو - جسکو پانچون
گھی مین - سر کڑاہی مین کہنا چاہیئے - اللہ بس باقی ہوس -

مخدوم زادہ حضرت فرید میان صاحب چشتی دام برکاتہ کے نام

آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کا وقوع حادثہ واقعہ قیامت سے کم نہ تھا - در حقیقت
ہم غلامون کے لئے قیامت کبری یہی تہی اور کیون نہ ہو ہمارے حامی -
درد و الم کے سننے والے - درمان و مداوا فرمانے والے - بیقرارون کے
قرار - گمراہون کے ہادی - عاشقون کے محبوب و مقصود - بیخودون کے
خود دار - دردمندون کے ہمدرد - سودائیون کے خریدار - محتاجون کے
حاجت روا - جنکے آگے فقیر و شاہ گدائے بینوا تہی - جو منظور نظر تھا وہ
بانوا تھا - اُس محبوب نے اپنی معشوق کے وصل کی مسرت مین - ہم حسرت و
حرمان زدون کو چھوڑ کر اوس عالم کو معمور کیا - اب ہم محروم دیدار
اپنے دلدار کے لئے جسقدر روئین اور غم مین جان کھوئین تھوڑا ہی کیا کیجئے
نہ بن پڑتی ہے نہ بس چلتا ہے - با اینہمہ ہم بدنصیبون کو اپنے تئین کم نصیب
نہ کہنا چاہیئے - وجہ کیا کہ آنحضرت غلامونکی تسکین کیواسطے آپ کو بحکم

(الولد سر لابیہ) اپنا صحیح جانشین چھوڑ گئے ہیں۔ ہرچند
عرضِ تعزیت سخت بیدردی ہے لیکن ناگزیر بہ لحاظ رسم وسنتِ نبوی ملتمس ہوں
آپ صبر فرمائیں کیونکہ عادت الٰہی یوں ہی چلی آتی ہے۔ گریۂ وزاری ہمارے
لئے انسب ہے کیونکہ آپکو مناسب ہے جب آپ ہی بے صبری فرمائیں تو ہمکو تسلی کون دے

سید محی الدین صاحب کے نام

رقعہ پہونچا مگر تمہارے مرقع خیال تک میرا تصور رسا نہ پہونچا۔ نواب فتح نواز جنگ
سے بعد شکریۂ عافیت جوئی یہ شعر کہدینا سہ فارغ از وسوسۂ گبر و مسلماں کردی
اے جنون گردِ تو گردم کہ چہ احسان کردی؛ سفارشی رقعہ کے ذکر کا مذکور
ناملایم ہے۔ دنیا بامید قایم ہے۔ قیام زندگی کے لئے امیدواری کو
خوش کن شغل سمجھنا چاہیئے تاکہ مایوسانہ صبح کے قلق اور شام غریبی کے
شفق سے جگر شق رنگ فق نہ ہو۔ پندرہ صیغے ہوم ڈپارٹمنٹ میں ہیں
جسمیں بیسوں بھرتی ہوگئے اور ہم خالی رہ گئے۔ ادہورسے ڈمکو سلوں کا
سارا مدعا یہ ہے اہل غرض۔ بغرض سفارش پر کان رکہتے نہ اپنی مطلب کے
سوا دوسرے کا مطلب سنتے میں زیادہ زیادہ۔

حاجی مولوی محمد نور الحسنین صاحب جاگیردار کے نام

شکایت نامہ صادر ہو کے مجھے شاکی تو نہیں البتہ حاکی کیا۔ آپکا یہ فرمانا

(مین یاد دہی عطاے شادی کے پانچہزار روپیے کیلئے بمبئی آیا مگر دربدولت
سے ایسا ناشاد نکالا گیا جیسے فقیر نکالے جاتے ہین) معاذ اللہ مین اور یہ
بے ادبانہ حرکت حضرت غریب کو خانہ غریب ہے چہ جائیکہ دولتخانہ۔ وہ
یہ تھا نہ وہ تھا۔ اسپیلانیڈ ہوٹل تھا ناسازی مزاج کی وجہ سے ڈاکٹر کا حکم تھا
آدمی محکوم سمجھے دروازے کا آویزان تختہ سدالباب تھا۔ شاید منیجر نے
اجنبی کا آنا منجر بفساد جانا ہو۔ اسمین میری خطا تھی یا آپ کا سہو تھا اس کا
فیصلہ تو آپ ہی کو فرمانا چاہیئے۔ ٹکٹ سے جو کام نکلتا تھا نفرما کے
خالی خولی مجھپر بارِ شکایت ڈالنا غالباً خالی از طول عمل نہ ہوگا۔ لیکن چند سال ہوئے کہ
ہیرے امانتی ستر ہزار روپیے سے انکار کرنا۔ بمبئی والے کا دوالیہ نکلنے تین لاکھ
روپیے کا اقرار کرنا اغلب سماعت شریف مین آیا ہی ہوگا۔ قصہ مختصر براہ کرم
باندازۂ وقت بلاتعیین نیازمند سے طالب ہوجیئے تو نذر پیش کرنیکو حاضر ہون

مخدوم زادہ میان صلاح الدین صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالے کے نام

آپکا چیستان نامہ معمّا چامہ صادر ہوا۔ ہوائی کنایہ سربند راز سمجھنے کا دماغ
بندے کو خدا نے نہین دیا جو سمجھتا رجسٹری خط مین جب یہ احتیاط کی گئی ہے تو
صاف یون ہے کہ مجھ ہی سے یہ احتیاط فرمائی گئی ہے۔ مجھے تو جیسی صاحبزادونکی
تعظیم تا بمقدور لازم ہے ویسی ہی صاحبزادیونکی تکریم بحدّ امکان ملزوم ہے

ہر شخص دونو آنکھونکو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ دوئی مین احول مبتلا ہوتا ہے

خان بہادر ذوالقدر کے نام

کتبہ مع کتاب مجلد پہونچا۔ کیا کہون خدا نے آپکو کیسی نور کی طبیعت دی ہے یہ خطوط نہین خطِ شعاعی آفتابِ فضیلت ہین۔ الفاظ جو دیکھو آبِ کوثر سے دہلے فقرے وہ گویا سانچے مین ڈہلے۔ چستیٔ بندش طرۂ حور کو پریشان کردے سلسلۂ بیان کو سنبل کی لڑیان کہون یا گل مسلسل گندہ ہے۔ شستہ زبانی پر آتش و ناسخ بلاغت سے ہاتھ دہو بیٹھے۔ واقعی آپکے منشآت کا ڈہنگ الگ تھلگ ہے رنگ نرالا ترکیب انشا نرالی ہے۔ تصوفی نکات پر صوفی صافی عش عش کرے۔ مزاحی لطیفونپر مہذب ظریف غش کرے۔ گو میرا قلم یاری نہین کرتا جو اس تحفے کا شکریہ لکھون تاہم شکر گذار ہون۔

مخدوم زادہ میان صلاح الدین صاحب چشتی کے نام

بندے کے رنجور الفاظ سے آپ رنجیدہ نہ ہون۔ خادم کا مسلک مرنج و مرنجان ہے یقین مانئے کہ جبتک میری جانمین جان ہے اور قالب مین قلب اور قلب مین روح۔ روح مین ایمان۔ اور قدرت مین امکان۔ مین آپ حضرات کو اپنے سے عزیز اور زندگی سے پیارا جانتا ہون۔ خدا گواہ ہے اور آپکی محبت شاہد۔ بندہ اپنی طبیعت سے لاچار ہے گاہ گاہ گستاخی ہوجاتی ہے

للہ معاف کیا کیجئے۔ واحسرتا اب تک آنحضرت کے انتقال پر روتا تھا۔ آج اپنی زندگی کا ماتم کرتا ہون

ایضاً

نامہ کے شکر مین شکریہ ادا کرتا ہون۔ عرض کو عارضی سمجھا سنئیے براہ جوہر شناسی جوہر مانئیے۔ عالم تماشا ہے۔ مین آپکا شاکی۔ آپ میرے حاکی۔ میرا شکوہ یہ کہ آپنے خط کا جواب نہ دیا۔ آپکا گلہ وہ کہ مینے خیریت گوئی عافیت جوئی نہ کی اے جناب ذرا یاد کیجئے بندہ یاد دہی کرتا ہے۔ آپنے احمد آباد تشریف لے جاتے وقت جو خط بہیجا تھا مین نے درجواب اوسکے رجسٹری رقیمہ روانہ کیا تہا متحیر ہون آخر ہوا کیا۔ کسکو پہونچا۔ کسنے لیا۔ کسنے دستخط کیا۔ کس کنکوے کو اڑایا۔ کن اغیار نے ہتہ مارا۔ سچ یہ ہے اوس لفافے مین پیارے صاحب کا جوابی لف ملفوف تہا۔ انکو نہ پہونچنے کے ملال کے علاوہ غم یہ ہے وہ کیا سمجھے ہونگے۔ اول سے تو مین ڈرپوک آدمی تسپر انکی انوکھی طبیعت بانکے مزاج سے اور بھی ڈرا ہوا ہون۔ ڈرتا ہون کہ مبادا بے گناہ۔ گنہگار نہ بنایا جاؤن تو بس آپ سمجھ جائیے ادہر انکی تیوری چڑہی۔ ادہر میری صورت اوتری۔ ہوش فقرو۔ حواس کافور۔ اوسان خطا۔ جان رنج مین۔ اور سو طرح کی جفا۔ ہنوز تصویر نہ پہونچنے کا درد جو کلیجہ کہائے جاتا ہے۔ وہ کس منہ سے

بولون کیا وہ بیدرد سنینگے یا باور کرینگے کہ ڈاکیہ نے میرے خط پر ڈاکہ مارا ہے
نوٹ سمجھکر لوٹ لیا ہے میان للہ مجھکو اور میری بیگناہی کو ذرا دیکھنا - پیارے صاحب سے
کیسا ڈرا ہوا ہون - کیونکہ وہان - پر کے کوّے اڑا کرتے - باتکے تبنگڑ بنا کرتے ہین
اب جو یہ حیلہ ملا ہے انشد جاری کیا گیا ہوا پر باندہو باندہینگے - لمڈورے - لمبے پیچ
لڑائینگے کہ ہتے مارینگے - اتفاقاً کوئی کنکوا کنوّن مین سے کٹا ہوا بہی آڑائے
(وہ پنیدی بہی) تو ہتے پر سے ٹوٹنے کی بات ہے - کیا عرض کرون خیالی پیچ پاچ سے
کٹا جاتا ہون - مانجہا ڈہیلا ہوا جاتا ہے - یقین مانئے بندہ رجسٹری خط نہ پہونچنے
کا عذر اصلا نہ مانیگا - کیا اس سررشتے کا کاغذ پتنگ کی ڈور تہی - جو لونڈون نے
لوٹ لیا - ہرچند تصویر کے تصور مین نقش دیوار ہون لیکن کشش محبت مین کہنچا جاتا ہون
جلد انکی شبیہہ مع خط خاص روانہ کرا دیجئے اور یہ شعر پڑہ دیجئے - شعر

ان دل فریبیون سے نہ کیون اوسپہ پیار آئے ؛ روٹھا جو بیگناہ تو بے عذر من گیا

آپکی ملازمت اور اونکی مواصلت کے سوا اور کیا عرض تمنا رکہتا ہون جو
معروض کرون -

بنام نواب بشیر نواز جنگ صوبہ دار

ہم خرما وہم ثواب کی مثل مشہور ہے - بارے ہم فال وہم تماشا کی تمثیل سے
روضۂ خلد آباد مین نظارہ دار العمارۂ حضور بالضرور ہے - جہان جبے نیاز

تماشونکو بدل جائین وہان بانیاز یجان کیسے نہ آئیگی ہیہات حکومتی ادلجہاد
سُلجھاؤنے مجھی پابندِ اقامت کر رکھا ہے تاہم براہِ شوق اورنگ آبادی ریل کی
رال ٹپکی پڑتی ہے۔ اِسکے کُھلنے تک اگر جیتا ہون تو ہم و عدہ جیتا ہون ورنہ
سارا جیتا ہرن ہوکر شکارِ چشمِ غزالان ہوجائیگا۔ بسمل نیم جان رہ جائیگا ۔
قیام خیام ناندگانون مین صاحب معلوم کا مقام سے کھٹک کے صوبہ داری مین
سسکتے رہنے کا تذکرہ ہر آئینہ فرا یادِ خاطر ہوگا۔ آخر گردشِ دور دوار کا
تصوری مرکز وہی ہوا جو مرکوزِ خیالی تھا۔ آمدم بر سرِ مطلب تقریر جیسی منتظرِ دیدار آپ ہے
ویسا ہی تحریر کو سبب در کار ہے۔ بیکارونسے خالی خولی خیریت جوئی عنایت فرمائین
کو گوئی محض بیکار ہے۔ نظر بر آن ضروری بات یہ ہے کہ میرے قبلہ نواب محمد عسکری جنگ
قبلہ سالار الملک مرحوم کے منجملہ جاگیرات چند موضعے آپکے صوبے مین واقع ہین آپ
نزاعِ حقوق پر ضلع سے باراسئے مناسب رپورٹ ہوئی ہے امید ہے کہ آپ بھی
اسبارہ مین وہ تجویز و سفارش فرمائینگے جو روابط سلف و خلف کے شایان ہو
اور بند ہوا آپ کا جو بندِ احسان ہو۔

مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

مین نامہ کا شکریہ ادا کئے بغیر رہ نہین سکتا۔ پر کیجئے کیا ہیہات دل کا مطلب زبان
قلم سے مؤدی نہین ہوتا۔ بیوقوف اپنے تئین دکھنی و ہندوستانی کہتے ہین آپ

اور نہین جانتے۔ وہ خدا کسکو کہتے ہین آتشیمن ہے کے اعتبار سے یورپی عجمی نہین ہین ہم تو
بحمد اللہ ہم تو خون و دل عربی رکھتے ہین۔ واقعی تصنیف مصنف کی یادگار ہی
بارے مجھ جیسے بے سمجھ کے سوانح عمری کو باکار سمجھنا بیکار ہے۔ آپکا یہ فرمانا
(خدا نے یہ دیا وہ دیا۔ پر تمنے کچھ نہ کیا) ٹہیک ہی بارے صورت بہر صورت
بے اعتبار ہے۔ اسپر کسکو افتخار ہے۔ رہی سیرت البتہ یک گونہ در اختیار ہے
جس سے خود مجھکو ندامت ہی۔ رہا دل و دماغ وہ توکب کا گیا گذرا ہے دماغ
بر فلک و دل بزیر پاے بتان ٭ زمن چہ می طلبی دل کجا دماغ کجا ٭ دنیا کے
ہست کی ہستی ہی کیا ہے جسکے ہست و نیست پر مر مٹون۔ قناعت و استغنا کو
کہو بیٹھون۔ دیکھیے گلستان اپنی رنگ و بو سے باغ باغ ہے بہار مین کھلا
جاتا ہے۔ گل و بلبل کے ناز و نیاز پر پھولا نہین سماتا ہی۔ لیکن آخر نمرا اسکا
خزان ہے۔ سرو کو آزاد کہتے ہین حالانکہ وہ بے ثمری سے پا بگل ہے۔ سبزہ
سرسبز ہین یگانہ ہے مگر آخر پامال بیگانہ ہے۔ عشق پیچ پیچیدگیون سے بیجان۔
سنبل الجھن مین پریشان۔ نرگس سراپا حیران غنچے کی چٹخ کہے دیتی ہے کہ گل خوشی مین
کہلا نہین جاتا۔ اپنی ہستی پر ہنستا ہی یا ناظرون کی غفلت پر خندان۔ قمری طوق
بہ گردن۔ بلبل نالان۔ ابر گریان۔ شبنم اشکبار۔ حنا پُر خون۔ لالہ داغدار۔ چنار
شرر بار جیسے پھولون مین رنگ اور باس شب باش نہین ویسا ہی چند دن کے بعد

میری یہان بود و نہین باش نہین - نہین معلوم سمجھ پر کیسی اوس پڑگئی - کیسا پالہ پڑگیا دیکھتے ہین لیکن نہین دیکھتے - سنتے ہین مگر نہین سنتے - طبیعت ہی تو ہی بس جسطرف چل نکلی نکل گئی - مجھکو تکلف سے عار ہے - میری تحریر تک نثر عاری ہے جو اپنے کو برباد سمجھے وہ کسی کو کیا خاک سمجھے - مجھے اگر ہوتا آپ حضرت سے ملال ہوتا نکہ لالہ کھجوریل و مرزا شور بخت سے - وہ انجان بجز دال چپاتی تلے بیگن کے کیا جانین

میجر نواب افسرالدولہ کمانڈر گولکنڈہ برگیڈ و ایڈیکانگ حضور نظام ؛

مین دیکھتا ہون چشم بصیرت کہے دیتی ہے - کہ کیسی کچھ آپ کی زایدالوصف محبت مبذول حال محمود علیخان ہے - چونکہ شکر مستلزم دوئی ہے اور دوئی مخالف وحدت دیکھتی - اسلئے بس یہی ایک مصرع اظہار مشکوری کے واسطے موزون ہے مصرع شکر منت ہاے تو چندانکہ منت ہاے تست ؛ با اینہمہ اس ناتمام مسرت کا تاسف تمام یہی ہے - جس کا مختصر یون ہے (بی - اے - ایم - اے - بیرسٹری - انجینیرنگ - جیالوجسٹ - اگری کلچر - سائنس) انڈین - یورپ مین حاصل کرسکتا ہے مگر ملٹری کمیشن یافتہ ہو سکتا - نہ ڈولچہ مین از روئے رول پاس کیا جاتا ہے نظر بران کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیئے جس سے ہمین ہم خرما و ہم ثواب مل جائے - اور دوسرون کو اس کا ثمرہ ہاتھ آئے - اسبارہ مین مینے نواب مدارالمہام بہادر سر آسمانجاہ در رزیڈنٹ صاحب ذیجاہ سے التماس کی تھی مگر افسوس مصرع ہوا مین دوست جسکا

دشمن او سکا آسمان کیون ہے ؛ خدا آپ کے ارادو نمین برکت اور قبضے مین قدرت
دے تو یہ ڈانوان ڈول گروہ ڈرلیجہ جائے ۔

منجانب خالص ۔ مخلص کے نام

شعر خوبرویان جہانسے تجھے نسبت کیا دون ؛ ہوتے یوسف تو بتاتا اونہین صورت تیری
یاوری بخت و رسائی طالع سے تمہاری طلعت ہمین پہونچی ۔ فرط شوق و جذب محبت
مین الفت کی نگاہو نسے دیکھ رہا ہون ۔ کیا کہون تمہارا سراپا سراپائی حسن ہے
نور کے سانچے مین ڈہلا ہی ۔ قامت قیامت ۔ سر ۔ سرباز و نگا سرمایہ ناز و نیاز
پیشانی مہ جبینون کی پیشانی ۔ خط پیشانی خط کش سر نوشت جبہ سبز خطان سے ۔ رخ نور روشن ۔ دوش
مہروشان لمبی چوٹی دراز گیسو ہمزلف زلف رسا ۔ ناتوان محبت کے عصا ۔ آنکھین جادو
نگاہ فتنہ ترچھی چتون بانکی ادا ۔ نگاہ بیمار بیمار دنکی شفا ۔ مژگان و ابرو تیغ و خنجر
کی آبرو ۔ فرق یہ ہی اوس کا مجروح چنگا ہونا چاہتا ۔ اِسکا گھایل جان دینے پر مرتا ہے
بھوین کمانی ۔ مژگان تلی کمان کا تیر ۔ چاند کو صورت سے ہلال کو ابروسی کیا مناسبت
وہ کہان یہ تیور و بل کہان ۔ کدھر گہن کی صورت ۔ کدھر نور کی مورت ۔ ہم نے
مشتری مین چار چاند سُنا ہی ۔ اِس زہرہ جبین مین دو ہلال دیکھ لیا ۔ اِس
خورشید طلعت سے چاند کو کیا مشابہت وہ دو ہفتے مین ہلال سے بدر ہوتا ہے
اور اس سے ہفتے مین ۲ ہلال بدر ہوتے ہین ۔ اس آئینہ رخسار کو حسن یوسف

آئینہ ہر آئینہ دکہلاتا ہی۔ تل کو سویدائے دل کہنا حجر اسود کی قسم نکتہ بمعنی ہے خموشی
شکرین لب کی شیرین گفتاری کو کہے دیتی ہے۔ حلاوت سخن اسکو کہتے ہین مُردونکو
ہم جلاتے ہین۔ لب۔ جان بلب کے مسیحا ہوتے اگر دہن تنگ سی بات نکلتی۔ اسلئے
تو ہم بے اجل مرتے ہین۔ ذقن پر سیب آسیب زدہ ہے حسن چاہ زنخدان کی
چاہ مین ڈوبا ہوا ہی۔ نازک کلائی کو پنجۂ مرجان سے نسبت دینی ہندی کی تشبیہ ہے
نازنین انگلیان دلمین چٹکیان لیتی ہین گلے کو صراحی سے نسبت نہین دیتا۔ دریائے
حسن کو کوزۂ بلور مین بند کرتا ہون سینہ وشکم سڈول باصفا پر نظر شکیبائی سی پہسلتی ہے
تو جان اٹکتی ہے پستان کو قبۂ نور کہتے ہین مین سنگدلون کی سختی سے تشبیہ دیتا ہون
ناف کو گرداب محبت کہون یا آب وصل کا سرچشمہ۔ یار باقی صحبت باقی مابقی عند التلاقی

میر واحد علیخان صاحب بہادر صدر مہتمم کوتوالی کے نام

حضور دل محبت نامہ عذب نہین۔ عذاب ہوا۔ اسلئے کہ آپ نہین آئے اور خط
پہونچا۔ تاہم کاتب کا تو نہین البتہ مکتوب کا مشکور ہون۔ ہرچند آپکی رفتار سے
پایا جاتا ہی اور چال ڈہال کہے دیتی ہے کہ آپکا تشریف لانا قیامت کا آنا برابر ہی
مگر فرق اسقدر ہے اسکا انتظار نہین اور آپکی منتظر۔ لراقمہ۔ شعر۔ فنا کے بعد
بہی آنکہین میری کہلی ہی رہین ؛ کسیکو یار کا اتنا ہی انتظار نہ ہو ؛ خیر صاحب
ہم بہی دل سخت۔ کلیجہ تہر کا کرکے وعدہ وایفا کو یوم الجزا پر منحصر کرتے ہین

کیونکہ دیدار روزِ حساب بالضرور ہونا ہی ہی۔ شاہ صاحب کے اوصاف مین آپ جو صوفی

بنے مین اور اُنکی بعیت لائے ہوئے ہین۔ مرید کو مراد مربی کو مُرتبہ مبارک ہو۔ مین

انکا معتقد ہون کہ نہ ہون۔ معبود کی مرضی لیکن آپ دونون صاحبونکی ایک کرامت

کا تو لامحالہ قایل ہون۔ اہو ہو تو قسمت اسکو کہتے ہین قاسم ہم بنتے ہین تقسیم

یون کرتے ہین۔ یعنے شاہ صاحب کا آپکو گھر بیٹھے ہاتھ لگنا۔ باورچیانے مین

خرگوش کو پایا ہی۔ اور آپکا انکے چنگ پر چڑھنا واللہ سے اندہے کے ہاتھ

بٹیر لگا ہے۔ مصرع ضرب المثل ست یک گز و دو فاختہ انیست ؛ شاہ صاحب کے

کشف و کرامات۔ تصوفی نکات و شرح مسئلہ وحدت الوجود نے (وحدہٗ لا

شریک) کی قسم لُٹا لُٹا دیا۔ پہڑکا دیا۔ حضرت کی وجدانی کیفیت کا کیا کہنا عجیب

حال و قال ہے۔ اس کیف کے بزرگوار کم دیکھنے مین آئے۔ حق تو یون ہے کہ

انکا دم بھی غنیمت ہی۔ اس دم و خم کے آدمی کہان ہوتے ہین۔ مہربان ایسی

پوچ و لچر گفتگو کو کفر والحاد کہتے۔ توحید نہین کہتے۔ جو توحید کہتے ہین۔ آج کل آپ

جو اعتقاد کی ست بنے ہوئے اور معتقدی کے خاص ٹنچر کھینچے ہوئے ہین تب ہی تو

یہ جوہر شناسی ہی۔ (ساقن کے دمونکی خیر) شاہ صاحب چرس کا دم لگاکے براتی مین

تو یاران دمباز بڑبڑاتی باتین بتاتے ہین سبحان اللہ حضرت اور فرشتونسے ازدیاد

کی باتین ہوہی ہین۔ لیکن مین اسقدر کہے بغیر رہ نہین سکتا کہ بالضرور معلم الملکوت

گفت و شنید ہوتی ہو گی۔ آپکے ایک خواجہ تاش نے شاہ صاحب کی موحدی اور محویت کے
ثبوت مین حکایت بیان کی۔ محلے مین ایک ظالم نے اتفاقاً خادمہ کو اودہر تازیانے جو لگائے
ادہر حضرت کا پیرہن مبارک چاک چاک ہوگیا۔ انکی ردیف نے اسنے بھی چڑھی ہوئی
چشم دیدہ سرگذشت سنائی کہ حضّار کے کان تک کھڑے ہوگئے بحدّیکہ شک
مُبدّل بہ یقین بلکہ عین الیقین کے حد کو پہونچا۔ کہنے لگے شاہ صاحب کے حالات
عجیب و غریب نہ سلف کے شنیدہ ہین۔ نہ حال کے دیدہ۔ چشم بینا ہو تو مشاہدہ کرلو۔
غرض فرماتے ہین یہ حکایت کوئی تعجب خیز نہین۔ بارہا دیکھا گیا کہ شہر بھر مین عقد
یا شادی ہوئی۔ شاہ صاحب پر وہ صدمہ خاراشگاف و دل خراش و جگر تراش
ہوتا ہی۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ لباس پر خون و پاش پاش ہوا جاتا ہے۔ دونون آتش
پینا پڑتی ہے۔ مگر آپ ہین کہ اوسی رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین۔ مجال کیا کہ پژمردگی
و ژولیدگی چھو جائے۔ صورت ہشاش ہی تو چہرہ بشاش۔ اللہ اللہ کیا عرض کرون
اہل مجلس پر یہ ادہوری نقل سُنتے ہی ایسی وجدانی حالت طاری و ساری ہوئی
کہ مارے وجد کے لوٹ لوٹ گئے اگرچہ راوی ثقات ہین تاہم آپ براہ مہربانی
خامہ دار۔ سے اسکی حل و عقد مین وہ موشگافی و عرق ریزی فرمائی کہ نفس امارہ
مخالف کو بھی مقام دم زدن نہ رہنے۔ چشم بد دور خدا چشم زخم سے بچائے۔
شاہ صاحب تو آپکے سر کی قسم قدم لینے کے لائق ہین۔ ایسے قدوم ملتے کہان ہین

کیون حضرت معاملہ فاش فاش کہے دیتا ہی ۔ یہ مشائخی نہین علتِ مشائخانہ ہے ۔
اُف رے حوصلے فراخ حوصلگی اسکو کہتے ہین ۔ واقعی بڑی بڑی آفتین جھیلنی پڑتی
ہین ۔ تب کہین درِ معرفت کھلتا حقیقت کھلتی ہے آپ کی خوش نصیبی ہے جو ایسے
باکرامت کی زیارت نصیب ہوئی ۔ سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے ۔

نواب اعظم یار جنگ صوبہ دار شرقی کے نام

مین اپنی بھول سے سمجھا تھا کہ آپکے دل سے میرا نام کیسا نسیان تک خاطرات ان
نہ رہا ہوگا ۔ میرا نامۂ اعمال جو سوانح عمری سے تعبیر کیا گیا ہی اوسکا دیکھنا بھی
لامحالہ گوارا نہ ہوا ہوگا ۔ بارے شکرِ خدا رقیمہ کہے دیتا ہی آپنے سوانح عمری کو
بہ نظرِ سرسری نہین دیکھا جسکا مین مشکور ہون ۔ مین قاضی نہ قاضی کا پڑوسی سے
محتسب نہ احتساب میرا شعار ہی ۔ رند مشربون کا بہتّر ملت سی ملت رکھنا مذہب
خاص ہے شعر شود گر اہلِ مذہب را خبر از مشربِ رندان ٭ بگردانند مذہبہا بنا
موزند مشربہا ٭ بارے اس کا یہ ملٹ کو تو دیکھیے ۔ جہان کسی نے انگلش تعلیم پائی
لگا غرض کرنے فیشن وہ جس سے بھائی بند کیا بی بی گھر بھی تک پہچان نہین سکتی ۔
جیسے سچ مچ حق تعالیٰ نے مسخ کر دیا ہی تثلیثی نکٹائی لگا کے نکو بنگیا ہی ۔ سرپہ
(ہیٹ منھ مین چورٹ) ہاتھ مین ڈنڈا ہی ۔ سگ سے سگاوت کر شیچنی مین لگاوٹ
باتون کا عجیب لہجہ ہی ۔ کونڈ مین حاجت کو جانا ۔ آبدست سی ہاتھ دھوتا ۔ ٹب مین نہانا

پیر سے سر تک ترکیب ابتر کرنا۔ بات بات پر نگبڑکے انگلشمین بنے جانا گیا ہے
یوروپین کے آگے ذلیل۔ اسلام کی تذلیل۔ نام آوروں میں مسٹر پرفیل کہلانا
حماقت کی دلیل ہے۔

میر محمود علیخان صاحب بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام کے نام

اظہار شوق میں گو لب بند ہیں مگر دل گویا ہی تاہم ہمت جرأت نہیں کرتی۔
طرفہ یہ کہ بے کہے طبیعت نہیں رہتی۔ چاہتا ہون آپکے دیدار میں نظارۂ دولت
سرا الان کرون۔ رنگ برنگ کے پھول پتّے کی سیر میں نیرنگی زمانہ کو مثل نرگس
تنہا حیران کرون دیکھیئے رُت کے دن ساون کا مہینا۔ بلبل کی چہک۔ گل کی مہک
دل کا جوش۔ بادل کا خروش۔ ابر کی گھٹا ہی۔ میرا غنچۂ دل کھلا۔ زخم جگر ہرا۔
وجدانی کیف کم نہیں بڑا ہی۔ قمری کی کو کو با دونو شون کے لئے صلا ہی۔ کویل کی کوک
اذن عام کی صدا ہی۔ تسپر ہماری خموشی۔ گل سے نسیم وصبا کی سرگوشی عالم تماشا ہے
آپ جانتے ہین مخلص کا تخلص خواہ مخواہ شاد ہی۔ جب شادمانی کا سامان موجود ہو
پھر کیا پوچھنا۔ (نیکی اور پوچھ پوچھ) مگر وقت کا بہلا ہو کیسی بے وقت کی سوجھائی
سمجھاتا ہی۔ ہیہات شاہانہ سرود وچنگ سے جاتا ہی۔ سعید دن دیکھ کے نیک اندیش
سے شارے دکہاتا ہون کہ محمود زمانہ کب آتا ہی۔ ہمین بلواتا ہی۔ یہ نصیب کہان سے
پاؤن وہ طالع کدھر سے لاؤن جو قران السعدین کی ساعت معین کرون تاہم ای دل

بیدل نہ ہو کسی نہ کسی طرح تیرا اشتیاق پورا ہی ہوگا - اگر قران سعدین نہ سہی قرین سعد و نحس ہی سہی - آج مریخ زور پر ہے - کل عطارد کا روز ہی - بچار نہ کرو خط لکھو کیا عجب ہی قرعہ مقصد کی خبر دے - قاصد آئے - نامہ مقصود لائے - دیکھو تو بخت کیسی رسائی کرتا ہی - مخدوم یگانۂ روزگار ہے - بیگانہ وار دو دلی نکریگا اچھا لیجئے جرأت کرتا ہون - جذب دل کو آزماتا ہون شعر از خون جگر بتو نوشتم ؛

پیغام مرا جواب تا کے ؛

مضمون وصول تصویر کا تائید وصال کے پیرائے مین

جیسے مصور تصور کو تصویر یار ملی ہے - خیال وصال مین گو بہ شکل تصویر خاموش بیٹھا ہے پر کشش محبت مین دل کھنچا جاتا ہے - تمھارے نہ دیکھنے تک تصویر کا دیکھنا تھا دید عکس کے بعد وا دید شخص ہر آئینہ تھا لہذا شعر اُلٹی ہی چال چلتے ہین دیوانگان عشق ؛ آنکھون کو بند کرتے ہین دیدار کے لئے ؛ بس عجب نقشہ ہی تمھارے دہن مین دنیا ڈھونڈ لی - مافیہا اندھا ڈھونڈھی - رقیب بد نظر کے خدشے سے چوکھٹے کو نشست کے کمرے مین نہین پہلو مین رکھا تھا - شوخی کی وجہہ سے لب لعل و رخسار رنگین پر اگر داغ پڑ جائے تو والہ یہ بے تمیز کیا دھبہ نہ لگا نا مین تمہاری عنایت کا شاکر ہو کر ناشکر ہوتا نہ گلے شکوے کرتا - پوچھتا ہون - باطنی درد دینا بظاہر ہمدرد بننا تمہارا مداوا ہی کہ نہین - او غارت گر ایمان دل چرا کے

آنکھین نہ چراؤ۔ اجی تابکے یہ ناز۔ یہ انداز۔ یہ چاؤ۔ للہ جو آؤ کے کہنے پر نہ جاؤ جلد آؤ۔

نواب احترام جنگ صوبہ دار شمالی و غربی کے نام

نامے نے مشکور کیا۔ شکریہ عرض ہے۔ آپ میرے بدیر خط بھیجنے کی شاکی ہو جیے نہ شکوے فرمایئے مقصر ارسالِ خط مین اپنے طولِ عمل سے قاصر۔ جنت مین قصر بنا رہا ہی۔ بات یہ ہے کہ پتھر کے نیچے ہاتھ ہے۔ طبیعت خستہ۔ دل دلِ زندگی کا بستہ۔ ذہن خموشی کا وابستہ۔ قلم عرضِ حقیقت مین قطعاً شکستہ و زبان بریدہ ہے۔ شعر حسرتِ دنیا دو دن مخلوقین رہ کر لیگئے ؛ اہلِ دنیا اس جہان سے خاک تھپر لیگئے ؛ مختصر یون ہے جب باجی کی بنگئی۔ بھلا آدمی بنگیا۔ ٹرّانے لگا۔ نیچ سر چڑھا۔ بے اونچ نیچ دیکھے بھالے بڑّانے لگا۔ جناب مجھے لڑنا نہین آتا۔ آنکھین لڑانا آتا ہے مصرع سر لڑا دیتے ہین دیدیکے لڑانے والے۔

ایک مشوش محب کے نام

مشتاق کو اشتیاق نامہ پہونچا۔ یہ از خود بیخبر ہر چند دنیوی معاملات سے بیخبر ہے لیکن دوستون کے حالات سے ضرور باخبر ہے۔ مینے آپکی نسبت کسی مخبر کی بُری خبر نہین سُنی ہے۔ خوش خیال تمسے خوش مین۔ اُن نقالون کا کیا کہنا جو دائرہ عقل سے خارج۔ بیہودہ گویون مین داخل ہین۔ نامعقول خواہی نخواہی دخل

در معقول دیتے ہین۔ ترش۔ و گندہ دہن تلخ گفتار جو روکھی پھیکی باتین بناتے ہین
اُنسے کہدیجئے ارے میان آنکھین تو ملاؤ۔ مُنھ دیکھی باتین نہ بناؤ۔ بخدا رخ انور
پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین۔ وحشت کے مارے بگلاہٹ سی حواس ایسے غایب علیہ
جیسے گدہی کے سر سے سینگ۔ ہوش کی دوا کرو تو خبط کا بھوت سر سے ٹلے۔ کچھہ پینت
کی خبر بھی ہے۔ سنتے ہو کیسے غل غپاڑے ہین۔ کیا ڈنڈ مچی ہوئی ہے۔ یہ حلال
خور اپنے ہاتھون مردار موت مر رہے ہین مسیحائی نہ سہی دجالی تو کیجئے۔ ان اجل
رسیدون کو بچا تو لیجئے۔ ہائے ان بیزبانا بالغونکی معصومیت لائق ترحم ہے۔ ناحق
بگان شتر سمجھے جاتے ہین۔ ٹنگڑی لیجاتی ہے۔ گلو خلاصی کی کوئی صورت نظر نہین
آتی ہے۔ اوہ سحر ہوئی۔ اودھر کو بنی نہ کوئی نحر ہوا۔ بہتر تو یہ ہے **مصرع**
بر توکل زانوئے اشتر بہ بند: کے اہل قطار مین اپنا شمار کر لو۔ سلامت روی اسی مین ہے
ورنہ اونٹ کے اتار ادرچڑھاؤ پر لعنت کا حساب ہو جائیگا۔

کسی محب کی فرمایش سے ایک محبوب کا فرکیش کے نام

پیارے جنا جی تمہارا میرا عجیب ماجرا ہی۔ بیخودی سے بجائے اشک آنکھونسے میرے
خون بہا جاتا ہی۔ تم خودروی مین بہی جاتی ہو۔ واہ کیا کہنا آپکی آشنائی بھی بے بہا ہے
کیا نربدا کا آشنان ہی تمہاری قسمت مین بدا ہی۔ کرشنا کی نہان مین سیندوری
قشقہ دُملکے کنک کا ٹیکہ نہین لگتا ہی۔ او گیسون والے جوٹی کی بات یہ ہے۔

یہان بال اُترنیکی رسم نہین ہر۔ تیرتھون کے بہانے گردا وری کرتے ۔ گودا وری مین
پاپ دہونی پراچہت کرنے ۔ پن لینے ۔ دان دینے اگر آؤ تو ہم خرما دہم ثواب ہے
ادہر کا آنا کچہہ سمندر کے اودہر کا سفر تو ہے ۔ نہین جو جہوٹ لگ جائیگی تمہین گنگا جل
کی قسم ضد نہ کرو۔ ہٹ دہرمی کی سند نہین۔ تمہارا دہرم تشنگانِ وصال کو جل دینا ہے جلانا نہین ہے
جب چادر گہاٹ کے سنگم پر لوٹ پڑینگے جوبن پہٹ پڑے گا ۔ گریبان چاک جامہ سے
باہر ہو جائیگا ۔ پنگہٹ پر پریون کے جہمگہٹے رہین گے ۔ ہم پرے رہین گے ۔ تب نہا دہو کے
چشم بددور آپ بال سکہلائینگے ۔ شرم سے آفتاب کی کرن ۔ کٹ جائیگی ۔ اجی
جمناجی جوانی بہتی گنگا ہی ۔ بحدّ امکان گیت دان کرلو ۔ ورنہ وقت گذر جائیگا ۔ ندی
اُتر جائیگی ۔ کفِ افسوس ملتے رہ جاؤگے ۔ اوماہ چہار دہم تا چند شربت
وصال کے جہاسنے مین بارہ گہاٹ پانی پلاؤگے ۔ کبتک کنوئین جہنکاؤگے
للّٰہ کہہ تو دو آؤگے کہ نہ آؤگے ۔

محب کو کسی حبیب کے کہنے سے

تمہارا خط کیا آیا دلِ افسردہ کو افسردہ کیا ۔ خونِ جگر خونابہ ہو کے بہگیا ۔ خدا کرے تمہارا
شکوہ جلد دفع ہو تو خط بدیر آنیکی شکایت بھی رفع ہو ۔ میری عافیت کی نہ پوچہیے
وہ تو آپکی اختیاری ہے ۔ وصل کی توقع دلانے والے چار فقرے لکہدیے ہے
ہم جی گئے ۔ دو فصلی انداز مین تم روٹہہ گئے ۔ ہم مر مٹے ۔ میان کا تہدن سولہ آنے

عمری مع التصویر کا دنیا تمہارا دلکش و جان کش لفظون نہین اسکا تذکرہ کرنا مجھے سہما دیا
سکتے مین ڈالدیا - ندامت کے مارے آنکھین ملا نہین سکتا ہون - وجہ کیا
خوش رو کی تصویر خوش آیند ہوتی ہے نکہ مجھ جیسے زرد رو کے کالے لباس کی
شبیہ - گورے چٹے کے دیکھنے کے لایق ہوتی ہے - دیکھئے سوانح عمری کے
جلد مین تصویر جو چھپی ہے اوس سے خودنمائی نہین - ناشناسا کی شناسائی
کے لئے ہے - نسب نامہ لکھنے کا مقصد سلسلۂ آب وجد ہے - نہ اظہار عالی نسبی
تکذیب سوانح عمری کی غایت - سانحۂ سلطنت ہے باقی خیریت - مین تمہاری خوبصورتی
پر مرتا تھا اب خوش سیرتی سے جیتا ہون - اے مشتری ہیچ کھنا مجھے کب مول لوگے
او پری پیکر انگشتری سلیمانی کب دوگی - ارے بے خبر خبردار ہو - کدہر بہکے جاتے ہو
کس سے کہتے ہو - ہوش کی دوا کرو - وہ تو اپنے تئین مسیحی کے مسیحا کہتے ہین بددماغ
ہوتے مین بن بن کے بگڑتے ہین گو دہن تنگ ہے دلکی بات نہین نکلتی - پر زبان حال سے
آنکھین بولتی ہین - دل لگی کی نیت سے ہم قاتل ہین مسیحا نہین ہین - جان من جان
لیتے ہو تو زہے قسمت مصرع یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے ؛ بارے
کہئے تو آنکھین ملا کے ذبح کرنا - شرما کے نگاہ چرانا کیا ہے - جب قتیل محبت دیدے
پھیرتا ہے تب قتال منھ پھیرتا ہے - ہیہات دیکھتے دکھلانے کو کوئی بسمل سے بھی رخ
پھیر لیتا ہے - مگر اسمین یہ ہو کہ مین نہ پڑتا کہ پیچھا چھوٹتا - ابھی یہ وہ ہاتھ نہین کہ چھوٹ گئے

چھوٹ جائین۔ جا لسنے تن چھوٹے تو چھوٹے لیکین دست و دامن نہ چھوٹے گا۔
او سراپاے حُسنِ ناز اس نیاز مند کا لکھا ہوا وہ سراپا۔ بے سر و پا تھا۔ وجہ
یہ تھی مین محرم نتھا نہ قلم آشنا تھا خدا وہ دن تو لاے جو دیکھکر کہون۔ معاتب
حل ہوگا جب راز سربستہ کھل جائیگا۔ آپکا خوشگن چلبلا فقرہ (بارالہ جیسے عکس تبلایا
ویسے شخص کو بھی ملا) دل مین چٹکیان لیکے تڑپا دیا۔ اللہ اللہ شہرالہ باد مین
بندہ یاد آیا۔ الٰہی انکا ہاتھ میرے گلے مین میرا دل انکے پہلو مین رہے۔

نواب سید عالم خان بہادر کے نام

نامہ دیگر۔ نامہ بر دل لیگیا۔ مجھے لوٹن کبوتر بنا گیا۔ اہو ہے مین کیا۔ میری سوانح عمر
کیا اور حسرت بھری تصویر کیا۔ جو پیارے دوست نے آپسے طلب کی اور آپنے
مجھسے چھپا کے چھپا نیکوا و نہین عنایت کی۔ اجی حضرت خوبرو یونکی تصویر
خوب ہوتی ہے نکہ ہم جیسے رو کش کی دلکش ہوتی ہے۔ وہ تو خواب مین بھی میرے
خیال سے ہچکتے۔ میرے تصور مین سائے سے بھڑکتے ہین۔ تصویر کی پرچھائین سے
کیسا کچھ سہمتے ہونگے۔ چونکہ وہ میری آنکھونمین بس گئے ہین اس روسے شاید
شبیہ دیکھنا ناپسند نہ کئے ہون تو قسمت کی بات ہے۔ کھٹکا یہ ہے کہین تصویر کا
چوکٹھہ دیکھکر شوقِ دیدار کھٹک نہ جائے۔ میری صورت کی طرح انکی طبیعت اُتر
نہ جائے۔ رنگ نہ اُڑ جائے۔ مزاج کھنچ نہ جائے۔ حسن زمان جسکو کہتے ہین

حسینِ زمانہ اُسپر مرتے ہین ارسے وہ یہی ہی۔ ہاسے پھر تو ستم ہو جائیگا۔ خاکسار
کا خاکہ برباد ہو جائیگا۔ لہٰذا آپ مہربانی کیجیے بالضرور اتنا کہدیجیے۔ صورت نہ دیکھیے
سیرت دیکھیے۔ کیونکہ احسن الخالقین نے جسکو جیسا چاہا ویسا بنایا۔ اسمین کسیکا
کیا اجارا ہی۔ ہان سیرت مین کسیقدر یارا ہی۔ دیکھو تو تم جیسے اپنے وقت کی شیرین ہو
ہم بھی اپنے زمانے کے فرہاد ہین کہ نہین۔ شکر خدا جہان دل ہاتہ مین لیتے ڈرتے
تھے۔ اب تصویر تو لے لی۔ جہان میرا خط سُنتے سی بیزاری تھی اب سوانح عمری دیکھتے
ہین۔ خدا کرے تحریر کے دیکھا دیکھی صورتِ دیدار مقرر ہو و شکل تقریر نکل آسے۔
محب کو منجانب حبیب بعد سلام پیام پھونچا دینا۔ کہین ایسا نہ ہو ایام گذاری مین
وقت گزر جاسے۔ حسرت باقی رہ جاسے۔

مولوی محمد علیخان صاحب کے نام

استفہامی نامے کا شکر۔ مفہومی شکایت کی حکایت کرتا ہون **مصرع** گوش بر سینۂ
من نہ و شنو زاری دل ؛ ہیہات کس زبان سے نہان کا بیان کرون۔ کس مُنہ سے
ناگفتنی کو عیان۔ ادھوری زندگانی مین۔ ساری خرابی یہ آن پڑی ہے کہ کیڑا
جڑ کو لگ سکے پیڑ تک کھا گیا۔ اب درخت کا سرسبز ہونا معلوم۔ پھلنا پھولنا
نامعلوم۔ ڈھاک کے تین پات تک معدوم ہین۔ واحسرتا غیر اقوام کا قوم عرب
مین شریک ہونا عجمی سے عربی کا خلط ملط ہو جانا ہی شامتِ اعمال کا عملی شگوفہ تہا اسلیے

تو امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے احتیاط کیلئے فرق بتلا دیا تھا (زنا سے جلق بہتر جلق سے جاریہ بدتر) جب غیر سے وصل ہونے لگا۔ پیٹ سے گن نکلنے لگے۔ فضایل نسب خصائل حسب مین از خود فصل ہو گیا۔ اب اشرافت نسبانی رہی نہ فضیلت نفسانی تو لگے نفسی نفسی کہنے۔ جس کا آغاز طوایف الملوکی تھا۔ اوس کا انجام طائفۂ مملوکی نکلا۔ اس نکال کا نتیجہ لازمی نا اتفاقی سے اتفاق و فاق سے نفاق ٹہیرا۔ بس حالیہ حالت نامحمود۔ نیک بختی مفقود کمبختی موجود ہے

بنام نواب محمد قاسم علیخان صاحب

کہیئے تو مجھ جیسے لاشے سے ملنا کیا ماشاء اللہ ہے۔ دیکھئے تو میری نیستی مین کیا ہستی کا نظارہ ہے۔ مین مثال عکس شخص ہون بلکہ اس کا بھی علی العکس ہون۔ دیکھنے کو آنکھین ہین۔ بصارت نہین۔ کان مین سماعت نہین۔ ہونٹھ مین لب جنبانی کی طاقت نہین۔ لسان مین گویائی و قوت بیان نہین۔ گویا منہ مین زبان نہین اسیلئے تو مین اپنے حالات کہتا نہین۔ حالت خود کہتی ہے کہ کیا حال ہے۔ وہ اوس مین جو کہتے اور کرتے اور ہین۔ مجھے اونکی طرح نہ جانئے۔ درحقیقت میری زندگی گھور ہے مین زندہ درگور ہون۔ آپ واقعی واقعات سے نادان ہین۔ بارے آپکے والد ماجد بھی کیا انجان ہین۔ قسام ازل نے میری ایسی قسمت ہی نہین کیا جو اقربا کیلئے کچھ کرتا۔ اگر کرتا تو کیا کچھ نہ کرتا۔ مین اقارب کو کل عقارب نہین کہتا

پر کرون کیا کہ کچھ کرتے دہرتے ہو نہین سکتا۔ خدائے کریم نے مجھ پر ایسا کرم
توکیا ہوتا جو سزا وار اکرام ہوتا۔ منعم کے دیتے پر انعام نہین کرتا۔ کفران نعما
کرتا ہون تو رب العالمین میرا حشر کفار کے سات کرے اور وہ کرے جوان کے
سات کرے۔ برانیہم اگر آنا ہی مرکوز ہو تو ایسے آئے جیسے کوئی میت پر
ایصال ثواب کے لئے جاتا ہو۔

ایک عزیز کے نام

قیامت نامہ پہونچا جسکے دیکھنے سے شور محشر فی الحقیقت بے حقیقت ہوگیا
آپکے اعمال نامے کو شہر آشوب کہنا بیجا نہ ہوگا۔ نہین معلوم تمہارا حشر کسکے
ساتھہ اور کیسا ہوگا۔ لاکھ فکر کرتا ہون۔ میزان عقل مین تولتا ہون۔ مگر یہ وزن
ہی نرالا ہے۔ جس کا حساب ہی نہین ملتا۔ تمھارا انداز سکھے دیتا ہی **شعر**
نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا ؛ مین وہ دانا ہون کہ گرجاؤن کف میزان سے
اے مرد خدا تمہارے سر مین مغز ہے کہ حرام مغز۔ تب تو یون مزاج بگڑکے
عصبی مزاج ہوگیا ہے۔ اہل یورپ کہتے ہین بندر سے آدمی بہ ترتیب و تربیت
بنا ہی۔ مین کہتا ہون تمکو حیوانیت نے سچ مچ آدمی سے بندر بنا دیا ہی
انسان کو خاک کا پتلا جانتے ہین۔ تمہارا وجود اگر چکنی مٹی سے بنتا بہتر ہوتا
چکنی چپڑی باتین تمہاری سرشت ہوتی۔ تلخ مزاجی سے یون ترش روئی

کی صورت پیدا نہ ہوتی۔ روکھی پھیکی طبیعت سی بدمزگی ہویدا نہ ہوتی۔ او[ر]
انجان شیرین زبانی شیوۂ انسان ہے۔ دشمن جان تک بہزار جان قربان ہے
بدکلام کا انجام حسب شعر۔ شعر دہن خویش بدشنام میالا صاحب ٭ کین زر
قلب بہر کسکہ دہی باز دہد ٭ لاکلام ہے۔ دنیا بھر کی شکایتین زمان و زمانیونکی
حکایتین جو کرتے ہو۔ کہیئے تو آپ کیا ہین۔ کیا ایک جہان تمہارا حاسد ہی اور تم محسود ہو
للہ ان اقوال و افعال سے باز آؤ۔ مجھسے دمبازی نہ کرو۔ وقت سی زمانہ سازی
اور دمسازی کرو اسلئے کہ تمہین دنیا داری کرنی ہے۔ ورنہ وہ شدائد دیکھوگے
کہ شداد نے بھی نہ دیکھی ہو۔ مجھکو حضرت پیر و مرشد رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد کیا تھا
جس کو آب زر سے لکھنا چاہیئے۔ فرماتے ہین۔ عالی درجہ چاہتے ہو تو والا درجونکا
ادب کرو۔ مساوی سے مساوات نہ کرو۔ مواسات کرو۔ کم حیثیتونپر زیادہ
التفات کرو۔ موافق و مخالف سی حسب مصرع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
برتاؤ کرو۔ علی ہذا بڈھونکی تعظیم اسلئے کرو کہ تمسے وہ ثواب مین زیادہ ہین۔
کم عمرونکی تکریم اسواسطے کرو کہ حرمت مین تمسے کم ہین۔ ہم سن سی حسن ظن
باین لحاظ رکھو کہ غالبا نیکی مین شریک غالب ہونگی سبحان اللہ کتنا پاک مسلک ہی
جس سے دنیا بخیر عاقبت محمود ہو۔ اس سرمغزنی پر بھی اگر تمہارا یہی سر اور
سودا ہی تو میرے درد سر نہ ہو۔

لہ الطف یہ ہے آنحضرت کا ارشاد محمد میان

اخلاص سے مخلص کے نام

ہفتے گذرے مہینا گذرا مصرع بیقراری دلمین ہے اور انتظار آنکھوں مین ہے ۔ لیکن آپ آئے نہ پیغام آیا۔ ہمین نامہ وپیام کی انتظاری ۔ اور تمہین خط لکھنے سی بیزاری ارے غضب یہ عیاری یہ دل آزاری۔ مانا تمہارے بھولے پن سے مجھے بھول جانا اگر اقتضائے کم سنی اور تقاضائے سن سمجھون تو سارے وعدے معاہدے بہلا دینے کو سمجھاؤ کہ کیا سمجھون۔ دیکھو عین وقت پر آنکھین چرانا شان مروت شایان محبت نہین ہے۔ (اَقُولُ لَهُ صِلْنِي فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ ؛ كَأَنِّي أَدْعُوهُ بِفِعْلٍ مُحَرَّمٍ ؛ وَإِنْ كَانَ خَوْفُ الْإِثْمِ يَكْرَهُ وَصْلِي ؛ فَمِنْ أَعْظَمِ الْأَشْيَاءِ قَتْلَةُ مُسْلِمٍ) او مہروش بے مہری سے آتش فرقت مین جلانا۔ ترسا ترسا کے مارنا۔ نری ترسائی ہے کہ پارسائی ۔ ارے ظالم ساری کبریائی و تیغ آزمائی اس مجروح فراق پر فرقت ہی مین ہوا کرے گی۔ گھاؤ پر گھاؤ دیا کروگے نیم بسمل کو بسمل ہی کر ڈالوگے ۔ تو شب وصل کے ناز و نیاز ۔ وصال کے ولولے اور انداز کیسے اوٹھاؤ گے ۔ مین اس لئے جینے پر مرتا ہون ۔ کہین ہجر مین وصال نہ ہو ۔ حسن تب ہے کہ وصال مین وصال ہوتا کہ تمہاری منت اور ارمان میری منت اور جان برابر نکلین ۔

بنام نواب آصف نواز الملک سکرٹری اعلیحضرت بندگانعالی

مخاصمین کی اعانت میرا سررشتہ ہی نہ میری سرشت - اتفاقاً اگر اتفاق ہوتا ہی تو
احتیاط کے ساتھ تاکہ صواب[1] و ثواب[2] ساتھ ساتھ رہی - خلافت کسیکی ارث نہین ناخلف
خلیفہ نہین - حتی کہ وارثِ نااہل محروم الوراثت ہوتا ہی - بناءً علیہ مرزا شوربخت
کی شوراشوری محض بھپکی و بھیڑہ ہی اساسِ[3] دعوی بے بنیاد - بل بنائی فاسد علے
فاسد ہی - خیال تھا پیشتر صاحب ملول کے معلول[4] و علت[5] کو ظاہر کردون - بارے
آپکی علالت کے لحاظ سے بعد صحت بہتر جانا - ناگہان آج سننے مین آیا - خدا
بخشے نبی بخش کے یہان بوقت شہنائی بجی - قبل از وقت شادیانے بجے - پرسون
میر مراد کے یہان آپکی منت سے منت کے چراغ جلینگے - کیا واقعی آپنے
ان بازیگرون کی دورخی بازی سے یکطرفہ فیصلہ سنایا ہی - اگر فی الواقع یہی
واقعہ ہے تو کیون صاحب یہ معتمدی کیا ٹھیری نادرشاہی ٹھیری - خداوند
کارساز اس ناساز جھگڑے کو چشم زخم سے محفوظ رکھے -

نواب خورشید الملک کے نام

وہ سینہ جسمین دل اور پہلو مین جگر نہین - وہ شب جسکی سحر نہین - وہ دعا جسمین
اثر نہین - وہ شجر جسکو ثمر نہین - وہ پودا جو بارور نہین - وہ بیخبر جسے
اپنی ہی خبر نہین - وہ یاس جسپر حسرت کو حسرت ہو - وہ درد جسپر رقت کو رقت
ہو - وہ نیم جان جسے زندگی کی لذت نہ دیدار کی مہلت ہو - بلکہ دم واپسین ہی

ایک آفت ہو - وہ چمن جسپر بجاے رحمت اوداسی برستی ہی - وہ قسمت جو حصول مدعا کو ترستی تھی - وہ نصیب جسکو بعوض عروج پستی تھی - وہ ہستی جو ہمدم نیستی تھی - وہ جان جو ملاقات کیلئے سسکتی تھی - اُسکے لئے نامہ کیا آیا گویا پیام مسیحؑ آیا اسلیئے تو اپنے کو کچھ سمجھتا دلکو بہت سمجھا تا ہون - جس سے حیرت کو حیرت - رشک کو رشک ہی - کیا التماس کرون فرط مسرت سے باچہین کہلی جاتی ہین - مبالغے کے خیال سی لب بند کرتا ہون - پر زبان نہین رکتی - اللہ رے یاوری طالع گل خورشید مرادیون ہا نہ آئے - جیسے شاخ بریدہ گل لائے - یہ مکدّر اپنی صاف دلی سے آئینہ صفت ششدر و متحیر کیا بلکہ سیماب وار مضطر تھا اور کوئی صورت موجّہ مدِّنظر نہ تھی - کہ کیونکر جناب بے مشرف کیئے بمبئی تشریف لیگئے - مین اپنی نارسائی بخت سی کوتاہ قلمی کا غدر کرتا ہون - آپ بھی پذیرائی معذرت مین غالباً معذور نہ ہونگے جبتک گل مین رنگت صبا مین نگہت - مُل مین کیفیت - باقی ہے - ساقی کوثر کی برکت سے ساغرِ عشرت لبریز رہے -

بنام مولوی عبدالستار خانصاحب خلیفہ

مینے پرسون جواب اجواب لکہا تھا مگر آجتک آپنے توجہ نہ کی - کیا کل قدم رنجہ فرمائیے گا - کیونکہ حضرت جانِ عالم صاحب کا خط آپکی عرضی کے درجواب میرے

عنایت نامے مین جو صادر ہوا ہی۔ اوسمین شور و طلب کئی مطالب ہین ناگزیر
نامہ ملفوف چارہ ہے۔ مولوی تحمل حسین خانصاحب وکیل ہائیکورٹ کا اظہار
ایسا سنجیدہ ہوا جو میزانِ عقل مین صحیح تُلا۔ غالباً پلہ انصاف مین موزونیت
کے ساتہ ہم پلہ ہوگا۔ کیسا ہی خورد و گیر کیون نہ ہو بٹہ نہین لگا سکتا ہے۔
واقعات سے سرمو فرق نہین رکھتا۔ کمشنر کی درخواست ازبس موزون تھی
اس سے مغلوب کے کونسلی کی پلہ داری پستی کریگی۔ دیکھئے کہین وقت ہاتہ سے
نکل نجائے۔ روپیہ ہاتہ کا میل ہے۔ مال کیا مال ہی۔ جسپر میل ہو آپکی شیرین زبانی
کی قسم۔ مین ناشکر نہین جو خالی خولی شکر پر ٹالدون۔ شکر سے مُنہہ نہ بھردون تو
بات ہی کیا رہی۔ مین مصری ہون نہ آپ کالپی کے رہنے والے۔ جو میری بات بانٹنگی

منشی فیاض الدین صاحب عامل کے نام

تمہاری عرضی میری نظر سے گذری۔ چشم بد دور۔ ہم تمہین صورت ہمزہ بشکل
منحنی سمجھے تھے۔ مگر ماشاءاللہ شیرینیٔ الفاظ و لطافت انشا کے ملاحظہ سے
تم مغشی نہ ٹھیرے۔ فی الاصل مگس انگبین نکلے۔ تمہارا قلم نیشکر کا قلم۔ تم شیرین
رقم نکلے۔ انصرامِ کاروبار تمہارے اور میر واحد علیصاحب منشی کے ذمے
ہے وقت پر تم یون غائب غلہ ہو۔ جیسے گدہے کے سر سے سینگ۔ یا خارشتی
ٹٹو کی دم تو سرانجام مہام کیسے ہو۔ یہ نہ معلوم تہا کہ تم پٹے نرا اسکے ایسے

اُکہاڑو گے ـ جیسا پہاڑی ٹٹو ہریالی پر ـ بیچارہ میر منشی پھرتے پھرتے میر فرش ہاہیز فرش ہو گیا ہی اور تم اڑیل ٹٹو کیطرح نئی علت نرالی کر پڑی کئے جاتے ہو ـ برسات کا عُذر عذرِ لنگ ہی ـ معذور دن کو یہ باتی ہوا کرتی ہے با اینہمہ اگر حاضر نہو گے (ساون ہرے نہ بھادون سوکھے ـ) کی ضرب المثل بنجاؤ گے ـ

مولوی خواجہ محمود جانصاحب مددگار عدالت ضلع اندور کے نام

ہیہات آپکے منکر و نکیر نہ آے ـ نامۂ اعمال ہاتہ آیا ـ شامتِ اعمال سے یہان پڑہا جانا گیا ـ حاشیۂ خیال مین بھی نہین آتا ـ کہ لکہا کیا ہی ـ ناگزیر منشی اکرام محمد منشی کو دیا کہ کسی خط شناس سے پڑہا لائین ـ مگر کسکی مجال تھی جو آپ کا نوشتہ پڑہتا قصہ مختصر میعاد سماعت عارضِ جانگر گا کو خورد کر دیا ـ آپکے ریمارک کئے ہوے مکتوب کو غالباً ڈاکیئے نے نوٹ بک سمجھکر اُڑا لیا ـ یا ڈاکو نے نوٹ کی لوٹ جانکر لوٹ لیا ـ جب مین التمغا پر التفات نہین کرتا ـ تمغے پر کیا لحاظ کرتا ـ ملگینڈ کے اول تعلقدار کے فرزند کو (جنسے آپ کو بیڑ مین غالباً آشنائی ہوئی ہو گی) مولوی مہدی علی خانصاحب نے اُنہین خطاب سکرٹریٹ دیا تھا ـ جہان ابا تشریف لیجاتے مین ـ فرزند بھی پیچھے لگے رہتے ہین ـ بے آنکہ کوئی پوچھے کہ نہ پوچھے سکرٹری صاحب مین کہ فرائے بھر رہے ہین کہ والد ماجد ایسے ہین ویسے ہین ادہی کے خاصے دو پیسے ہین ـ خداے کریم کا واسطہ اگر آپ مجھے بخشدو

اتنا کہنا چاہتا ہون - کہ بس مضمون تو ایک ہی ہے - صرف الفاظ کا فرق ہی
وہ باپ کے سکرٹری تھے - آپ فرزند کے سکرٹری ہین -

نواب رفعت یار جنگ کمشنر انعام کے نام

مین بیٹھے قدر یگانگت جتلاتا - نہ تبلاتا - وجہ کیا - اتحاد کا اندازہ منجھ نہین کرسکتا ہے
بحر مودت مین کوئی لاکھ ہاتھ پیر مارے مگر پار جانا دشوار تر ہے - آخر یہ
نفتہ جگر بھی تو اسی سمندر کا ڈوبا ہوا اشناور ہے - با اینہمہ ماہی بے آب
ہون - تاب سے بیتاب ہون - زاہد خشک نا آشنا ہے وہ کیا جانے کہ مین کس
شوق مین بہا جاتا ہون بندہ بند ہوا نہین ہے - دلبستگی سے البتہ وابستگی رکھتا ہے
اسیر جس کا جو بھی چاہے باندھ لو باندھے - سمندر ہون شور نہین کرتا - جوشان
ہون جوشش نہین کرتا - نالان ہون نالہ نہین کرتا - موج ہون - موج زن نہین
ہوتا - ہر چند اپنے سے باہر ہون پر آپسے باہر نہین ہوتا - بے بہرہ ہے
اس آب حیات سے وہ جو بہرہ ور نہین ہوتا ظلمات کی جستجو مین سفر بحرین کی نیت
کہ حفظ البحرین پڑھین - ملے کیا خاک - آب شور سے آب شیرین نہین ملتا -
دنیا مین کون شئے ہے - جو اس رنگ مین ڈوبی ہوئی نہین ہے - بلبل عشق
گل مین مبتلائے رنج ومحن - گل عاشق بلبل مین گریبان چاک تا بدامن سنبل
زلف سے پیچان - کاکل سنبل سے پریشان - قمری بعشق سرو مقید بہ طوق وسلاسل

سرو محبت مین صنوبر کے پا بگل - سبزہ سبز خطون کا پامال - نہال شمشاد
قدون کا پائمال ہے - ہرچند آرزو سراب زندگی حباب ہی - تسپر زاہد عالیجناب
ہانک لگا رہے ہین - ہان مے ناب نہ پینا ورنہ شراب طہور نایاب ہوگی
آج صبر صبر حلکہو - تلخی تلخ کامی سہو - فردا حور خدمت مین قصور نہ کریگی -
آپ سعی کیجیے ضرور ملیگی - آپکو ظاہر پرستی سے نفرت ہی تو پہر کیون ظاہر
پرستون سے ربط و موافقت ہی - تعجب نہین آپکا قلب دوست نما ہو کر شدہ شدہ
جہان نما ہو جائے - جو آپسے باہر نہین جاتا - جس کا خط آپ تک نہین آتا -
اوسکے آنے کا یقین آپ کو کیونکر آیا - برگ و شاخ پہلے جہومتے اور
پہول پہولتے ہین تب کہین ثمر پہلتا ہی - افسوس زندگانی معدوم زندگی
عدم - اسیر جدائی کا ماتم دایم ہے -

حاجی مولوی سید شاہ غلام جیلانی صاحب قادری جاگیردار کریم آباد کے نام

؎ تا چند گرد دنیا گردی ؛ دنیا معلوم و اہل دنیا معلوم ؛ آپنے صاحب معلوم
شکر صحیفے کی حکایت زمانہ بہر کی شکایت - خصوصاً خاکسار کی نسبت عتاب
سے نہایت ظاہر کرکے مجہے حیرت مین ڈال دیا ہی - سمجھ رکہکر بے سمجھی کیا ہے
دوست سمجھے ہو تو سمجھ جاؤ - امکان مین دریغ نہ ہوگا - ناممکن ممکن العمل
کیونکر ہوگا - آپ اتحاد کے قایل ہین تو معقول ہو جیئے - ورنہ غیر متحد سے

شکر کیسا شکایت کیسی - خیر منائیے کہ خیر گذری - نہین معلوم کیا گذرتی - آپ
بزرگ و بزرگ زادے - اور دنیوی وہ الجھن - یہ اُلٹ پھیر - لاکھ فکر کیجئے
سوئی کے ناکے سے اونٹ ڈاڑھی سے تنگ نہین جاتا - غم کلیجہ کیون نہ کہا جائے
وقت سے پہلے کلیجہ نہین ملتا - محال کا امکان محال ہے - تغیر جس عالم کی صفت
ہے - وہان اپنی ذات کو قایم جاننا وصف بہایم ہے - نہ اوصاف آدم -
جسکی ابتدا گریہ و زاری ہو اوسکو تمنائی خوشی ہنسی کی بات ہی - جسے جینا کہتے ہین
وہ افاقۃ الموت یا موت کے انتظار کی ایک مدت ہی - بہر حال دنیا جب مقام
گذران - سراب ریگ روان ہے - رنج کا رنج کیسا خوشی کی خوشی کیسی - شب
سمور گذشت و شب تنور - لیل رنجور گذشت و لیل مسرور - کیون صاحب کعبے مین
بسنا بتون سے آنکھین لڑانا - صنم کی ہمسایہ داری - حرم والون آمیدواری
احرام باندھ کے محرم راز کی خونخواری - آئینہ دینداری ہے حسینونکو
آئینے کی قدر ہے - صورت بُری ہو تو آئینہ توڑے سے بد تر ہے - بجا ہے
یہ جائے گردن زدنی ہے - نہ مقام دم زدنی - اے جناب مجھ جیسے
دل شکستہ جگر برشتہ - نفس نیم سوختہ سے کہ جس کا سر سرگردانی سے دوش
پر بار - گردن ندامت کی زیر بار - ہاتھ دست گریبان - گریبان چاک تا بدامان
آنکھین سراپا صورت انتظار - زبان یاران ہمزبان کی جدائی سے خموش تھا -

دو وحش یاس سے ہمدوش۔ حسرت دوش بدوش۔ آغوش لحد کی ہم آغوش ہو
گا ہند نہ ہو جئے۔ جانے بھی دیجئے۔ جان بازانِ بے نیازی جیسے آتے ہین
ویسا ہی خود داری سے چلی جاتے ہین۔ جی چاہتا ہی ہزار جانسے ایسے دل
گردے کے لوگونپر اپنے تئین تصدق کرون جو حصول پر شکر۔ لاحصول پر
ثنا کرتے ہین۔ بلکہ نہ ملنے پر شکر۔ ملنے پر ایثار کرتے ہین۔ دل دادہ جانتے ہین
یہ دل نہین آتشکدہ ہے یہان آرزوئے فانی۔ فنا و سوختہ ہے سودائی
کیا پوچھا ہین یہ کیا سودا ہی۔ انجان کیا جانے یہ کس سر کی سرنوشت ہی۔ اس
سرنوشت کا کیا سر رشتہ ہے۔

بنام نواب حسام الملک خانخانان معین المہام متفرقات سرکار عالی

قاصد آیا۔ مژدۂ قدم رنجائی لایا۔ وہ خوددار آیا۔ مین خودی سے باہر
ہوا۔ جی چاہتا تھا اسکے لئے دیدہ و دل بچھادون۔ اس لئے کہ مصرع
قاصد محبوب بھی محبوب سے ہے۔ لیکن ادب نے جتلایا کہ تمھاری کائنات و بساط
مین اور کیا ہے۔ جو مقصود کیلئے فرش و پائدان کروگے۔ غرض طبیعت کی
عجیب کیفیت تھی۔ انتظار مین نظر بر در۔ کان پاؤنکی آہٹ کے منتظر۔ مردم دیدہ
نگہبانکی طرح گردش مین ادھر اودھر۔ آنسوؤن نے چھڑکاؤ کردیا۔ تاکہ
گرد راہِ غبارِ خاطر با صفا نہ ہو۔ مشتاق آپکے دہوکے مین بار بار مشتاقانہ

کھڑا ہو جاتا - مایوسانہ بیٹھ جاتا تھا - اضطراب مین سینے سی دم کھنچ کے آنکھون تک پھونچا - جان بصورت آہ لبون تک پھونچی - باغ سے صبا چمن سے ہوا گذری پر حیف ہنوز آپکی سواری اس کوچے سے نہ گذری - واحسرتا سچ تو یون ہے کہ کوئی اخلاصی چال مجھ سے دوستی کی چلن حضرت سے سیکھے - جبتک مے پرست شرابخانے کے نزدیک - مسجد سے دور رہے - کعبۂ دل جیب پرستان آنسے آباد رہے -

رحمت پورہ کے شوقین نواب کے نام

مین آپکا شاکر ہین - اپنی تدبیر کا مشکور ہون - کہ کس تجویز سے تقدیر کو اپنا مشیر کر کے بہر قالب آپکے قلب مین تاثیر پیدا کر دیا - عالیجناب کے دولت سرا کے پھونچنے تک جب اچھون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین تو میرا کیا منھ جو رخ کرتا - لیکن واہ ری قسمت نصیب اسکو کہتے ہین - ناتوانانِ محبت - رسائی کی یون رسم و راہ نکالتے ہین عاشقونکا جب حشر ہوگا - مقتول دعویدار قاتل جوابدار ہوگا - فرمایئے تو کیا جواب دیجیئے گا - کہین ایسا نہ ہو خون ناحق کا دھبہ دامنِ سفاکی کو لگ جائے جس سے آپ تر دامن ٹھیر جائے - خیر اسکو جانے بھی دیجیئے فردا جو ہونا ہے وہ ہو گا - بارے آج کل جدائی مین آپکے جیسی گذرتی ہے کیا کہون کہ کیسی گذرتی ہے روز روزِ قیامت ہے تو شب

وہ بلا کی رات جسکی سحر آفت ہی۔ تنکے چمن چنکے شام کرتا ہون تو تارے گن گن
کے صبح۔ بس ایک مین ہون اور شمع۔ مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ شمع کسلیے
روتی۔ کسکے شوق مین گھلتی۔ کیون جلتی ہے۔ کیون جناب ہمارا انگارونپر
لوٹنا۔ جگر کا بہنا آپکا مزہ ٹھہرا۔ سرمہ۔ مسی۔ حنا سا اپنا منظور نظر ٹھہرا۔ کیا
خوب اچھی ٹھہری۔ تماشا ٹھہرا۔ آپنے شکار کو تقریب ملاقات کیا ٹھہرایا ہے۔
جنگل مین منگل منایا ہے۔ بارے ہم شکار کیا کرین جبکہ خود ہی نخچیر یار مین آ
نشان ملامت بنکے کسے نشانہ ندامت بنائین۔

مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم عدالت ضلع اندور کے نام

آپکا خط آیا۔ جسکے نظارہ سے آنکھونمین وہ سما بندھا کہ گل رخونکا خط تک
نگاہونسے مٹ گیا۔ نستعلیق خط آپ کا میری خاطر شکستہ کو مہربانی کا وابستہ
کیا۔ خداوند کریم آپکے مقاصد کو کامیابیون کا وابستہ کرے۔ بڑیصاحب کی
کامیابی کی تفصیل کا اختصار یہ ہے (بی۔ اے) ہونا تو امر لازمی تھا۔
اوسکا ذکر ہی کیا ہی۔ علی ہذا پولٹیکل ابواب کو بھی اوسیکا مستلزم سمجھیے۔
کیونکہ جسکی ولایتی تعلیم مین ہزار ہا روپیے کی نوبت آگئی ہو اوسکا نہ ہونا
حیرت کی بات ہی۔ نہ کہ ہونا۔ کوئی فخر و مباہات ہی۔ درحقیقت مجھے محصول ٹکر وڈگری
معاف ہی۔ مگر مین اوسکو تحصیل لاحاصل جانتا ہون۔ سبکون کے احسان اوٹھانا ہی

عوض طلب و مطلوب سے ہاتھ اوٹھانا بہتر سمجھتا ہون۔

خط ایک دوست کے نام

مسلمین عیسیٰ میان بازار و موسیٰ محلہ سے عموماً مصلیان مسجد سے خصوصاً سُنا گیا کہ کسی درد کش بدکام کا آپکے یہان مقام ہے۔ جس کا وظیفہ دشنام بدگوئی۔ وردِ صبح و شام ہے۔ خدا جانے اس ملامتی کا کیا آغاز و انجام ہے اجل گرفتہ کو آپنے جو سر بام ٹھیرایا ہے شاید حیات اسکی لب بام ہے۔ فقرہ بازی سے راہ چلنون کا ناک مین دم ہے میادا کوئی مارتے مارتے ایسا بیدم نکردے کہ پھر دم نہ مارے۔ غالباً اس جنونی کو ضرور مالیخولیا ہے۔ اسے معجون عقرب کھلانا اولیٰ ہے۔ اس دمباز کا حق ہمدم نہین البتہ حقہ دمساز ہے جبتک خرقہ تاک بہم نہ ہو اُس سے خرق عادت بہم ہو۔ حضرت محمد صلعم نے شق القمر فرمایا بہلا یہ شقی شق الچپاتی تو کر دے۔ تب ہم اسکے آٹے دال کا بھاؤ چکا ئینگے

نواب میر راحت علی پاشا من اقربائے حضور نظام کے نام

شاکی کو صدائی بازگشت کی طرح شکایت نامہ پہونچا۔ با آنہمہ و بے اینہمہ بیدلی سے جو دل مکدر تھا اسکو وہ جلا و صفا بخشا کہ سراپا آئینہ خانہ بنا دیا۔ لیکن ششدر ہون کوئی شکل متخیل نہین ہوتی۔ تحیر سے خیال یکسو نہین ہوتا۔ وجہہ کیا جواب لکھنا اگر مشکل ہے۔ لکھنا مشکل تر۔ اسلئے کہ صورت واقعہ متشکل بہ تعلی و خودنمائی ہوگی

ناگزیر امتثال امر کرتا ہون - آپکا یہ فرمانا (مین پبلک مین دکھائی دیتا ہون
نہ اوقات ہواخوری مین نظر آتا ہون) جناب من اسکی وجہ موجہ لایخفیٰ ہے -
میری طبیعت کا کیف جُدا - دنیا کی کیفیت جدی ہے - مین بد دماغ نہین -
بے دماغ لامحالہ ہون - وجہ کیا میرے کاسۂ سر کو اُس بے انباز نے بے نیازی
سے مملو کیا ہی تو ہوا و ہوس سے خالی - اب کسی سے خلط کیسا - اخلاط تک
اختلاط سے پرہیز کرتے مین - ہر چند بیخودی سے باہر ہون مگر آپسے
کب باہر - میرے لئی ہواخوری ہوائے خواری ہے - یہ افتادہی اور بے
خودروانی نظروں سے آپ گرا ہوا ہے پر ہوا خواہون کی قدم رنجائی پر دیدہ و
دل فرش راہ ہی رہا میرا جانا آنا اسکو نہ پوچھیے اب تو نفس کی آمد و شد بھی دشواری
نفوس مقدس و انفاس متبرک سی بھی ترک ملاقات ہی - بس اپنے ہی پاس انفاس کا
ہمدم ہون جبتک سرکاری اور رزیڈنسی کے دعوتون مین جاتا تھا ملتا ملاتا تھا جن
شکرلبون کی صحبت و ہمکلامی کا شوق کشان کشان لئے جاتا تھا - ان کے لئے اب
ناتوانی سے جان لب تک نہین آتی شعر عرض و نیاز عشق کے قابل نہین رہا

جس دل پہ مجھکو ناز تھا وہ دل نہین رہا ⁂ الله بس باقی ہوس -

تعزیت نامہ نواب شمس الملک کے نام

رباعی - جس چیز کو یہان دیکھیے وہ فانی ہے ⁂ آبادی اس جہانکی ویرانی ہے

اس بزم مین سب بیٹھے ہین اُٹھ جانیکو ۔ ہر مجمع کا انجام پریشانی ہے ۔ اس
عالم کی ہستی عجیب تماشا گاہ ہستی ہے۔ یہ مقام جائے اقامت نہین۔ ایک وطیرہ پر
دو دن کا گذرنا یہانکی عادت نہین۔ بس ہر شخص عکس کے مثال گذرا جاتا ہے پریشانی
کیلئے یہ مجمع جمع کیا گیا ہے۔ آہ جیسے حوادث بے اختیاری ہین۔ قلق و اضطراب
بھی اضطراری ہین ۔ داغ مفارقت نہین مٹتا۔ جبتک مبتلائے فراق نہ مرمٹے۔
آنیوالے انجام پر شروع سے روتے آتے ساکت ہو کر چلے جاتے ہین۔ شام
شام غریبان ہے صبح روز ہجران۔ شب غم مین سیاہ پوش ہے تو سحر چاک گریبان۔
چار چمن عالم بخوف خزان زرد۔ لالہ حسرت سے داغدار و پُر درد۔ نرگس بیمار۔
چنار سوزش سے شرربار۔ سرو بصورت آہ ساکن۔ قمری طوق بہ گردن۔ گردش سے [illegible]
بے ثمری و بیرنگی سے بیرنگ۔ غنچہ دل تنگی سے تنگ۔ بلبل صیاد سے بصد زبان
ہزار داستانکا ہم آہنگ۔ صبا بادصرصر کیطرح خاک بسر۔ تپش سے نیسان کے
دل مین اخگر ہے۔ پتھر کے جگر مین شرر۔ چشمونکی آنکھین ڈبڈبائی ہوئین۔ یاس
سے لبریز ہین۔ فوارے جانون سے چھوٹے ہوئے۔ مایوسی مین اُبلے ہوئے ہین
اُف کل جو شمع محفل تہا آج گل ہے۔ وہ خوش گل جو باعث زندگانی تھا گل گل
ہے۔ وہ جو ید بیضا تہا اب داغ دل ہے۔ غم وہ ہے جس سے دل کا خون
عقل کو جنون ہوتا فرسیں کو مجنون کرتا ہے۔ پر کیجئے کیا ناشکیبائی سے فائدہ ہے۔

رضامین رضائے خدا ہی۔

منشی غلام غوث خان بہادر ذو القدر کے نام

ہرچند یہ مہجور بظاہر دور۔ مگر فی الباطن درحضور ہے۔ باین نظر کہ آپکے منشآت جنکا ہر لفظ ملفوظ ہے۔ اسکے معائنہ مین۔ مین ہر آئینہ آپ کو دیکھتا ہون۔ بارک اللہ سبحہ فغان بیخبر نہین الحان باخبر ہے۔ گو لحن داودی اشہر ہے لیکن یہ اثر کدہر ہے۔ طبیعت جو اس سے متاثر ہے۔ اسقدر وہ کب موثر۔ یہ کتاب ادب مین ادیب بے نظیر اور طرز تحریر دلپذیر ہے۔ آپ کا اپنے تئین فقیر سے منسوب کرنا اور فقیر لکھنا جسے مین تعلی سمجھا تھا۔ مشاہدہ کلام سے وہ معما کھل گیا۔ سیاق کلام واقعی مصداق دعوی ہے۔ جب ذاتی محامد ایسے ہون اور رقیمی مستحمد ویسے تو نا محمود ہی ہوگا جو مسعود نامے کا مشتاق نہ ہوگا چونکہ آپنے اول ہی سے شکوہ کا جواب اپنی تخلص کو (بیخبر) تجویز کیا ہے لہذا شکایت نہ کرکے حکایت شوق بیان کرتا ہون۔ ساون بھادون کا جھینا جوان اور جوان مزاجونکو جیسا گدگداتی دیتا ہی۔ سوسن کی زبان کہے دیتی ہے۔ مگر اس ساون ہرسے نہ بھادون سوکھے پر رحمت خدا کی زاہد خشک کیطرح ہال مین بیٹھا ہوا منشآت دیکھ رہا ہی ناگہان نگاہ اس خط پر جسمین شبیہہ کا ذکر ہے پڑکے تصویر پر تنویر پر جا پڑی۔ پھر کیا تھا کشش محبت کا عجب حال تھا۔ ہر ہے یہ آپکو لکھے کون کہ کیسی وجدانی حالت ہی

کیونکہ مسٹر محمد جان ہین نہ مسٹر محمود جان اسوقت عجب سما ہی۔ دلمین آنکھونمین
آپکا وجود سما گیا ہی خط کو تحریر نہ سمجھیے تقریر جانیئے بلکہ جذب دل کا فوٹو
جبتک برسات برستی رہی۔ پھول اور پھل۔ پھولتے پھلتے رہین اس گل
سرسبدسی گلستان سخن سرسبز رہی۔

ایضاً

آپ کا اپنے تئین خجالت سے پانی پانی ہونا۔ سمندر حیرت مین ڈوبتا ہون فرمانا
مجھ جیسے نظروںسے گرے ہوئے پانی کو بحر مواج بنانا کیا ہی۔ میری نگاہونمین
میری آبرو بڑھانا ہی ورنہ درحقیقت مین وہی قطرہ ہون جو گرداب منفعلی مین غرق
ہوکر عرق انفعال مین بہا جاتا ہون۔ آپکے کلام زاید الوصف کی توصیف کیلیے
مُنھ چاہیے۔ بے زبانسے زبانکی تعریف کو۔ گونگے کی مٹھائی کہنی چاہیئے۔
کہان آفتاب عالمتاب کہان ذرہ بیتاب۔ کجا ماہ و ماہتاب۔ کجا کرمک شب
تاب۔ کہ ہر دُر نایاب کدہر گوہر بے آب۔ کہان نار اور نور۔ کہان شام کی اندہیری
اور تڑکے کا ظہور۔ پرسون خونابہ جگر کیا پہلے دستیاب ہوا دل ہاتہ سے جاتا رہا۔
کل دستاویز محبت ہاتہ آیا۔ سربلندی سے بھالون کلیجہ اچھلتا رہا۔ آجکی
کیفیت آیندہ کی حالت من بعد ملتمس ہوگی۔ آپ اپنے ہمت کو نیت سے
دارکو ناداری سے جو مناسبت دیا ہی۔ وہ تو منکسر المزاجی سے ہے ورنہ اہل معنی

کھلا ہوا بھید ہی کہ اس عالم کی ہستی دھندلے پن سے نیست نما دکھائی دیتی ہی
یا کوتاہ نظری سے دور کی شئے مد نظر نہین ہوتی ہے۔ جوہر کا فنا محال عادی ہے
رہا عرض عارضی ہے۔ تو یہ چھوٹنا چھٹنا کیسا۔ دہرا رہنا بچانا کیسا۔ اسکا
غم تو وہ کرین جو مرنے والے ہون۔ یا ساتھ کچھ لائے ہون۔ یا لیجانا چاہتے
ہون۔ سیاح کو مہمان سرا و کاروان سرا کے صلاح و صواب سی سروکار ہی
نہ اشیا کی گذاشت و نگہداشت درکار۔ باقی رہے اعمال کے افکار اوسکی فکر
اہل محبت کی ملت مین روا نہین کیونکہ مسئلہ (خَیْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ)
جب بآئین ابرار نہ بوضع اشرار مان لیا گیا تو اب تکرار عمل۔ نا ممکن العمل و
بیکار رہے مفت کی جھنجھٹ باعث ننگ و عار ہے۔ یہ کیا ارشاد ہوا کہ (فغان
بیخبر۔ خون تائبہ جگر۔ اپنی نادانی کے دو گواہ ہین) نہین جناب ہرگز نہین اصلا
نہین۔ یہ تو ید بیضا اور عصائے موسی ہین جو منکرین کیلئے دو دستی مار ہین

ایک دوست کے نام نامہ کسی کے کہنے سے

قاصد آیا مین چتون ہی سے تاڑ گیا کہ پوسٹ بیاگ نہین۔ مخمور بوتل کی بغل مین محرم
دبائے ہوئی دل سے لگائے ہوئے نامحرم سے چھپائے ہوئے محتسب سے
بچائے ہوئے لئی آتا ہی۔ نامہ کیا ہاتھ آیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ ہرچند
دل کو ٹٹولتا ہون۔ آنکھو پاتا ہون۔ واللہ یہ تماشا تو دیکھئے جو دل خود نامہ تھا

اب دوست نما ہی۔ اسیلئے تو مصرع مین اپنے ہی حسن پہ آپ گریبان دریدہ ہون؛
ہائے جب دلمین تصورِ دلدار۔ آنکھونمین تصویرِ یار ہے۔ ناآشنائی کا خیال
محض بیکار ہے۔ اللہ ہی خیر کرے جس کا آغاز یون ہوا اوس کا انجام وسرانجام
کیا ہو کیا نہ ہو۔ یہ تو ظاہر ہے حسن پرست حبیب پرست ہوتے ہین۔ حورپرست
نہین ہوتے۔ می پرست چشم مخمور کے پرستار۔ مردمِ چشم چشم پرست کے
دیدار سے سرشار ہوتے ہین۔ نیم باز آنکھون کے۔ سارے ساقی متوالے
ہین۔ جب تمھارا میرا ایک ہی مشرب ٹھہرا تو آپ کو کیا جانون۔ اپنے کو کیا
سمجھون۔ چشم فتان کے دور مین ساغرِ می اگر چکر مین ہے۔ تو مینائی فلک
بلا گردان۔ نگاہِ غلطان سے دل بخاک و خون غلطان ہے۔ ہجر مین نوید عید
وعید ہی۔ مہرو کی ہلالی ابرو دیکھون تو عید ہے۔ پنجۂ مرجان کے ہاتھ کٹین کیا
ہمین انگشت نما کیا ہی۔ سوسن کی زبان خشک ہو جائے کسطرح زبان درازیان
کر رہی ہے۔ لالہ کا منھ جھلسے یہ دغیلا نافرمانی سے کیا ہی خون اوگل رہا ہی
قریب ماہِ صفر ہے۔ بے رد بلا خطر ہے حجاب نہ کیجئے بالضرور تصویر بھیجئے
تاکہ اوسپر زرِ گل و دلِ بلبل کو تصدق کرون۔ مینے کسی تمنا کی منت کی ہے
بارہ وفات مین نیاز کرونگا۔ اگر آپ نہ آئے تو میرا حلوا مانڈا کھائے۔
پہچکئے نہ مشوش ہو جئیے۔ آپکا لطف و اغماز میرے گناہ کا ضامن ہے۔

بھولے سے بھی خطائے فاحش نہ ہوگی۔ جبتک پھول مین باس۔ صبا مین خوشبو
شراب وشراب مین کیف وکیفیت۔ گل وبلبل مین الفت رہے۔ اشتیاق
دامنگیر شوق دستگیر رہے۔

بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدین خانصاحب بہادر تعلقدار

سرگردان ہون مگر پابوسی میسر ہوتی نہ مایوسی بسر ہوتی۔ آنکھین دیدار کیلئے
ترستی ہین۔ کان گفتار کے سُننے کو گوش برآواز ہین۔ گاہ گاہ جو نامہ
آتا تھا وہ بھی نارسائی بخت سے گیا گذرا۔ اب نامہ رسان تک نہین آتا۔
کیا فدوی اپنے نصیب کو روئے یا حضرت کی بےمہری پر آنسو بہائے۔ اور وفا
اخلاص پر آپ اور ہم فاتحہ تو پڑھ ہی چکے ہین۔ بس ایک آپ اور ہم تھے جو
ایک روح۔ دو قالب بہم تھے۔ آپ قلب تھے۔ مین قالب تھا۔ اگر مین آپکو
جان جانتا تھا تو آپ مجھے روح وروان جانتے تھے۔ مین قربان تو آپ بلا
گردان تھے۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ آپ بلاوجہ ایسی بےجگری سے بیدلی
فرمائینگے شاید باین خیال کہ جو اپنے سے بیخبر ہے اسکی خبر ہی کیا ہے۔ تغافل
فرمایا ہو۔ نہین حضرت ہر چند مین دنیا و مافیہا سے بیخبر ہون پر اپنے سے
باخبر ہون۔ منشی قادر حسین صاحب ملقب بہ بلبل دکن جنکے فغان تا صدا افغان اور
شور تا لب دریائے شور پہونچا ہے۔ مجھ تک پہونچکر کسی بیگانہ کو یگانہ ٹھہرا کر گوین

پے چکنے- مصرع کہ مرغ تینی کا بچہ کہٹکتے ہی انڈا ٭ نواسنج ہو سکتا ہی نہ بے بال و پر ہی سے بہر بہر ہی لیسکتا- فلہذا پاکٹ بند کر کے بسبیل بیرنگ بنیو اکو خاقان بذل و نوال تک پہونچوا دیجئے- چونکہ پر کٹ بطمع آب و دانہ پہد کتے پہد کتے پہونچتا ہی- اس مشتِ استخوان کو طعمہ دیجئے کہ لطمہ- بہر حال زرِ گل کے خلخال پہنائیے تاکہ گل دم بصد زبان ہزار داستان ہو-

نواب رفعت یار جنگ بہادر کے نام

آپکے ملاحظۂ رقیمہ اور رقم فرمانے نے راقم کو دو ہرے کرم کا مرہون کیا جس کا تہہر ا شکریہ ترقیم ہے مین دل ہی سے سمجھتا تہا- آخر کار کیا در کار ہی جب خود ہی نہین- خودی کجا- باقی خدا خدا- غم ہو تو غمگسار ہو- بغیم کا غمخوار کیا- ہستی کا گہر ماموز- کہالت کا مکان آباد- اس خراب آباد سے مین ایسا بیزار ہون- جیسے شراب خانے سے پرہیزگار- یا زہد سے سرشار- بہر کیف جو کچہہ ہو مجہے اپنا ہی رونا پڑا ہی- اغیار پہ ہنسنا نازیبا ہی- مین کسی پر مرتا ہون نہ دوسرا مجہپر جان دیتا ہے- مین کسیکا ماتم دار ہون نہ کوئی میرا عزادار ہی- بس ہستی مین نیستی کے مزے اٹہا رہا ہون- شعر نہ شادی داد و سامانی نہ غم آورد نقصانی ٭ بہ پیشِ ہمتِ ما ہرکہ آمد بود مہمانی ٭ فی زمانہ دوست ہی نہ پاس دوستی- الا ایک پاس ہی جو پاس ہے مگر ڈہر کا ہے

کہین بیدلی سے وہ بھی شب ہجران مین سائے کی مثال نہ کھسک جائے
رہا آپکا بردوبار بیدلون کا دلدار ہو جائے تو ہو جائے۔

مولوی خواجہ محمود جان صاحب مجسٹریٹ ضلع اندور کے نام

دُھواندھار نامے کے پرجوش وگرما گرم فقرون نے طبیعت کو ایسا گرما دیا کہ
دل کوہِ آتش فشان بنگیا۔ آپکا پچھلے پہر کو نمازِ صبح سے پہلے نسیم سحری کی روش ہوا نہ
سرد مہری سے اوس کی طرح اُڑ جانا تسبیح خوش کن عذر کرنا انگارون پر لٹا دیا۔
زخم جگر پر مرچ اور نمک چھڑک کر ہمیزہ کیا۔ لو صاحب برخوردار بڑے صاحب
کیمبرج سی، ۱۰ دسمبر کو داخل بمبئی ہو کر سیدھے کلکتہ جا ئینگے۔ عالیجناب لارڈ
گورنر جنرل بہادر سے مشرف ہونیکے بعد ۲۰ تک مع الخیر یہان پہونچینگے۔ نواب
اونہین لینے کو بمبئی گئے ہین مجھے سبز خطونکا خطِ ریحان جب بہتر دکھائی نہین دیتا
تو خدا مخطط چینیان کب منظور نظر ہوتا۔ لہذا تبلادیا جتلا چکا کہ للہ ذری نستعلیق کو
کام فرمائیے۔ شکستہ خط لکھکر خستہ خاطر کا غبار بصیرت نہ بنئیے۔ مگر سبحان اللہ
آپ چشم بینا رکھتے ہین نہ گوش شنوا والسلام۔

منجانب مہجور نواب مہاجر کے نام

آپکا خطِ ریحان غیرت دہ خطِ سبز خطان ہے۔ سطرین سنبلستان۔ نقطے خط کش
خالِ مہوشان ہین۔ ہائے دو چشمی ہم چشم غزالان۔ مسطر رگِ جان ہے کاغذ

کی سفیدی بیاضِ چشمِ محبوبان۔ سیاہی دودِ دلِ عاشقان۔ جدول کی روشنائی
خونِ شہیدان ہے۔ صفحہ صفحۂ روزگار کو اُلٹ دی۔ خطِ سرنوشت کو پلٹ دے
مین جان گیا قلم پری کا شہپر ہے۔ تب ہی تو نامہ رسان کبوتر کیسا دلبر ہے
خورشِ خطی پر یاقوت الماس کھائے۔ خطِ غلامی لکھہ لائے۔ طرز وہ جس سے
زمانیکا طرز بدل جائے۔ بگڑا دل نستعلیق بنجائے۔ حروف کے رخ قطِ محرف کا
رخ پہیر دین۔ الفاظ کے جوڑ لفّاظِ منحرف کے بندڈ ہیلے کر دے۔ عبارت کا
سلسلہ۔ الفاظ کی گرہ۔ زلف گرہ گیر کے عقدے کھولدے۔ مضامین معنی
بند سے معنی مُعمّائے تنگ دہنان کہلے۔ تکرارِ لفظ قندِ مکرر کا مزہ دیتی ہے
شیرینیٔ سخن حلاوتِ کلام۔ حافظ وسعدی کے گویا لب بند کرتی ہے۔
کہیئے تو کیا یہ سلسلۂ تحریر دورِ تسلسل کیطرح چلا ہی جائیگا یا تقریر کا کوئی موقع
بھی آئے گا۔ مجھے آپسے شکوہ نہین۔ اگر ہے تو اپنی ہی سے مجھکو شکایت ہے
وجہہ کیا سنگدل کے ارتباط کو پتہر کا کلیجہ چاہیئے۔ مہکش کو ماہتاب کا دامن
وُردکش کو دردِ کشہر کا پیراہن۔ عندلیب کو چمن۔ حبیب کو محبِ گلبدن کا نشیمن ہم نشین۔
صنم پرست کو بُت کا بھجن۔ بہمن مین خورشید نہین۔ برہمن بچۂ شمس طلعت کا
درشن چاہیئے۔ خالی خولی تکلفی شعر وسخن کسے چاہیئے۔ ہماری وری مین
بالفرض اگر قربِ خدا مقرر ہو۔ مین قبلہ رو ہو کر دعا کرتا ہون کہ اس سرگرانی

مین آپکو طواف کعبہ میسر ہو مگر یاد رہے موج و خروش بحر - و موج و جوش متحیر مین فرق اکبر ہے - باد مراد اور ہے - ہواے نامراد اور - مردم دیدہ کو دیکھو مردم آبی کو جانچو - آبلۂ دل کجا - آبلۂ پا کجا - حجر اسود کی سیاہی کہان سنگدلونکی سیاہ کاری کہان - اس لین دین کو دیکھیے - اُسکے بوسے لیتے ہین - ہمین بوسے دیتے - وہان اشکبار ہین یہان شرربار - وہان اغیار ہین یہان اخیار بس طایف سے درگذرئے طواف کعبہ ہو چکا - مطوف کعبۂ دل بنیئے حسنات الابرار ہو کر سیئات الابرار نہو جیئے -

منجانب وفا شعار - جفا کار کے نام

کیون صاحب آشنائی کی رسم یہی ناشناسائی تہی جو آپنے اختیار کی ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ آپکی بے مروتی سے پوچھون - کیا وہ اونچی دوکان یہی پہیکا پکوان تہا - جسپر اسقدر شیخی بگہاری جاتی ہے - للعجب کہان وہ شور اشوری کہان یہ بے نمکی مزہ یہ کہ اُلٹے خود بدولت ہی گلہ مند ہین - البتہ اس معنی سے تو خاطی ہون کہ بیرخی سے آپکی مین مُنہ نہین موڑتا - نمک پاشی پر ہیزہ نہین ہوتا جرب زبانی پر رکھائی - بد دماغی پر بیدماغی - نہین کرتا - آپ نور وز مین بہی آپکا خیال نہین کرتے اور ہم ہر شب آپکی خواب مین شب باش رہتے ہین - نہین معلوم آپ خواب پریشان کے تصور مین کیا تعبیر کرتے ہین - سچ تو یون ہے

که اپنی آنکھوں نے مجھکو شکوہ ہے - آپکی نگاہ قہر سے نہین - اپنی طبیعت سے
شکایت ہے - تمہارے مزاج سے نہین - مجھے اپنے دل ہی سے حکایت ہے
آپکی سنگدلی سے نہین - مصرع کیا کہون پتہر کے نیچے ہاتھ ہے ؛ یہان یہ گل
کہلا ہے کہ کسی ستم ایجاد نے تمہین کربلاے معلی جانیکا شگوفہ کیا دیا ہے مرتون کو
مارنے کا نرالا راستہ نکالا ہے دم ذبح پانی کے عوض تشنہ کو آب دشنہ
پلانیکی سبیل بتلائی ہے - بھئے واللہ قسم حضرت حسین کی کیا ہی حسنات کی سوجھی
ہے - اچھا صاحب جناب مولا نگہبان رہین - آپ اوس زمین پاک کی تہ صحبت
تمام خاک شفا پیکر ہماری دوا بنین -

مولوی حکیم مظفر الدین صاحب بہادر متخلص بہ مزاج

ایک مدت سے تمنا جسکی متمنی تھی - دل ڈھونڈتا تھا - آنکھین ترستی تہین
وہ دولت دیدار آپکے ہاتھون ہاتھ آئی - یہ تو بخت کی بات تھی جو اتفاق سے
ذکر آگیا - تذکرہ ملگیا ورنہ مصرع نسخہ نایاب معنی نایاب بود ؛ سچ تو یون ہے
آپکے فیض عام سے عوام فیضیاب خواص فیضتاب ہوئے - حضرت مرحوم کا
پایہ اوسی نے پایا جو اس فن مین کچھ پایہ رکھتا ہے - اہل زبان ہو تو زبان کی
صفت کرے منھ ہو تو نازک خیالی کا بیان کرے - صاحبدل آپکی عالی دماغی
کو مانتے - روزمرہ کو محاورہ دان سمجھتے ہین - کسکی مجال کہ آپکی بندش

باند تو باندہی۔ کسکو یارا جو تلفظ پر آپسکے حرف گیری کرے۔ جو منہہ آئے منھ کی کہائے

اسیر۔ اسیر۔ گویا خاموش۔ بحمد اللہ شاہ۔ شادان ہے

ایک جنٹلمین مجسٹریٹ ضلع کے نام

مجھکو شاعرانہ تقریر سے عار ہے۔ تحریر تک میری شعاری ہے۔ نیرنگی زمانہ سے کبھی طبیعت رنگینی پر آجاتی ہے۔ تو اوسکا مطلب آپ رنگ بدل کے رنگ لائے۔ نہین ہے یہ تو اپنا اپنا ڈھنگ ہی۔ مذاق سخن مراق و مذاق نہین ہی۔ اے واللہ پوربی گھونگٹ پر پوربی چرخہ۔ تسپر تون چرخ چون۔ چرا نباشد۔ اورکے الفاظ آپکے تلفظ مین موزون باشد کہ نباشد مگر مین اسکو ملفوظ شریف کہتا ہون نہ کہون تو کیا کہون۔ آپنے سر پہ (ہٹ) کیا دیا ہی بس دنیا بھر کی ہٹ دھرمی پر کمر باندہ لی ہے۔ عقد کے بعد عقد ثانی۔ عُقدِ ثریا نہین ستم کی گانٹھ ہی۔ سَوت درکنار۔ نام سَوت ہی چھاتی پر مونگ دلتا ہی۔ شاید آپ کے نزدیک (جنٹل وِمَن) اور (کامَن ومن) کا قرین قران السعدین ہے۔ بالفرض اگر ایک کے مُنھ کا نوالہ دوسرے کے ہاتہ لگ جائے اور اُٹھائی گیرے صاحب کہہ بیٹھین غم نہ کھاؤ آدہا آدہا بانٹ کھاؤ تو کیا یہ فیصلہ واجب و سنجیدہ سمجھا جائے گا ہرگز نہین بلکہ انصاف پر بٹہ لگ جائیگا۔ جسکا گھر جلتا ہی اوسکے جلے دل سے

پوچھو۔ دو دِ جگر کو دیکھو کیسا اوسکے آنکھو مین جہان تیر ہوتا رہے۔ ارے
غیر سے نہو خیر سے کیلئے تو جلتے جھوپڑے کا بانس بھاگتے بھوت کی لنگوٹی
ہی بس غنیمت ہی۔ یہ قدرت نے زوجہ کو زوج سے ویسا ہی گلوگیر کیا ہے
جیسا دستِ شکستہ گلے کا بند ہوا ہی۔ ایسے وقت مین جبکہ مغمومہ کے لڑکے لڑکی
پاس ہون نہ آپکی آس ہو بل پاس پاس ہوا ور سوت کا ساتھ ہو تو پھر آپ
پاس داری بھی نہ ہون تو بتلایئے کہ آخر نتیجہ کیا ہو۔ اگر یہی لیل و نہار مین تو
بس مستورہ کی عمر کے دن تمام ہین غالباً آپکی دانست مین گورنمنٹ حیدرآباد
مین بیوجود و بیکار ہے گورنمنٹ کا سایہ اور پولیٹکل قبا درکار ہے۔

ڈاکٹر محمد منیر الدین صاحب

شعر مریضِ عشق پر رحمت خدا کی ٭ مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی ٭ مبتلائے ملا کا
قعرِ معدہ دوا کھاتے کھاتے قرابہ۔ نسخون کا پولندہ نسخۂ قرابادین بنگیا۔
مگر حیف دردِ بیدردی بیاضی چہرہ درمان پذیر نہین ہوتا۔ چونکہ پرانی دوائین
اور پارینہ نسخہ جات از روئے تحقیقات حالیہ نرے پھسڈے ہین نیز دش
ہیچمیرز کا مزاج بھی ایکاد پسند ہی لہذا مینے ایک انوکھا نسخہ تجویز کیا ہے
جسکی تعریف مین اپنی زبان سے نہین کرتا آپ کے منھ سے توصیف سننا
چاہتا ہون۔ دیکھیئے بلا تعلی کہہ سکتا ہون ایسا مفرح و مقوی نسخہ کلا آج تک

کوئی موجد نہین ہوا جو ہر موسم مین معتدل اور امتزاج فصلین مین ممتزج ہو مزہ یہ ہے جب چاہو کھاؤ۔ جو چاہو ہو۔ پرہیز۔ صرف پرہیزگاری سے اجتناب۔ احتیاط ریاکاری و ریاکار احباب سے ہے۔ کون و فساد مین آزاد و آزادی کو ثبات ہے۔ اربعہ عناصر مع ہوائے نفس بندکوزہ شہوات ہے۔ مجموعہ ہوا اس خمسہ شیرازہ بند لذات ہے۔ جب ہی تو عالم اسکا طالب۔ یہ سب کا مطلوب ہے۔ عوام اسکا راغب۔ یہ خواص کا مرغوب ہے۔ ملخص یہ کہ۔ وہ نسخہ مجوزہ آپکی تنقیح کیلئے بھیجتا ہون۔ اگر کوئی جزو چھوٹ گیا ہو تو اضافہ فرمایئے بصورت پسند اجازت دیجئے تاکہ بلانوش اس معجون روح افزائے سریع الحل کو باسرع آوان نوش کرے اور غم زندگانی جاودانی فراموش۔ زندگی وہی کام کی جو زندہ دلی کا کام دے ورنہ زندگی بیکار محض بیگار ہے۔

وہو ہذا

شکن جبین حسینان بیاض چشم سیاہ چشمان گل عارض یاسمن بدنان۔ سنبل الطیب کاکل شامیان سمسم خال ہندیان پستۂ دہن کشمیریان شیرینی زبان ملیحان لب لعل بدخشانی دردندان رمانی شکرخند بنارسی ریحان سبزخطان خطائی سیب زنخدان شفتالوئ غبغب ترکان فندق انگشت مہروشان نارپستان پنجۂ مرجان نافۂ ناف آہو چشمان چکوترۂ سرین مچۂ انگبین درناسفتہ

حسب دلخواہ ۳۲ باندازۂ نگاہ ۲ ۲۰ عدد ۲ ۱ ۲ ۱ ۲ ۱

[illegible]

شاخ نبات۔ مئے ناب پر تگالے۔

باندازہ پیمانہ عمر

نواب میر خورشید علیخان بہادر من اقربائے اعلیحضرت نظام کے نام

آپ کا رقعہ دیکھنے سے اس شکستہ خاطر کا جگر خستہ ہو گیا۔ یہ کس دو فصلی کا شگوفہ تھا جو یون گل کھلا ہے۔ یہ کس سنگ سکاری کا چتیا ہر جس سے ہمارا ہوش ہرن ہوا جاتا ہی۔ یہ کون بدچلن ہے جو اپنی چلن کا سکہ تمپر بٹھلانا چاہتا ہی۔ سچ جو پوچھو تو حق یون ہے سجاد عویدار مین ہون۔ پھر یہ کیی مدعی ورشتی دعوی کیسا اور خلفشار کیسی خیر ہو ئی کہ وہ منھ چھپائے ہوئے ہی ورنہ جبڑے چیر ڈالتا۔ نگاہ بدکرتا تو انکھین نکال لیتا۔ دیکھنا جاتا کہان ہے۔ چپین چپین نہ بول جاتے۔ اور بھاگتی راہ پاجی کو نہ ملتی سہی۔ غالباً کسی عقل کے اندہے نے اسکو آنکھہ دیکر الٹی راہ سجھائی ہے ورنہ مجال تھی جو رخ کرتا۔ کیا اندہیر ہے جو دن دہاڑے چراغ گل پگڑی غائب کرتا۔ ان دل جلون لفنگون ہلفنگون سے خدا محفوظ رکھے۔ یقین ہے بردباری آپکی آتش افروختہ کو برافروختہ نہ کریگی بلکہ باحسن وجوہ خاموشی سے خاموش کردیگی۔ اگرچہ میرا دل اس عالم سے بے تعلق ہے پر آپکی وجہ سے دو دل ومتعلق ہے۔ للہ ماتیعلق واقعات لکھو کہ فی الواقع کیا ہین تاکہ بقدر ممکن و ناممکن فکر کیجائے۔

نواب صف افگن جنگ کے نام

یہ کس باغی نے آپکو شگوفہ دیا جو آپ قبائے گلگون در بر۔ تاج زرین بر سر

با تیغ و سپر باغ مین سپر کھانے گئے۔ آپ کی شمشیر و سپر مین جب پھل پھول ہین
تو گلعذار جا کر کیا ثمر و گل لائے گا۔ پامالی زر کے سوا کیا حاصل کر کے آئیگا۔ اگر تفریح
منظور ہو تو ادھر کرم فرمائیے گا۔ شعر آئے ہر ایک شیعہ و سُنّی برائے سیر
یہ باغ داغ عشق ہے باغ فدک نہین ؛ آجتک نہ کھلا باغ جا جا کے کیا گل
کھلائے گا۔ جب آپ خود ہی سراپا باغ و بہار و منظور نظر ہین۔ تو گلعذار جا کر
کیا تماشا کیجیے گا۔ بوٹا سا قد۔ شمشاد سی کمتر نہین گلگون گال سے گل تر۔ برتر
نہین۔ نرگس بیمار سرمہ گین آنکھون سے چشم بد دور بہتر نہین۔ افشان جبین سے
گل بنفشہ خوشتر نہین۔ سبزہ رخسار سبزۂ گلعذار کو پامال کئے دیتا۔ دہن تنگ
کے رشک سے غنچہ تنگ ہوتا ہے۔ قامت سرو پر۔ قیامت ڈھاتا۔ قد بالا صنوبر
پر آفت ڈالتا ہے۔ کاکل پیچان سے سنبل پیچ و تاب کھاتا۔ رخ انور سے سورج
مکھی منھ کی کھاتا ہے۔ سیب ذقن سے سیب آسیب زدہ۔ آتش مزاجی سے
حنا ربھبوکا کھڑا ہے۔ لٹک دار روش سے کبک لٹکیان کھاتی رنگین انگلیون سے
گلاب کی قلمین یک قلم کٹجاتی ہین۔ منت کی بیڑیونکی تمنا مین قمری بہ منت طوق بگردن
ہے۔ او گورے گالون۔ کالے گیسوون والے۔ کبتک یہ لیت و لعل۔ بس
رنگ محل سے نکل۔ عیش باغ چل۔ بغلین نہ جھانک۔ ہم سے ہو در بغل۔ اے
گل رو جب ہمین خار کہلاتے ہو تو پہلو مین جا دینے مین عار کیون کرتے ہو۔ ہاے

رے ستم یہ کیسے سرو مہر آتشین رخسار سے پالا پڑا ہی کہ ٹھنڈی آہین بہرتے بہرتے
دم سرد ہو گیا۔ پرواہ رے مسیحا دم۔ تو نے دم اخیر تک ایسی سون لیا کہ دم
نہ مارا۔ تمھاری سنگدلی سے وہ پتہرا دل ہوئی۔ آنکھین پتھرا گئین مشکل
سنگساری حل ہوئی۔ اے مہربان واسے برین نا مہربانی اچھی ولگی شو چہی
کیا مین ہنڈولا ہون۔ جو باتون مین جہلاتے ہو۔ بلا ہون جو سر سے ٹالتے ہو
واہ صاحب ہم باخلاص درود پڑھ کر پہونکین۔ اور آپ صلواتین سنائین۔
تمہارے مصحف رخ نے میرے دل کو سیپارہ کر دیا۔ مگر الحمد اللہ تم اس وفا سے
بے نقط سناتے ہو کہ جی بے اختیار آمین بول اُٹھتا ہے۔ تم نے لاکھہ تلخ کہا
شکر کھایا۔ مین بے مزہ ہوا ہون نہ ہوتا۔ او شکرین لب تمہارا دہانہ تنگ
تنگ شکر ہے۔ جسکے وصف مین میرا قلم نیشکر ہے۔ لوگ گلوری چابتے ہین
تم حرف مطلب چباتے ہو۔ منھ کہان ہے جو باتین بناتے ہو۔ چھوٹا منھ بڑی
بول بولتے ہو۔ یا وحشت یہ آپکو دہشت کیون ہی۔ جب عشق مین مورچہ تک تمہاری
تیغ آبدار کو کہا جاتا ہی۔ حیف ہے کہ مین عاشق ہوکے آپکی تلوار کا وار
نہ کہاؤن۔ للہ الحمد تمہارے میٹھی باڑہ دار نیمچہ ابرو کے وار نے میری
آبرو بڑھایا۔ یہ پھل دیا کہ ولایت ثمرقند کا ثمرہ ملا۔ تمہین واللہ ہے
سچ کہنا کہین اس نیمچے کو آب حیات تو نہین پلایا تہا جو یون میرے زخم جگر

ہرے بھرے ہین - یہ آپکی طبیعت کس لئے بدلی - زمانے نے کیونکر رنگ بدلا
آپ کیون مجھپر برسے پڑتے ہین - اُف رے غضب ابر شمشیر سے پانی کے
بدلے خون اور شرارے نکلتے ہین - شاید آپنے تیغ خون آشام کو زہر مین
بجھایا ہے - تب تو بجائے پیاس بجھانے کے یون لہو پیتی زہر اوگلتی رنگ
لاتی ہے - جس سے آپکی خمیر کے جوہر کھلتے ہین - آپکی ملمع کاری سے
کہانتک کوفت کھاؤن - تاب اُٹھاؤن - تمنے تو میرے نام تک کو نہ نشان
کر دیا ہے - خم ابرو کے بل مین ناوک مژگان سے آنکھون مین دم آگیا تمھارا
ہان ہون شمشیر دودم کا کام کر گیا ہے - فکر مرہم مین اگر مر ہم جائین تو بھی
تم رحم نہین کرتے ٹانکے دینے کے عوض ٹکہ سا جواب دیتے - آسمان مین
او دھیڑ بن سے تھگلے لگاتے ہمسی رفو چکر ہوتے ہو - تمہین واللہ ہے
کیا ہمارا خون ہدر ہے جو ہمین اُدھر رکھتے ہو ہیہات تمنے نہ ادھر کا کیا
نہ اُدھر کا - جی ہان ضرور آپ خون بہا دین گے - اجی میان نام کو بھی تو
تم کوڑی کنار مین نہین رکھتے - واہ رے کھلاڑی کبوتر کے ساتھ
میرے حوش اُڑاتے ہو - کبوتر لڑا انکی آڑ مین اغیار سے آنکھین لڑاتی ہو
لالہ رو تمہاری نافرمانی سے میری جانکے لالے پڑے ہین - او شعلہ رو
سرد مہری سے جلانا ہنسی ہنسی مین رولانا - آگ پانی مین لگانا - بازی تمہین

آتش بازی ہے۔ آپ کالا و فلانے مجھے بلا مین پھانس رکھا ہی۔ زلف کا سودا
سر کے ساتھ ہے۔ وبال جان ہر دن پریشانی سے گذرتا ہی۔ شب پریشان خیز اب
مین گذرتی ہے واحسرتا جنکے یاد مین ہم سب کچھ بھولے۔ انکا بھولے سے بھی
ہمین یاد نہ کرنا۔ عیاری نہین جان آزاری ہے کیا تم اپنی ہی گائے جاؤگے
میرا کہا ہرا گ نہ سنوگے۔ جسکی چال سے بھونچال آئے۔ ہل چل پڑے۔
جسکے کان پر جون تک نہ چلے۔ اُسکی آگے کسکی چلے۔ او غنچہ دہن اس
شگفتہ مزاجی پر اپنے دل بستہ سے یون دل تنگی۔ نری تنگ ظرفی ہے۔
واہ رے بدر۔ لیلتہ البدر۔ تونے دربدر ہوکر آخر مجھے شہر بدر کیا۔ او
کنہیا یہ ماجرا کیا ہے۔ اولٹی گنگا بہانا کیا ہے۔ کیا مین نوح کا طوفان تھا
جو گیا گذرا۔ یہ دل نہ تھا کوئی تو دہ طوفان تھا جسپر سے تیرا جی اُترا۔ دیکھ
بیخودی مین آنکھین کرشنا۔ جمنا کی طرح بھوٹ بھوٹ کر بہ رہی ہین۔
للہ پاس آشنائی کرو۔ دوش بدوش آؤ۔ آشنان کرو تو دل ٹھنڈا
ہو۔ بتلاؤ تو میرا گناہ کیا ہی۔ تم رنگ بدلے۔ مین ڈھنگ بدلا۔ آپنے
صورت کو بدل دیا۔ ہم نے روپ اوہر کیا۔ تم مصلّی بنے۔ ہم رند ہوئے
تم نے سبحہ لی۔ ہمنے زنار سنبھالی۔ تم کعبے جا کر بت پرست بنے۔
ہم گیا گئے خود پرست بنے۔ دیکھیے جناب۔ جناب وحیات مین بس نکتون ہی کا

فرق ہی۔ کہین ایسا نہ ہو کہ اس پہیر پہار مین اولٹ پہیر پڑ جاے۔

نواب سردار دلیر الملک کے سمدہیانے کے مرسلہ آمونکی رسید

آپ کا خط آتا ہی تو طبیعت کو حظ آتا ہی۔ مزید شش پیوند نخل مراد کے بہیجے ہوے
پیوندی آمون کا بہجوانا مخطوظ کے لئے بے عدد دل پسند ہوتا ہی۔ فلہذا
آمنّے کی خواست بالیدگی پر آمین کہتا۔ ہرے بہرے کی سرسبزی بلاخواست
چہتا ہون۔ اے خالق دو عالم چارچمن عالم مین اس نونہال کے پیوندکو
رشتہ ربط سے مربوط کر کے شجر تمنا کو پہولنا پہلنا نصیب فرما۔ شکرین تحفہ کا شکر
قلم نئے سے دشوار خامہ نیشکر درکار ہے۔ ناگزیر اوس تفصیل و اکا
گویا بہی اختصار رہے۔ جیسے شیرینی میرے لب بند کر کے زبان کو اظہار ولو مداد
مین واکردی۔ ویسے عذب البیانی آپکی اُنکو شیرین کام کر دے۔ انبہ
پیوندی کو ابناء روزگار کاٹ کر کہاتے ہین۔ مگر مینے بلحاظ رابطہ رشتہ
اس کا رشتہ بنوا کے کہایا ہے۔ کیون صاحب بے ریشہ رمانی۔ نواب پسند
ہوکے جانبین ریشہ خطمی کیسے اغلب گلنار ہو گئے ہون۔ بارے تخمیون کے
ریشہ دوانیونکا کچہہ پتا نہ لگا۔ آیا مکہی چوس شکر گزار ہین کہ مگس انگبین
کیطرح کاٹے کہاتے ہین۔ فی الاصل یہ مرشد مرشد آبادی کہاتے ہے مرشدی
سے نہین چوکتے۔ شیاطین الانس تری کہاتے۔ پرائی رہتے۔

پر فن الفین الفن کھاتے پر بھی فن نہین چھوڑتے کنجوس کے کاسہ چشم و قعر معدہ
خاک گور کے سوا نہین بھرتے مین۔

نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ رئیسہ آرکاٹ کے نام

آپکا مرسلہ ٹیلگرام موصول ہوا۔ جب طرفین سے خط کے ارسال مین خطا ہو
عذر تکلف معذرت تکلیف کیون نہ ہو۔ بس آپ قاصر تھے مین مقصر تھا۔
بلکھتی مین معذرت مستلزم دوئی ہے اور دوئی عین احولی ہے یون ہے
نہ مین محق شکوہ ہون نہ آپ مستحق گلہ۔ جیسے حضرت رضی اللہ تعالے عنہ
کا وصال ہوا۔ ہم سبھون کی زندگی کا انفصال ہوا۔ برخوردار محمود علیخان
کو فوجی تعلیم کے لئے لندن بھیجتا ہون تاکہ مجھسے فتح الباب اہل ہند ہو۔ کیونکہ
از روئے (رول) انڈین بجدیکہ والی ملک کیون نہ ہو فوجی کالج (انڈیا)
مین داخل ہو نہین سکتا اگر حق تعالے مجھے اس کار خیر مین کامیابی دے
تو اسکو حاصل زیست سمجھونگا۔ باین وجہ کہ نام کے لئے یہ بند بھاٹک کھل
جائیگا۔ اور تالی ہات لگ جائیگی۔ جینے یورپین احباب کو خطوط لکھتے ہین
اور دونے بھی لکھوائے ہین۔ مگر سر گرانڈ ڈف۔ و لارڈ کانیرا گورنران سابق
مدراس سے شناسائی نہین ہے۔ اگر نواب بیگم صاحبہ رئیسہ ارکاٹ کے
مکتوب آپ موصوفین کے نام بھیج سکتے ہون تو بھجوا دیجئے۔

حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر حضور نظام کے نام

حکیم مریض کی صحت چاہتا ہے۔ مگر آپکی حکمت پہلے چنگلے کی علالت چاہتی ہے
تب ہی تو آپنے دو ہفتہ سے ایکبار بھی کرم نہ کیا۔ اگر یہی علت غائی ہے کہ کسلمند
ہون تو آئے بسم اللہ بیمار محبت ابھی ابھی نگاہ بیمار کا بیمار بنتا ہے۔ اور
کیون نہ بنے جبکہ مسیحا کا دیدار اسی پر منحصر ہے۔ ایام فرقت کی صحت سے
مواصلت کی کسالت بہتر ہے۔ جس مریض کی آپ تیمارداری کرین اسپر
تندرستی اگر رشک کرے تو زیبا ہے۔

ایضاً

شعر پھر کسکے خط کی آئی بعد مرگ ۞ سبزہ تربت میرا لہرائے ہے ۞ آپ
میری حالت نہ پوچھیئے مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ خود دل تنگ ہو چکے
نہ مجھے تنگ کیجئے۔ مجھکو عشرت۔ عسرت عسرت۔ عشرت۔ ہے۔ تو ابسے
خیالی کے خیال کا کیا ٹھکانا ہے۔ کور باطنون کی آنکھہ مین روشنی کب ہے
جو میری تحریر کو دیکھین۔ میرا قلم انکے لئے نیل کی سلائی۔ نپسل سرمہ گلو کاغذ
کا نونکی ڈاٹ ہے۔ جس جامہ زیب نے مجھکو جامے سے باہر۔ ہوش و حواس
کو رفو چکر کیا ہے۔ اسکی زیبایش نے نہ چاک گریبان کی پروا۔ نہ دامن صحرا
کا ہوا خواہ رکھا ہے۔ گو جیب تمنا خالی ہے مگر دامن محشر میرے شور سے

پُر رہے گا - ہر چند میری افتادگی کی یہ افتاد ہے کہ نقشِ قدم کی طرح سایہ تک
اُٹھہ نہین سکتا ہے - بیقدری ناہنجار نے پامال کر دیا ہے - مگر آپ دیکھیے گا
آخر کار میری خاکِ مزار گلِ حکمت ہو گی - کاسۂ سر سرِ عبرت ہو گا - گو نکیرین سے
بچتا ہون لیکن منکرین کے سوال لایعنی کا جواب عبث جانتا ہون خوف سے
افشائے راز کے آنسو پیتا - ضبط سے غصہ کھاتا ہون - رقیب ہنسی مین
بات پی جاتے - حبیب نبات جانکر چبا جاتے ہین - دزدِ حنا کو دل چرانے
سنا - یار نے انہین آنکھین چرلتے دیکھا - ان غارتگر ایمان کا دل چرانا
دیکھو - میرے زخمِ جگر کے چور کا گھاؤ کا پانی چرانا دیکھو - ان ستم ایجادونکی
شیرین اداؤن پر قربان جائیے - جنکی کٹاری چھری پر میٹھی باڑہ ہے -
طاق ابرو کے ساجد کے وضو کا پانی - آبِ خنجر سے ورنہ ادا و قضا برابر ہے
بوجہ میری انکھین ڈبڈبائی ہین نہ آنسو بہے جاتے ہین - مردمِ دیدہ مصحفِ
رخ کی تلاوت کیلیے غسل کرتے ہین - اس ستمگر کی سنگدلی تب کہین رقم ہو
جب خونِ جگر و فولادی قلم بہم ہو - ہیہات انکی ہتکنڈون سے کفِ افسوس
ملتا ہون نہ ملئے تو دل مسوستا ہی ناگوار ملتا ہون - جسکے کوچے کی ہوا نسیم ہو
اوسکا ہوا خواہ ندیم کیسے سہیم ہو - جس چشمِ علیل کا مسیح بیمار ہو - جس کا نقاب
حسن پردہ دار ہو - اوسپر برملا مرنے سے پردۂ دل رقیب دریدہ کیون نہو

شیرین زبان کی گسیلی باتین - رسیلی آنکھونسے کڑوی نگاہین حظ دیتی ہین شیرین لب کی ترش روئی و تلخ مزاجی نے مجھے کہٹائی مین ڈال رکھا ہے - ان شعلہ رویونکے نقاب سے نور چھن چھن کر برستا ہے - نگاہ قہر برساتی - نظر بجلیان گراتی ہے - قبلہ ان شعلہ رویون کی لو جیسے میرے دل مین لگی ہے - نور ایمان شمع کلیسا بنا ہے ان کمخوابکی باباین والونکی چشم نیم خوابکے خیال سے مجھے بے خواب کردیا ہے - جن پریونکی جوگہٹ تک گے سلیمانی پتہر ہون - وہ مسخر انسان کیونکر ہون - اُن پر تو نقوش سلیمانی تک موثر نہ ہون - والسلام

بنام مولوی خواجہ محمود جان صاحب رئیس الہ آباد

مین آپکے شکرین امرود کے شکر مین رطب اللسان و عذب البیان ہون - باغبان عالم آپکو شیرین کام کرے - شجر امید پھولے - ثمر مراد پھلے - یہ جام ہین یا کوزہ نبات ہین - حلاوت مین حلوائے بیدود ہین - یہ الہ آبادی ہین کہ سمرقندی ثمر ہین - ہیچ تک اوسکی ریزۂ قند - بل قند مکرر ہین - اس جام کی حسن و خوبی کو اگر جمشید دیکہتا - کیخسرو سنتا - اپنے پیالے کو موسوم بہ جام نہ کرتا - اسکی رنگت سے جام سحر کا رنگ پہیکا ہے - رشک سی زار پستان کا سینہ فگار - خوش وضعی پر ثریا نثار ہے سڈولی پر نظر پہسلتی دل اٹکتا ہے - گو نگاہ نہین ٹھیرتی - پر بے دیکھے دل کب ٹھیرتا ہے مجھے مُلا عبدالرحمن کے جامی تخلص کرنے کی نسبت جو تفتیش تہی وہ اب

جامون سے مشخص ہو گئی - غالباً اسی مناسبت سے انکی شیرینی سخن و حلاوت
کلام - شہرۂ آفاق ہو گئی - اے واللہ الہ آباد کے جام لکھنؤ کے سفیدۂ آم
خاص و عام کے دل پسند ہوتے ہین - مجھکو اسکے چند قلمین مطلوب ہین - ممکن ہو تو
طلب کرکے بھیجدیجئے تاکہ فصل بہار مین بار ور ہون اور شاخ نبات و شکر لب
خط جام مین جام کے نظارے سے مدام محظوظ ہون -

بنام مولوی احمد حسین خانصاحب رئیس کینبورہ

آپکا قاصد خط دیگر نامہ بر نہ ہوا - دل بردو نہان شد ہوا - چالیس کے انتظار مین
مدت تک منتظر کا قالب مضطرب قلب مضطر رہا - بے پر و بالی سے جو یاکی نسبت
و بال - احوال پر اہوال ہو گیا ہیہات کہون گیا - سرو قامت - آزاد پر
قیامت ہے - سیدہی بات کا ٹیڑا جواب کج کلاہ کی عادت ہے - منتین
کرکے مناتا ہون منتا نہین - سمجھاتا ہون سمجھتا نہین - الجھی طبیعت کا
سلجھانا پریشان خاطر کے لئے گو الجھن ہے پر کیجئے کیا - گیسون والے کی
الفت سودائی کو محن نہین - یمن ہے - برہمن بچے سے جو پالا پڑا ہی اسکے
ہوا خواہی مین بنا کبوتر تک بیٹھے پالا ہے - اس خون آشام کے ہتکھنڈو
نہ صرف آپکے لالہ جی ہی کا خون ہوا ہے - لالہ تو نہ ایہ دل پیتا - غم کھاتا -
لہو اگلتا ہی - اسکے جگر پر داغ دلمین چھالے - لب پر تبخالہ ہے - دریغا

واثرون طالعی سے مخلص یکرنگ و محب یک روح و دو قالب کا قلب انقلاب زمانہ سے منقلب ہو چلا ہی صنم بت پرست کا جگر پتہر کا کلیجہ ہو گیا ہی مین ہجر مین حجر اطفال کی چوٹین سہتا ہون چشم بد دور آپ ہین کہ شکر لب امرد و سلینے شیر و شکر ہین۔ خیر صاحب آپ رنگی منائے۔ گھی کے چراغ جلوائے۔ آتش افروز کے برافروختگی سے ہمین سر و چراغان کیے روشن جلائیے۔ نور العینین کو بعد دیدہ بوسی کہیے۔ جانمن تم کیا بہچانو جیسا ہم تمہین جانتے ہین۔ تم دونوںکی پیاری پیاری باتین اور بہولی بہولی صورتین ہنوز میری آنکہونمین ہین والسلام۔

بنام مولوی منصور علی خان صاحب

خدارا غور تو کیجئے۔ درحقیقت یہ ذات شریف اگر حاجت روا ہوتے آپکے کیون ملتجی ہوتے۔ التجا کرتے۔ جیسے ہنود اپنے ہاتھون بنائے ہوئے بت کے پائون پڑتے ہین۔ ویسا ہی عوام بے سر و پا۔ بے پیرے پیر کے۔ پیر پکڑتے ہین۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے ہوا کرتے ہین جو اپنی دال روٹی ہی کی پوری فکر نہ کر سکے۔ پوری کچوری کی تمنا مین مرے وہ آپکے لئے کیسے پورن پوری مہیا کرے۔ مرید کا حصول مراد ہے نکہ نامرادی بیعت کا حاصل گرفتاری ہی نکہ آزادی۔ مجھکو اسمین بالیہ

نوش کے نافرجامی حضرت جام کا شعر یاد دلاتی۔ بوتل سے مے قلقل کہتی ہر
پر کھون گیا۔ لحیۂ شریف کو ریش قاضی کہتے شرم آتی ہے۔ بھئے واہ
ان باصفاؤں کے صوفیانہ ملت وصافی مشرب کا کیا کہنا۔ آپکی سر کی قسم
انکے بے ساختہ پن پر بے خواستہ جی چاہتا ہے کہ بس انکے قدم لیجئے
الحق وہ علتی مشائخ یہ علت مشائخ ہین

محبت کے تقاضے سے محب کے نام

آپکے شگوفے دینے پر گلروں نے چھپاکے ہاتھ گلدستہ یاسمن جو بھیجا غنچۂ مراد
کھل گیا۔ کار پرداز حسب عادت انعام دینے لگا تو تنک کر کہنے لگے مصرع
برات عاشقان بر شاخ آہو ۞ منعم نے انعام لینے کو نعم البدل سمجھا ہے۔ چونکہ
مجھکو بھی معوض بھیجنے کے بھی تھا۔ لہذا غنچہ دہن کی دلجوئی کے لئے بڑی جستجو سے
جوہی اور گوٹے کے ہار بہم و باہم کرکے پر تکلف گلدان نرگس کے ہاتھوں بھجوایا ہے
میرے سر کی قسم آپ گلے کا ہار بن کر شاخ گل کے زیب گلو کیجئے۔ اگر رقیب خار
ہوکر خلش کرے۔ آپ حلقہ بگوش کے گلوگیر ہوکر زبان دراز کی جیبھ گدی سے
کھچوا سکے۔ دامن افشان کے دامنگیر ہو کے گریبان گیر ہوکر دہن دریدہ سے
جبڑے چروا سکے۔ مین رقابت سے نہین کہتا واقعی رقیب نحس کے
منحوس ہیئت دیکھنے کے لائق۔ سراپا سننے کے قابل ہے۔ یہ بصورت

لنگور بصیرت ملعم باعور ہے - قد تاڑ کا پیڑ - سر تاڑ پھل - زرد رو کے رنگ
روغن کو سیاہ تاب سے نسبت کیا ہی تو سے پر ارنڈ کا تیل ملا ہے - گنجے
سر کے پلپلی چند یہ پر چند بال ایسے ہین گویا گھوڑ کی اوگی ہوئی خشک گھاس
ہے - پوست ضب کی بھس بھری کھال ہے - کاف دار چہرے پر دغیلی پیشانی
اوس پر تمہ یون ہے جیسے تودۂ غلاظت پر اونٹ کی مینگنی - احول کے
آنکھون پر اند ہے کنوئین کی - چیچک رو کے تھیج گالون پر کیڑ کھائے سیتا پھل
کی چھلتی ہے - مستطیل بشرے پر چوڑی ناک نہین ہے دریائی مینڈک
ہی - دہن دہانہ چاہ مصرع یک قطرہ بود پیش دہانش یم قلزم گندہ دہن
کی کوتاہ اندیشی و زبان درازی کا کیا کہنا گویا کاٹنے کھاتا ہے - الحان
بھی شنیدنی ہے بس صوت الحمیر کا خطاب اسی منہ پھٹ گدہے کے حق
مین نازل ہوا ہے - رونی صورت گاتا بھی ہے تو گدہا ملھار گاتا ہے -
ٹھوڑی کو منڈیرا کا گرز کھون یا ہلیلہ کابلی - ریش کوسن کا ریشہ کھٹے کہ
بڑ کے درخت کی ڈاڑھی - کندۂ ناتراش کے جسم کی گولائی ایسی ہے
جیسے آبنوس کا لٹھا - انگشت مجذوم کے سر انگشت - جوع البقر کا شکم ہے
کہ ہوائی گاؤ تکیہ - غلیظ چیتھڑو نکی پوٹ ہی کہ مرے بینسے کا پھولا ہوا ہے
ناف سانپ کی بانبی سرین کوہ البرز ہے - واضع لفظ خرس کا موضوع

اغلب یہی گور خر ہے۔ المختصر فتنہ انگیز کے لحاظ سے عطر فتنہ ارسال ہے
عند الضرورت بجائے روغن قاز استعمال کیجئے۔

ایک سادہ پرکار کے نام نامہ

پھیٹا والون نے خردہ گیر کو جو وسیلۂ خردہ گیری گردانا ہی۔ شاید آپنے
تجاہل عارفانہ کرکے اس سے مجھے انجان جانا ہی۔ نہین صاحب اہل شملہ
نے شملہ بمقدار علم جانا ہے مولویون کی کیفیت اور ہے۔ کیفیتون کے کیفیات
اور وہ انکا کلیجہ کلیجہ جان کر کھا جاتے۔ یہ آنسو پیکے رہ جاتے ہین۔
عزب عذاب مین کیسے عذب مین ہے۔ مجرد کے واسطے تجرد سہل ہے۔
متاہل کے لئے تجرید مشکل لاینحل ہے۔ آسودہ کمخاب کی گدی سے نہال
ہوتا ہی۔ کمخواب سایۂ مغیلان ہی کو فرش مشجر جانتا ہی۔ آپکو فکر اغیار رہتی ہے
افکار اخیار نہین رہتے۔ مرنیسے پہلے مرہم گئے پر جینے آپ بر سر بہار
آئے نہ بستر تیمار ناسور دل پر پھاہا مرہم کا رکھہ گئے۔ آپکو مژگان و ابرو
کے وصاف کو فولادی قلم۔ سر سخن کے لئے شنجرف مین آب خنجر چاہئے
اوصاف نگاہ فتان کیواسطے۔ قلم شاخ نرگس۔ دوات چشم غزالان
مداد دود جگر چاہئے۔ کیا خوب ہمارے لئے کچھہ نہ چاہئے۔ آپ کیلئے
سب کچھہ چاہئے۔ سیمبر کے لئے زر۔ بلبل کیلئے زر گل تک نہ چاہئے

اگر نامرضی ہی آپ کا مرضی ہی تو پھر تراضی مین تراخی کیون ہے والسلام

قصۂ عجیب و دلچسپ یہ حکایت ہی یعنی میری حالت کا بیان پر ملالت ہے

منتین مناکے منتین کرکے اس سنگدل کو جو گداز کیا۔ خاطر مکدر صاف ہوکر
آئینہ بناہی تو اسے دا خود نما بنا۔ خود بین کا طرفہ تماشہ ہے بے وجہ میری
قبیح دیکھتا۔ اپنا حسن ہر آئینہ دکھاتا ہی۔ سراپا حسن کے قد موزون کو سرو شمشاد
وصنوبر سے تشبیہ دینا ناموزون ہے۔ قد بالا طوبیٰ۔ ساعد شاخ طوبیٰ ہے
قامت شاخ گل۔ دہن غنچہ۔ عارض گل ہے۔ قد رعنا شاخ گل مراد نار پستان
ثمر مراد چشم بادام۔ دہن پستہ۔ ذقن سیب۔ پور فندق۔ ہاتھ پنجۂ مرجان
ہے۔ سر پر مانگ کیا ہی خط استوائے نور بر سر ظلمات ہی پر فرق یہ ہے
کہ خط استوا فرضی ہے یہ عینی۔ سودائی سے وصف زلف گرہ گیر کیسے ہو
مضمون زلفین خیال ہے۔ سطرین زنجیر پائے قلم ہین۔ سر چڑھی ہی کالی
بلاؤن کو ناگنون کا جوڑا کہنا بیجوڑ ہے۔ اس بکہ نور کے کاکل کو تار شعاع
آفتاب کہنا زیبا ہے۔ شنیدہ گیسوؤن کو سنبل سے تشبیہ دیتے ہین نادیدہ
جبین کو لوح مرات کہتے۔ مگر مین لکھتا ہون شعر ہے قدرت خدا کی یہ
ضدین دیکھو: شب تار گیسو جبین صبح صادق: مژگان وابرو کو دشنہ و
خنجر و پیکان و کمان سے۔ نگہ کو خدنگ و سنان سے مشابہ کرتے کرتے طبیعت

کند ہوگئی ہے۔ بھوین کو ہلال کہون تو ابرو کی آبرو گھٹتی ہے۔ دیکھتے دکھاتے
دیدے کو علیل کہنا علت ہی۔ آنکھون کو چشم آہو کہتے میرا جیتا ہرن ہوتا
ہوش رم کرتا ہی۔ چشم نیم باز شکار طایر دل کیلیے باز ہے۔ صید مرغ روح
شاہین نگہ کی عین آرزو ہے۔ شعر گو قہر سے وہ دیکھین مگر دیکھتے تو ہین ؛ مین
شاد ہون کہ ہون تو کسیکے نگاہ مین ؛ چشم بد دور جسکے خدنگ نگاہ سے دل
بادام مشبک ہی۔ اُسکے آنکھون سے بادام کو تشبیہ دینے والون کی چشم کو
ضرورت چشمک ہی۔ ساغر مے دوات۔ شاخ تاک قلم ہو تو چشم مخمور کی کیفیات
رقم ہون آتش گل پر دل بلبل جلتا ہی۔ شعلہ رو کے آتشین لب سے سوز قلب
بیدل ٹھنڈا ہوتا ہی۔ شکرین لب کان نمک ہے ملاحت چہرہ شیرین ادا ملیح
کی ملیح زندگی ہے۔ لب لعل کے وصف مین گویا میری زبان لال ہے۔ سرخی
لب مین سفید دندان ایسے رخشان ہین گویا شفق مین انجم نمایان ہین۔ گردن
صراحی بلور۔ لبالب از شراب طہور ہے۔ دوش نزاکت کا ہمدوش ہے
دست رنگین کے وصف کو قلم شاخ حنا درکار ہے۔ رشک سے پنجۂ مرجان کف
افسوس ملتا ہی۔ اُس خورشید لقا کو بدر الدجی کیسے کہون جسکے ناخن سے ہلال
بدر ہوتے ہین۔ شکم مصفا پر شکن ایسی خوشنما ہین جیسکے لہر مین۔ موج دریاے
نور ہے ناف گرداب محبت ہی۔ جو ہے اسی چاہ کا ڈوبا ہوا ہی۔ شعرا نے

کمر پہ جتنے مضامین باندھا ہے باندھو ہے - بہتان بندھا ہی - ناسخ نے
سچ کہا ہی شعر دیوان مین سادی سی ہے جگہہ چھوڑدی سینے ﴿ مضمون یہ
باندھا تیری نازک کمر کا ﴿ جس منظور نظر کا تصور میرے مد نظر ہے ہان
اغیار کی حد بصر در خانہ - بصیرت ششدر ہے - گو رخنۂ دیوار باعث رخنہ ہے
پر کیجئے کیا وسیلۂ تاک جھانک کا یہی ہر آئینہ ہے - احباب کہتے ہین اے
خانہ بدوش اس خانہ برباد کے گہر کے پاس مکان لو - حق ہمسائگی کو شفیع
کرو - پر کرون کیا ہمسایۂ میرے سائے سے بہڑکتے سایۂ دیوار تک کو
سایہ جانتے ہین - حضرات دلدار کے لئے آئینہ خانہ خوشنما ہر آئینہ ہے
جگر دار کے لئے چار آئینہ ہی آئینہ خانہ ہے - وارستہ مزاج کے واسطے
خانہ کمان ہی خانہ ہے - میری حالت زار دیدنی ہے نہ شنیدنی - رقیبونکی
تشنیع بلائے ناگہانی ہے - تیر جدائی جدا وبال جانی ہے - بیدرد سے
کہیے کون کہ دردمند جان بلب ہی - دلبر تک پیغام کی رسائی کب ہی ہوتی ہی تو
مہروش بے مہر کب مخاطب سے مخاطب ہی - ہمارا راز نہان محتاج بیان ہے
خط شکستہ سے خاطر شکستہ کا حال عیان ہے - ہیہات جو نام لیتے کانون
پر ہاتھ دہرتا ہے وہ نامہ میرا کب ہاتھہ مین لیتا ہے مصرع
قلم اینجا رسید و سر بشکست ﴿ -

صبح و شام کے مکالمہ سے متکلم کا استفہام

(صبح) میرے سہانے وقت کا عالم - عالم نور - جلوہ - جلوۂ طور ہے میرے آگے ستارونکی چمک دمک چراغ سحری کی طرح جھلملاتی ہے ظلمت شب کافور - ستارہ شمع کافوری کی طرح بے نور ہے - رشک سے انجم کی آنکھونمین تارے ٹوٹتے - نجم ثاقب کی چشم سے صورت اشک شہاب گرتے ہین - شب تار گیسو کو اپنی نور افشان پیشانی پر سے جب سمیٹ لیتی ہون عقد ثریا شرم ساری سے چہپا ورہوتا - ہتیالی سے آفتاب ماتہا چوم لیتا ہے نسیم سحری سر سے چلکر آتی - صبا شوق مین بہی جاتی ہے - عندلیب بصد ذوق ہزار داستان ہوتی - بلبل چہکتی - نکہت گل مہکتی - میکش سے شکرانہ صبوحی کو صراحی قل قل کہتی ہے - بیت اللہ کے در - بتخانہ کے کواڑ کھلتے ہین - مومن قرآن بہ لحن پڑہتے - برہمن بھجن کرتے - ہواخواہ ہوادار پر ہوا کھاتے ہین

(شام) آپ اپنے وصف کے وصفی نہین - ثنا کرین - ہمین حسد نہین لیکن تعلّی تبارک و تعالی کے سوا ماسوا کو زیبا نہین - سچ تو یہ ہے - اس جھوٹ مین سچ کیا ہے - لفظ کاذب کسپر صادق آتا ہے - ہوش سنبہالا ہے جامے سے باہر نہو - جسکے دامن عافیت مین پلو - اُسی کی گریبان گیر نہو - اجی اس میری کالون والی لیلی و ام اقبالہ ہی کے بدولت تو تمہاری بخت جاگ گئے

اوسیکی ہمدمی سے تمہارا دم ہے ورنہ تمہارا وجود فی نفسہ کالعدم سے ہے۔
اسی برتے پر یہ خم و دم ہے۔ تمہاری اوقات کا کیا کہنا آپ کے وقت مین
جنگلی پڑے ٹائین ٹائین۔ پہاڑی کوے کائین کائین کرتے۔ مسجدی مرغے
بولتے۔ عاشق معشوق کے لئے پنگھٹ پر آہین بھرتے ہین۔ فجر کی ہوا خوری
خواری ہے۔ لوگ فراری کیطرح بھاگے جاتے ہین جسکے دیکھے سی ہمین ٹھنڈے
پسینے آتے ہین۔ آئین بائین شائین نہ کرو دل لگاکے باخلاص سنو عشاق
کا وداعی بین۔ فراقی شین قل اعوذ ئیے کیا جانین مصرع گوش بر سینہ من
نہ وشنو زاری دل ؛ (صبح) الحق ناحق تم بجتی ہو۔ غافلونکی طرح خواب
غفلت مین پڑ اسکے اپنے کو ہنسواتی ہو۔ ورنہ اے کذّابہ میرے وقت
کارو یا باصدق وصفا ہوتا ہی۔ بتلاؤ تو سہی وہ کون ہے جو دل سے میرا
دلدادہ و مبتلا نہین ہوا ہے صباح سے صبوح پر میکش جان دیتا خشخش
نہاری کو لقمۂ نگاہی بہ از مرغ و ماہی کہتا ہے (شام) جی بجا یہ جو چلا
شرابی و افیونی کو بھاتا ہے۔ یہان اوباشن فاقہ کش کی بھوک پیاس کا
تذکرہ نہین ہے۔ سیر چشمون کی سیر کا مذاکرہ ہے۔ سر شام گلفام باد بہاری
کی روش ہوا کھاتے ہین۔ بانکے ترچھے گھوڑے کداتے پھنداتے۔
حسین مہ جبین سنوبر نکھر کے بگیان اڑاتے۔ دل دادہ و دل گرفتہ ہاتھو نہین

ہاتھ دیئے - اٹکھیلیان کرتے چمنون مین ٹہلتے - ساقنون کے دمونکی خیر
متوالونسے سربازار آنکھین لڑا کے ہوش اُوڑاتے ہین - انجان نہ بنا
یہ نکتہ جان رکہنا - مواصلت رحمت - ہجرت - زحمت ہے (صبح) تم بھی عجیب ہو
نہ ہارے مانتی ہو نہ جیتے - اپنی ہی کہتی - ہماری نہین سنتی ہو ہم نے
مانا تم خوبیون سے ٹھساٹھس ہو - بارے کہو تو جنت مین ہمارا نظارہ ہمارا
نظارہ رہیگی یا تمھاری جلوہ - (شام) ماشاء اللہ آپ تو بہت دور کی کوڑی لائی
لیکن - اجی یہان عالم محسوسات کی بحث ہے - غیر محسوسات مین گفتگو عبث ہے -
(صبح) غنچۂ گل میری ہوا سے کھلتے ہین - میری ہوا مین نسرین و نسترن
ہین - (شام) میری فضا سے شگوفۂ دل کہلتے ہین جسکے رشک سے
صبا برباد نسیم خاک بدامن ہے - (صبح) ہم مستجاب الدعوات ہین -
(شام) ہوا کرو کیا ہم نہین ہین - (صبح) کیا تمنے صبح بنارس کے نظارے
نہین سنے - (شام) کیا آپ نے شام حیدرآباد کے تماشے نہین دیکھے
اسے جانے بھی دو - جیسی تمھاری تعلیان ہین - ویسی میرے لنترانیان -
ورنہ فی الاصل لیل و نہار کے وصل کے دو نام ہین - صبح تم ہو اور ہم شام
ہین - اس بعد المشرقین پر جانبین کی ہم بزمی و ہمکلامی کو بخت اتفاق سمجھو
آ مل بیٹھو - دو گہڑی ہنس بول لو - کہین ایسا نہ ہو کج بحثی مین گجر بج جائے

بھور جائے۔ وقت ہاتھہ سے چلا جائے۔ ارمان رہ جائے۔

روز و شب کی چھیڑ چھاڑ مین صبح بنارس و شام اودہ کی سما

(روز) قادر ذوالجلال نے مجھکو سراپا نور فرمایا۔ قدر افزائی کے نظر کرتے میری قسم کھائی ہے۔ زمانہ مہر سے میرے پھولتا پھلتا۔ زمین سے اوگتا۔ آسمان سے برستا ہے۔ وجود با جود میرا انتظام عالم کا ناظم۔ انسان کا منعم۔ حیوان کا رزاق۔ سال و ماہ کا خلاق ہے۔ خالق نے میرے نور بصر (مہر) کی حلف اوٹھایا ہے۔ تب ہی تو میرے حلف کے آفتاب پرست پر بت پرست نثار۔ ستارے خدمت گذار ہین۔ کفار نے پوجا۔ دیندار اشراق و چاشت ادا کرتے ہین۔ جہان اسکی روشنی سے روشن۔ جہانیان اوسکے درشن سے بہ تمین ہین۔ موجودات اسکی طالب۔ یہ کار و بار کا عین مطلوب۔ نجم اس سے مشرف۔ یہ انجم کا مولے۔ معدن کا شرف بخشنے والا ہے۔ اسیکے فیض سے سحاب۔ سحاب مین آب۔ آب مین گوہر۔ گوہر مین آب ہے۔ اسیکی تاب سے حجر مین جواہر۔ جواہر مین رنگ۔ رنگ مین تاب ہے۔ حسین اپنے کو خورشید طلعتی سے منسوب کرکے خورسند ہوتے ہین۔ پر جمال با جلال پر اس کے نظر ڈالنے کی مجال رکھتے نہ تاب لا سکتے ہین۔ (شب) احمق کو خوشامد

خوش آمد ہے - جو اپنا آپ مداح بنے وہ مدح نہین - مذمت سے
خموشی گنج شایگان - فضولی فضول و رایگان ہے - فخر قسم کچھ تمہارے ہی قوم
مین نہین آیا ہی - قاسم ازل نے ہمین بھی اس سے مفتخر فرمایا ہے - بارے
سینے براہ نیاز محض فضل جناب باری جانا - سرمایۂ ناز نہین گردانا ہے - اگر تم
معشیت کی بانی ہو تو مین راحت و استراحت کی مبانی ہون - اللہ جلشانہ نے
کمال عنایت سے میرے نو نظر (قمر) کی سوگند کھائی ہے - اسکی ضیا سے
ارض و سما کو مزین و منور - یوسف طلعت اپنے تئین مہ جبین - حاجبین کو ہلال
ابرو کہتے ہین حسن پر انسان مرتے - جان جان دیتے چشم بد دور غیرت حور
گھورتے ہین - تمہارے ہر ہمہ پہر کے سوا آدمی بھولے سے بھی آنکھ
اٹھا کے نظر نہین ڈالتے ہین - طرفہ تماشا یہ ہے کوئی دیکھے کہ نہ دیکھے
آپ ہین کہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے ہین - تمہاری تابش و تب کی
آنکھین ماہتاب مین ٹھنڈی ہوتی ہین - خوبرو لیل النور مین چاندنی کے
جلسے کرتے - دفع نظر کے لحاظ سے نجم ثاقب شہاب کو صدقے کرتے ہین
تمہاری حدت و شدت سے خلق کی کھوپری پلپلی ہوتی - چیل انڈا چھوڑتی
عطش سے پیاس خار زبان پر لوٹتی ہے - شمسی سال نا فرجامیون کا سن
قمری اسلامیون کا ماہ و سال ہے - مغز مین گرمی تو نہین چڑھ گئی جو یون ندیان

بک جاتے ہو۔ اس روزانہ زوال پہ دعوے لایزالی۔ گرگٹ کی پرستش
پر ادعائے معبودی نری بیہودگی ہے۔ ذکر فوائد مستتر شدا ید معنی ندارد
چشم بصیرت اگر ہے تو دیکھو۔ گوش شنوا ہو تو سنو۔ تمہارے اور تمہارے
پسر بد اختر کے راج مین جسے دیکھو روزگاری محنت و اخروی صعوبت مین
مبتلا ہے۔ ہر فرد بشر عرق مین غرق و غرقاب بلا ہے۔ روز فردا عالمین کو
تہ و بالا کر کے تم ہی تو نہال ہو گئے۔ ظالم کی عمر کوتاہ۔ تم ہی تو پچاس ہزار
سال کے ہو گئے۔ اُف رے ڈھٹائی۔ بجائے شرم و شرمنا کی بیحیائی
چشمی۔ منفعل ہو عرق انفعال مین ڈوبو۔ دل مین ندامت کو راہ دو
بس اُنہی بیر خیو نیر زرد رو ہو کے مغرب مین مُنہ چھپلے مشرق سے
نکلتے ہو۔ شفق کی طرح پھولو نہین۔ آنکھون مین خون نہ اُتر آئے
تو سہی۔ (روز۔ شب سے) یہ تو وہی مثل ہوئی۔ ہماری بلی اور ہمہی
سے میاؤن۔ تمہارا نور ہمارے ضیا پذیر ہو کے کیا ہمین بد بضیا تبلاتا ہے
دعوائے ہمسری کر کے جو مُنہ کی کھاتا ہے۔ لیلۃ البدر و شب دیجور سے
ہویدا ہے۔ نشائیتن مین نشاط میری ذات سے ہی۔ نوروز۔ بہرام
تہوار۔ جنوری۔ عیدین۔ صوم۔ حج۔ جمعہ۔ تیرتھ۔ زیارت۔ ہماری
دینی دنیوی صفات سے ہی۔ اسپر کیا منحصر ہے بارون ماہ سارا جہان

ہمارا اشتیاق ہے۔ ہم نہ ہون تو مضطر ابتر سر ماشاق ہے۔ ہمارے انعامات کا
مشکور سارا آفاق ہے۔ ناشکرا آفاقی قزمساق ہے آپ ذری اپنی سیرت
وصورت کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ اندھیری کیسی کالی بلا ہے۔ بھیانک بشرہ
جیسے تماکو کا پنڈا ہے۔ آپ کے سایۂ عافیت مین پلنے والے شپّیر
وشپرک۔ چور۔ نقب زن۔ ڈاکو۔ شب خونی۔ درندے۔ گزندے مین
جو باعث مرگ ہین (شب۔ روز سے) ہرچند سعادت اُخریٰ وعشرت
دنیا کا سرمایہ مین ہون۔ بارے بحث کرکے طول عمل کرنا نہین چاہتی
بےکہے رہ بھی نہین سکتے ہون۔ شکر نعما پسند شکور ہے ناشکری مین کفران
نعمت ضرور ہے۔ دیکھو دن کے تھکے ماندے کی خصوصاً درماندے کی
عموماً۔ اگر ہم پرداخت نہ کرین تو کیسے لوگ سفر مین گذر۔ حضر مین بسر
کرسکین معاذ اللہ تم بہر صورت صورت قہر شدید ہو۔ لاخیر تمہارا
شدّاد سے ہے۔ حاصل کائنات راحت ہے۔ سو وہ تمہاری کائنات مین نہین
ہے۔ حتّے کہ نوم جو ستّہ ضروریات سے ہے وہ بھی دشمنِ از روے
حکمت علت ہے۔ منزلت میری شکور۔ و بے بصر کیا جانین ماہیت کو
اصحاب بصیرت ومعنی جانین تو جانین۔ مصرع ہزار شکر کہ باطن مرا
سیاہ نہین ٭ جو شئے میرے ہمرنگ ہوتی ہے۔ تبرک ومتبرک

ہو جاتی ہے ۔ شک ہو تو اسلامی سیاہ نشان ۔ حجر اسود ۔ پوشش کعبہ
غلاف مزارات مقدسہ ۔ درباری لباس وغیرہ کو دیکھہ لو ۔ اہل نکبت کا
خوشی منانا دیکھین ۔ ذی دولت کا رات مین ہے ۔ وہ بے تکلف و سادہ
یہ بہ تکلف آراستہ ہے ۔ تم مصادر تکلیف ہو ۔ ہم مصدر تکلف ہین ۔ گو
تفصیل تکلف تکلیف ہی ۔ بس اتنا تو کہہ دیجئے ۔ لوگ چاندنی کی رات کے
جلسے کرتے ہین یا دُہپکالے کی دہوپ کے ۔ اہل قدرت رات کی قدر
کرتے ۔ لیلۃ القدر مجھے بولتے ۔ بل مصرع ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی
کہتے ہین ۔ میری شان مین اللہ تعالی نے سورۂ قدر نازل فرمایا ہے
نا اہل کیا جانے ۔ اہل ہماری خیرات ۔ برکات جانتے ہین تب تو ہمین شب
برات پکارتے ہین ۔ تنزیل قرآن معلی ۔ معراج حضرت رسول اللہ مجھہ مین
ہوئی ہے ۔ نزول تقدس و تعالی ۔ رحمت خداوند اعلی الاعلی دائماً
مجھہ مین نازل ہوتی ہے ۔ تم زحمت ۔ ہم رحمت ۔ تم صائمین کے مانع آب و دانہ
میرا کام کہلانا ۔ پلانا ۔ تمہارے ہنگام کی خیرات بنیز رہا ۔ میرے وقت کے
حسنات حسن و بے ریا ۔ تم صفت اشرار پردہ در ۔ مین صفت ستار پردہ ور
اپنا اور ٹٹولو ۔ ہمارے سانپ بچھو ۔ ہم سے بدظن ۔ اغماض نقب زن
آپ کی فضولی کی حجت بین ہے ۔ شیر بے بال و پر ہے ۔ لگہڑ کے سر مین

سرخاب کا پر ہے۔ موذی پروری مین تمہارا درجہ بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔
پرندگان شکاری کا دست تظلم ستم بپاکر رہا ہے۔ بدوعا سے ہمیشہ بیا عروج
عین زوال ہے۔ احتراقی کی زندگی وبال ہے۔ (روز شب سے
احسن الخالقین نے تمہین سواد الوجہ فی الدارین بالوجہ کیا ہے نا ہنرا کے
دن دہاڑے اندہیر مچانیکی سزا ہے۔ عالمین مین کسینے بی محنت راحت۔
بلا مشقت دولت پائی ہے (اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسراً وَاِنَّ مَعَ العُسرِ یُسراً)
کے کیا معنی۔ ہمارے اوقات مین کاہل تک شاغل و مشغول ہے تمہارے
مشاغل فسق و فجور۔ تم فساقون کے صدر الصدور۔ جسے دیکھو اسی افعال کا
فاعل و مفعول ہے۔ تم وقف خرافات۔ میرا وجود موقوف فلاحت و
حرفت و تجارت و معاملات و انتظامات ہی۔ با این ہمہ اگر تمہین میرے
وصف زاید الوصف نظر نہ آئین سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب
را چہ گناہ ؛ تبلاؤ تو دنیا کے جلوے نظارے چہل پہل ساری ہماری
ریاضت کے نتیج ہین کہ تمہارے عیش و عیاشی کے نتایج۔ تمہارے
زشتی اعمال و عمل سے لوگ جو تباہ کار و تغافل شعار ہو جاتے۔ دامن کہالت
مین پیر پہیلائے سوتے ہین۔ انہین خواب غفلت سے بیدار کر دیتا ہون تا
اچہا کرتا ہون کہ برا۔ او شب دیجور مہجور و رنجور پر تم بہاری ہو۔ انہین تمسے

بیزاری ہے - میرے منتظر و انتظاری ہین - بہی ہٹ دہرمی کی سند نہین
انصاف شرط ہے - فرمائیے تو مجروح کو چاندنی مارتی ہے کہ دہوپ -
او سفاک مین سُکھ ہون - تم دُکھ ہو - یہ سب کچھہ درکنار - اجی میری آمدنی
نہین تو تمہاری ورخرچی کہان - یہ نخرے تِتلّے کہان - سارے چوچلے
مابدولت کے ہین دولت نہین تو تمہارے لئے دُوُلت ہین - (شب روز) سے
لاخیر کے خیر کا کیا کہنا - اے نامہربان تمہاری بمہر سے درِ توبہ بند ہے کہ
واز - مجھسے باب اجابت مسدود ہے کہ باز - قوت ممیزہ رکہتے ہو تو انصاف
کرلو - تم مرجع سیئات ہو - مین منبع حسنات ہون - جاگو تو خدا ملے - سوؤ تو راحت ملے
دعا کرو تو مدعا ملے - جہوٹے دعوے - ناحق کے جہگڑے بکہیڑے -
کیسہ بُری - راہ زنی - جدال و قتال بہر حال تمسے ملی جُلے ہین کہ مجھسے دن کے
کشت و خون کا عوض شب خون ہے نہ یہ کہ شب باعثِ خون ہے - میرے
عہد مین چوری - چوری چُہپے ہے - نکہ تمہاری طرح سرزوری سے - آپکے
حکم و محکمے کیا ہین مروان ابن الحکم کے محاکمے ہین - چراغ گل تو پگڑی غائب کی
مثل ہے دن دئیے ایک کی ٹوپی دوسرے کے ہاتہ آپ کے بدولت نقدِ
وقت فی الاصل ہے تیرا آپکا براہِ فضولی انتظامی جہگڑے پر لدے پہندے بہنا
گو یا حمل مہمل ہے - عالمیان جانتے ہین نظم و نسق عالم کے چرخ کے محور ہم ہین

گردون وفا ر پارلیمنٹین بہی مجہسے تعلق رکہتی ہین (روز) کلیمون نے کم طالعون کی
کلیم بختی کو تمہاری سیاہ بختی سے منسوب کیا ہے - (شب) کیا تمکو متکلمین وز
منحوس و یوم النحس نہین کہتے ہین (روز) مین سعد ہون مجہہ مین حضرت محمد صلعم
کا نبوت پر بعث ہوا ہے (شب) مین اسعد ہون - آنحضرت کا مبعوث ہونا -
حضرت موسیٰ کا بث کرنا مجہہ مین ہوا ہے - تمہارا بحث کرنا - عبث و بیجا ہے -
(روز) جشن نوروزی - دربار شاہی ہم مین ہوتے ہین - (شب) لہو کی و جلسہ
شاہنشاہی کیا مجہہ مین نہین ہوتے ہین - (روز) ہم مین مردانہ کہیل سپاہیانہ
ورزشین - امور منافع و نافع ہوتے ہین - تم مین سیاہ کاری عیاشی بدمعاشی
ہوا کرتی ہے - (شب) تم مین بدمعاشی اور اوباشی کے علاوہ کیا کچہہ خرابی
نہین ہوتی ہے - اکل و شرب بآئین شریعت صواب ہی - ناصواب کا عذاب
تمہاری گردن پر ہے - وجہ کیا دنکو نا مشروع اگر دہیا نہ ہو تو رات کو ہم کیسے ہو
(روز) ہمارا نور ضیاء السما والارض ہے - جب ہم نور افشان ہوتے ہین
تمہین ستارے کشان کشان بنات النعش پہ لاد کر لے جاتے ہین - (شب)
جب ہم دامن کشان خرامان ہوتے ہین - تم بہی تو زرد رو ہوکر دلدل مین
دہنسے جاتے ہو - اجی یہ دون کیسی یہ بڑائی کیا ہے - میرے آگے
تمہاری ہستی کیا ہی ایک لکہ سحاب تم دونون کے ہست کو نیست کیے دیتا ہی

پرواہ رہے چلنی گھڑے کوئی برسات کی طرح کیون نہ برس پڑے ۔ مجال
کیا جو اپنے پر آنچ آنے دے ۔ اِسنتے تو بہہ نجائے ۔ زبان کو تھامے ۔
مُنھ کو سنبھالئے ۔ بیرخی مین کج بحثی سے کہین روئے سخن نہ بگڑ جائے ۔
بس اے غلام دستگیر خان شاد شبانہ روز کے ناشاد بکھیڑے کہ تم مین یا
جو لیل و نہار کے جھگڑے اپنے سر لئے بیٹھے ہو ۔ یہ دونو حربا کی طرح مُنھ کو کالک
اور چونہ لگائے ہوئے رات دن لڑا ہی کرین گے ۔ دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا پر اُنکا
مناظرہ ختم نہ ہوگا تمہین خاتم النبیین کا واسطہ ۔ بیواسطہ افکار سے درگذرو
اسرار تک پھونچو ۔ اپنے خاتمے کی فکر کرو ۔

تمہید

جب سے فارسی نوشت سرنوشت گورنمنٹ حیدرآباد سے
بوجہ اردو خوانون کے حک ہوئی تو بس اُردو دانی ہی ہمہ دانی
کی محک۔ مفقودی عربیت مقصود انگریزیت بلاشک۔
تحصیل علوم لاحاصل ہو کے اُردو مین خط وکتابت علی العموم
ہوئی۔ تب سے فارسیت میری معدوم ہو کر اُردو نگاری
طبیعت سے منظوم ہوئی۔ چونکہ محمیرز نے پیشتر ہی التماس
کردیا ہے کہ بوجہ ہمدست نہ ہونے مکتوب زمانِ گذشتہ
کے جو بیشتر بہ زبان فارسی تھے۔ اُنپہ صلواۃ پڑھ دیا ہے
من بعد اتفاقاً جو لکھنے کا اتفاق ہوا ان چند نامہ کا اندراج
ہر چند کسی شمار مین نہ تھی۔ بارے اُن نامیون کی نام
کا اس قرطاس مین شمار رہا تو سہی۔

و ہو ہذا

بنام میرزا محمد حسین خان مصباح السلطنہ کانسل دولت ایران مقیم بمبئی

فدایت شوم۔ والا نامہ انبساطے بخشید کہ شرحش راست نیاید۔ شگفت اینست
کہ صد بار دیدم و بر دیدہ گذاشتم۔ و زبیتابی چون دگر بینیم انشراح دیگری
یابم۔ در حقیقت صدق و محبت جذبے دارد کہ قوت و کشش مقناطیس ازان
نصیبے ندارد۔ کو یارا تا کیفیتِ دل بزبان و از زبان دربیان آید۔ من بندہ
نہ صرف روحی فداک میگویم۔ بل بدل سرت گردم۔ قربانت شوم۔ للہ الحمد
کہ این احقر العباد و آن خیر العباد فی کُل حال فی کُل حین خیریت استیم و عافیت
خواہ یکدگر ہستیم۔ امّا تحیر داشتم و متحیر بودم ازانکہ آخر باعث کیست موجب
چیست کہ مستوجب چنین کم التفاتے جناب شما باشم۔ بارے مراحم جانامہ
مرہم زخم جگر بیدل آمد۔ چشم از لطف زیادہ بخشش عالی دارم تا این درد و فسادہ
از دل سر وشش منزل دور رفتہ شد ؎ شعر خراب یک نظر از چشم نیم خواب
توایم ٭ بحال ما نظرے کن کہ ما خراب توایم ٭ نور العین نواب محمد عسکری خان
در بمبئی است۔ ہمانا ایشان با ایشان ملاقی خواہند شد۔ حساب بوسے سپارند
تا زر بسپارد۔ التفات شما بیش باد۔

ایضاً

دیرباز است نامه فرستم جوابش نیافتم۔ ساعت بدین ساعت رسید
ترسیلِ عکس بالعکس آمد۔ طالب به شکوه ها زبان کشایند و منِ مطلوب گو یا
بشکل تصویر لب بند و خاموش۔ هیهات به نظرِ احباب شبیه من مرا بلاشبه
مشتبه ساخته۔ گویند تنگ چشمی انکس باعث دل تنگی ما است نه منجانب
جنابِ شما قِسّ هذا تنک بند حایل گردنم است و اشتیاقِ عاشق و
معشوقش زنارِ کمرم۔

ایضاً

سپاس خدائی را که این مبتلائے وِلا و جناب والا را سور و سرور
داشته و لبصارت و لبصیرت ارزانی فرموده تا بکدگر منظور و ناظر و
مشکور و شاکر باشیم۔ اگر بشکر مواهبش هر بن مویم زبان گردد یکے از
هزار واندکے از لبیار ادا نتواند۔ چه مرا ملتفتِ دوستی و دوستے
ساخت۔ که ذاتش حَسن است و صفاتش حُسن۔ زہے روزگارم و
خہے خوش وقتی که زنار التفاتش زیب گلویم ساخته۔ خدا یا رشتهٔ الفت
گسسته مباد۔ شبیهٔ هیچمیرزم نواب محمد عسکری خان هرگاه از بمبئی
رسید ند۔ رسانیدند ولیک پارسل شبیه تو ملی گذارد۔ الیٰ یوم
وصول نشد۔ بیت بسکه پیمودیم راهِ انتظار: آبله افتاد در پای نظر

چون از شبیه هاے مرسله موصوله یکے پسندم بود باز پس خدمت عالیت
چشم داشت آنکه همسان بقد و وضع و پیمایش باشد و بس - مگر مگس
نفس اینجا بی علت بر داشتند که غایت ثبت شبیه بر صفحهٔ سوانح عمریم صورت
خود نمائی است حال آنکه مقصودم بیش ازین نیست تا حضرات بینش از
روے قیافه دانند و بینند که عکس من سوانح مرا بلسان حال گویا است
یا عکسش از من بنده تمثال میمون و طوطی اشارات و قال پیدا - نظر
بر آن مسئلت خواه هستم بفرمائید انچه مناسب احوال بود و بهنگی میوهٔ خوب
بخوبی موصول آمد - حبذا تین که بوصف حلاوتش لب بند است و دهن
و زبانم پر ذائقه - لذتے داشت که هیچ لذت[2] بوسے نمی رسید - چون
تقدس و تعالی ناخورده قسمتش میخورد و من که باشم تا نخورم و به توصیفش
رطب اللسان نباشم - از نشاد ابی سیب شیرین[3] چنان آسیب به سیب ذقن
شیرین[4] رسیده نه ابرویش مانده - نے امیدش[5] بها - هر چند انگور بصورت
آبله دل مهجور است مگر بسیرت و لطافت[6] همسر شراب طهور - آرے فخری
از صاحبیش[7] مندی بهتر - و بیضتہ[8] الحمام همانا از خایهٔ[9] غلامان برتر - و خایهٔ غلامان
ازرشیش[10] بابائے ماوراء النهران خوشتر است - هر گاه از اثر حلاوهٔ
حلوائے بیدود[11] - کاغذ نباتی - نے قلم نیشکر مداد شیرهٔ شکر گشت بیگانش

وگزارش خطِ شکر - خطِ شکر بازگشت - خوان کرم پُر - خانۂ احسان آباد -

موسومہ حضرت فخرالدین میانصاحب چشتی

واحسرتا - وامصیبتا - این چہ سانحۂ جانکاہ روح فرسا قبل از وقت پیشم
آمد - اے کاش مادر گیتی نزادمے - تا این نادیدنی دیدمے نے
شنیدمی - ہیہات چہ چارہ کنم - حالیہ بر حالت زار خویش زاری کنم
یا بفراقِ آنحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ بکا - ہرچند علیہ الرحمۃ از چشم بصیرت
دور نیستند فامّا من مہجور را آن دل و دیدہ کو و کجا یارائے بصارت نہان
و آشکار دریابم - خدایا چہ واقعۂ مرگ انداختی کہ ما را از زندگی بر انداختی
چون مقصود در نظر است و نہ مقصد بہ نظر - چشم کور است و گوش سراسر کر -
بیت در ہیچ پردہ نیست و نباشد لقاءِ او ٭ عالم پُر است از وے
و خالیست جائے او ٭ حیرانم آنچہ میدیدم کنون کجا جویم - ہر آنچہ می شنودم
بکہ گویم - الٰہی بسر و سامانی کہ خود را میر سامان می شمردم - با این بے سر و سامانی
گذاشتی - ندانم این زندگی زندہ در گور تا چند بہ عذاب بگور فرو برد -
سبحان اللہ گل نماند خار بماند - جان جان نباشد تن بیجان باشد کیست
تا بود بے بود خواہد - اگر بخواہد دلش تا بود باد - دلم ازین حادثہ دو نیم ہست
و جگر پارہ پارہ - و آمد و شد نفس بر روانم ارّہ - چون ازبین و بیان زبان

خامه شق است و دستم لرزان - حیرانم بکدام حرف و عبارت تعزیت نامه
نگارم - اولی آنکه دل و زبان قطع کنم و در عریضه ملفوف - تا هرچه داند و بیند
آشکار گوید ۵ - بیا و گزیسته ام زحمت این درد سنج ؛ بگذر از مرگ که
وابسته بنگامی هست ؛ اگر زندگی بسخت جانی همپائی کند - بچهلم حاضر می شوم

بنام حاجی محمد علی سیاح محلاتی

سرت گردم - سلام علیکم و قلبی لدیکم - مدتی است نه نامه یافتم نه بنگارش نامه
پرداختم حالتی دارم که نیمه اش کافر به جهنم مبیناد - هی وای چه سانحه جان گزا
سوزان روحم آمده که طاقت و تاب از قالب و قلمم برآمده - **شعر**
آه امروز از ورق گردانی رنگ ظهور ؛ نسخهٔ نایاب معنی ها نایاب شد
اعنی نه صرف انتقال مرشدنا و مولانا حضرت شیخ محمود میان چشتی رضی الله
عنه و رضو عنه شد بل از شدائد الم فرقتش من بنده زنده بگور شد - چون
وصل حضرت بوصل واله و والای والا بود - بلائے هجر به مهجور چها خواهد بود
چون نسبت عقیدتم از فدویت گذشته به عبدیت رسائی داشت - حال
بوصال آنحضرت مبتلا، فراقیکه باشم اندازه آتش زبان و الا اخفا نخواهد بود
الباقی عند الملاقی - اگر تصدیع گرامی اوقات نباشد مصدع شوم - بعالیجناب
مصباح السلطنه از من نا رسا بس سلام پیام رسانند - قوطی تصا دیر که لطف

له محلات ضلع است در ایران

له اصطلاح صوفیه ... از انتقال است

داشتند از آن است انه بسوانح عمری چسپ شد۔ باقی مردکے نامردی
کرد و بد زد۔ افسوس کار هم مختل شد و کارست شاکل۔ رحمت بگیرید
تا چنین زحمتی پیدا نبرد۔ اگر نه چندان هیچ شود بعد چندے چند تا شبیه
دگر مرحمت گردد۔ عنایتکم زیاد۔ نیازم تزاید باد۔

بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدین خان بہادر تعلقہ دار

بحمد الله صحت دارم و خیریت حضرت میخواهم۔ توقفیکه بگزارش نیایشش
آمد۔ باعثش علالت و کسالت متعذر و انتظار گذشتن عرضداشت والا
به پیشگاه عالیجناب نواب مدار المهام بهادر داشتم۔ ولیکن الا یومنا هذا نوبت
نیافتم۔ از آنجا که من بنده بجناب ممدوح گاه گاهے میروم۔ همانا به وقت پیش
عید نکرده بودی مناسبت تام داشت۔ العجب میرزا مصطفی بیگ صاحب
با وصف منصرم معتمدی انعام هم درخواست عالی هنوز از پیش نکردند۔ وجهی
غیر پیدا است که چیست۔ مستحسن آنکه موصوف الیه اشارت رود۔ هرگاه
بسرکار عریضه گذارند و گزارش نمایند هم مرا از آن اطلاع دهند تا بنده نیز اندران
موقع همزبان شان باشد۔ دی شنیدم گرانش حضرت بخاطرش گران ست
از آنکه خزانه عامره سرکار عالی زیر بار قرض و حالی است و زر واجب الایصال
... بعد باقی است۔

ایضاً

مرحمت نامهٔ عالی مرہون مرحمت ہا کرد زہے نامۂ خجسته که درویش ہمچو من
بے سروسامانی را سروسامان سربلندی بخشید - ولیک از شکوهٔ حضرت
در خصوص عدم عرض احوال خویشم متردّدم چه زین پیش عریضه فرستاده ام
شاید نارسائیش از نارسائی بختم باشد - بهرحال عالیه مقرون عافیت استم و دعاگو
سلامت خواه حضرت ہستم - درباره استدعا سے جناب تفحص نمودم چون منجانب
مرزا مصطفی بیگ صاحب بیرخی دیدم عند المذاکره بجناب مدار المهام بهادر
روئے سخن بذکر خیر شما آوردم والتماس کردم به آن خیرات مآل مخبری
اینست عقد دختر بستند و عقده کشائی رسوم ازدواج نمیتوانند - زر مدد
خرچ دوره از ضلع بدین عندیه حاصل نه کردند تا عند العروسی از تحصیل
وسے تسہیل مصارف آید فی الوقت وقت بر روئے کار است و وقت منتظر
مساعدت سرکار - عالیجناب به استعجاب تمام شنودند و تاسف فرمودند
انشاء الله تعالیٰ مکرر ملتمس خواهم شد فقط -

تمت

صحت نامہ کتاب نشاتِ پریشان

نوٹ ناظرین سے استدعا ہے کہ پہلے ان الفاظ کی تصحیح فرما کر بعدہ ملاحظہ فرمائین۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	لوح	حگیم	حکیم	۱۹	۱۶	تو بہ	تو بہ
″	″	لمن	ان	۲۰	۹	ہین	مین
۲	۱۱	باطن	کور باطن	″	۱۰	اسلیے	اسلیے
۲	۹	مغبچہ	مغبچے	″	۱۴	تنگ	تنگ
۷	۲	گلگونِ تبشرہ	گلگون تبشرہ	۲۱	۱۴	لیا	کیا
″	۵	پہگلی	پگھلی	۲۲	۱	انجل	آنچل
″	۶	شمع	شمع کی	″	۳	ہی	ہی
″	۱۱	مہندی	مہندی	″	۱۰	اسلیے تا	اسلیے نا
″	۷	بوسئے	بوسے	۲۳	۱۱	دہوتر پرشاد	دہوتر پرشاد
۸	۲	(ما تر)	(ندیم)	۲۵	۱	یزید بریزید	مزید برمزید
۹	۳	تازگی	تازگی	″	″	ہیات	ہیہات
″	۹	مار خانگی	یار خانگی	″	حاشیہ	مسمیزم	مسمریزم
″	″	ناسہ	ناسہ کی	″	″	آتے	آتی
۱۲	۱۳	جسن	جس	۲۷	۱	شکورتے	شکورنے
″	۱۶	ہیات	ہیہات	۲۸	۱	سد	سدا
″	″	چلپی	چلپی	″	″	اسیکے	اسکے
۱۳	۱	آپکے تکبیرین	آپ سکے تکبیرین	″	۲	پکہار	پچنار
۱۵	۱	آشنائی	استشنائی	۲۹	۱۵	لاچاری	لاچاری مین
″	۱۴	برگ وے بر	برگ و برے	″	حاشیہ	باطلہ کے مشائخ کا	باطلہ ہوا اور مشائخ کا
″	″	مالالی	پامالی	۳۰	۵	اس انسان	انسان اس
۱۶	۲	تیاشے	تباشے	″	۸	دکھلانے	دکھلاتے
″	۴	مغتین	منتین	″	۱۶	عریضہ	عریضے
″	۵	بس	بسن	۳۱	۱۱	سید ہے	سید ہی
۱۷	۱۴	ثیا	یا	″	۱۲	مشرعی	شرعی
″	۶	ڈوڑ	دوڑ	۳۲	۶	خیالون یہان	خیالون سکیہان
″	۵	بگک	پک	″	۸	طریقہ	طرفہ
۱۸	۷	لعین	لعین	″	۱۵	ہارے	ہارے رسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۱	کرتے	کرتے	۵۰	۱۵	تبذل	بتذل نہ
۳۴	۱۱	دی	دی تر	۵۱	۵	اسکی	اسکی
۳۵	۱۱	دربا کی	دربا کی	〃	۴	بیٹے	مین نے
۳۶	۷	سرمہری	سرد مہری	۵۴	۵	مشہور	مشہود
۳۷	۲	ہارکو	ہارکو جو	〃	۱۰	ہے	یہ
〃	۱۲	کیسے جائین	کیسا جائین	〃	۱۵	روشن	روشن
〃	۱۵	دست اجابت	دست اجابت۔ اجابت	۵	۳	تاکہ آنکہ	تا آنکہ
۳۹	۸	آناجا	آناجانا	۵۵	۱۴	بہتیرے	ایسے بہتیرے
〃	۱۵	فراشی	فراشی	۵۶	۴	بہی	سے بنے
۴۰	۱۲	فضول	فضول	〃	۹	بازلیبی	بازپیسی
۴۱	۳	مدمت	مذمت	〃	〃	جناب	جناب نواب
〃	۷	ملکتی	لگتی	۵۷	۴	گروند	گروند
۴۲	۱۵	سہاتے	سہاتے	〃	۴	کون	کون
〃	〃	شجدہ	سجدہ	〃	۵	رتمت	زحمت
〃	حاشیہ	علیحضرت کونار	اعلیحضرت کوبار	〃	۸	چیکا بوٹی	چیکا بوٹی
۴۳	۶	قرآن	قرآن	۵۸	۱	تو	کہ
〃	۸	شادنانی	شادمانی	〃	۵	دکھانہین	دکھانہین سکتا
۴۴	۶	اسہین	اسمین	〃	۱۲	اشکال وپیش	اشکال پیش
〃	۱۶	کہنا	کہتا	۵۹	۴	فی الوقت	اسوقت
۴۶	۶	گھپ	مکھپ	۶۰	۱	جوبھائی کے ساتھ	جوبھائی بھائی کیساتھ
〃	۸	فقط ستیا	ستیا	〃	۳	کی	کا
〃	۱۴	بارر	نار	〃	۶	تمہو اپنے	تھوا سے
〃	۱۱	لگے	لگی	〃	۱۳	نہین بجاہے	نہین بیجاہے
۴۷	۱۲	مہندی	مہیندی	۶۳	۱۴	رقیب بکسی	رقیب کشی
۴۸	۱۶	چلے	چھلے	〃	۱۵	ہیات	ہیہات
۴۹	۱۵	بازاذی	بازاری	۶۴	۴	کوتاہ	کوتہ
۵۰	۱	اسکیے	اسکے	۶۵	۸	بیت المقدس	بیت المقدس مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۹	جتنے	جتنتی	۱۰۵	۳	صورت خیر ہی	صورت خیر ہے
۶۷	۴	جیسے	جبسے	۱۱۰	۷	بندہ	بندہ
״	۸	آوسے	آسے	۱۱۲	۹	میرے نبۂ	میرے نبسہ
۷۰	۷	لاڈر	لارڈ	۱۱۴	۳	نکل	نکل
״	۱۴	صرفۂ کوٹ	صرفۂ کورٹ	״	۶	نظام ؛	نظام کے نام
۷۱	۴	بیخ	بیخ	״	۱۳	ڈولچہ	دولچہ
۷۲	حاشیہ	زبان زدن	زبان زدگان	۱۱۵	۲	ایضاً	ایضاً
۷۵	۶	ازآن	ازان	״	۸	مہ جبینون کی پیشانی	مہ جبینون کی پیشانی
״	۷	روشن	روشس	۱۱۷	۴	قابل	قایل
۷۹	۲	ہونگا	ہوگا	״	۱۵	تباتے ہین	بتاتے ہین
״	۲	علمی	علمی	۱۱۹	۱۰	بیتا	بیٹا
״	۳	محاکہ عسر یسر	محاکمہ عسر یسر	۱۲۱	۱	قرآن	قران
״	۱۰	مال	مآل	۱۳۰	۶	للہ	للہ
۸۱	۵	یاسے	پاسے	۱۳۳	۱۰	غذ	عذر
״	۱۰	ہوگیا	ہوکیا	۱۴۴	۱۳	عرض ونیازہ	عرض ونیاز
۸۳	۱۱	لعلقات	تعلقات	۱۴۸	۵	پرست	مست
۸۴	۲	اکرام	اکرم	۱۴۹	۲	شراب خوابراب	شراب و شارب
۸۵	۱	حال	چال	۱۵۲	۱۴	سرگرانی	سرگردانی
۸۶	۵	حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ	حق تو یون ہی کہ	۱۵۵	۲	شاہ	شاد
۹۰	۸	گو	کو	۱۵۹	۲	سو	سوا
״	۱۶	اگر	اگرچہ	۱۶۰	۱۲	تیغ	تیغ
۹۴	۴	تیراب	شراب	۱۶۱	۸	دودم	دودم
۹۵	۲	آزادہ	آزردہ	۱۶۷	۱۶	نسیت	نسبت
۹۶	۵	تاتل	توتل	۱۶۸	۵	خظ	خط
۹۸	״	بنوائی	بینوائی	۱۷۰	۱۱	گلدان	گلدان مین
۹۹	۸	سرنوشتہ	سرنوشت	۱۸۰	۵	مانی	بانی
۱۰۱	۱۶	کارگزاری	کارگذاری کے	۱۸۶	حاشیہ	راز فاش	وفاسنج

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۳۳۶م ۹۱د ۸
غ د
نواب غلام دستگیر خاں صاحب م
اردوی اعلیٰ

[illegible]

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمی، مجلس انتظامی و مجالس تنظیمات و نصاب ایک وقت میں پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے رکھ سکتے ہیں۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات متعلقہ و عہدہ داران جامعہ اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کے لیے رکھ سکتے ہیں۔

۳۔ طلبا ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں ... اور طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ کے لیے رکھ سکتے ہیں۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے جرمانہ ... فی یوم لیا جائے گا۔

۵۔ زیر مطالعہ کتاب اگر جاری کی جا سکتی ہو تو ... کتاب کا لانا لازم ہے۔ کتاب کم یا خراب ہو جائے تو مستعیر ذمہ دار ہوگا۔

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا لکھنا منع ہے۔

۷۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکتیں۔ فقط